

GOVERNMENT OF TAMILNADU

اُردو

برائے دسویں جماعت

URDU READER

Standard 10

Department Of School Education

Untouchability is Inhuman and a Crime

100
95
75
25
5
0

Government of Tamil Nadu

First Edition - 2019

Reprint - 2020, 2021,

2022, 2023, 2024

(Published under New Syllabus)

Content Creation

State Council of Educational
Research and Training

© SCERT 2019

Printing & Publishing

Tamil NaduTextbook and Educational
Services Corporation

www.textbooksonline.tn.nic.in

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:37 PM

پیش لفظ

تعلیم کا مقصد نہ صرف علم کا حصول ہے، بلکہ طلبہ کے مستقبل کے خواب کو سچ کر دکھانے کی پہلی منزل بھی ہے۔نصابی کتابیں نہ صرف طلبہ کی رہ نمائی کرتی ہیں، بلکہ اگلی نسل کے لئے بھی ایک مشعل راہ ثابت ہوئی ہیں۔اس کتاب میں والدین، اساتذہ اور طلبہ کے ذہنی خاکوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ درج ذیل مقاصد کی تکمیل کی ایک بہتر کوشش بھی کی گئی ہے۔

اسباق کو رَٹنے کے بجائے تخلیقی راہ بتانا۔

- اردو زبان وادب،نظم، نثر، قواعد اور ان کی لسانی بنیادوں کو بچوں کے ذہنوں میں پیوست کرنا۔
- سائنسی نقطۂ نظر سے تدریس- اس طریقے سے طلباء میں خود اعتمادی پیدا کرنا
- طلباء کے ذہنوں کی گرہوں کو کھولنا اور ان کے مستقبل کو روشن، کامیاب اور تابناک بنانا۔
- حصول علم کے دوران انہیں محدود نگاہ کے نظریہ سے ہٹا کر وسیع النظری کی طرف لے جانا۔
- امتحانوں میں ناکامی کے خوف سے پیدا ہونے والی احساس کمتری کو دور کر کے تعلیم کے عمل کو آسان تر بنانا۔

یہ کتاب کو جدّت پسندی، گہرے فہم اور طالب علموں کی نفسیات کے مطابق تشکیل دی گئی ہے۔

امید قوی ہے کہ یہ مرتب کردہ کتاب آپ کو علم وادب کی ایک نئی دنیا میں لے جائے گی۔

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:38 PM

قومی ترانہ

جن گن من ادھنا یک جئے ہے

بھارت بھاگیہ ودھاتا

پنجاب سندھ گجرات مراٹھا

دراوڑ اتکل ونگا

وندھیہ ہماچل یمنا گنگا

اچھل جل دھی ترنگا

توا شبھ نامے جاگے

توا شبھ آشش ماگے

گاہے توا جئے گاتا

جن گن من گل دایک جے ہے

بھارت بھاگیہ ودھاتا

جے ہے جے ہے جے ہے

جے جے جے جے ہے

رابندر ناتھ ٹیگور

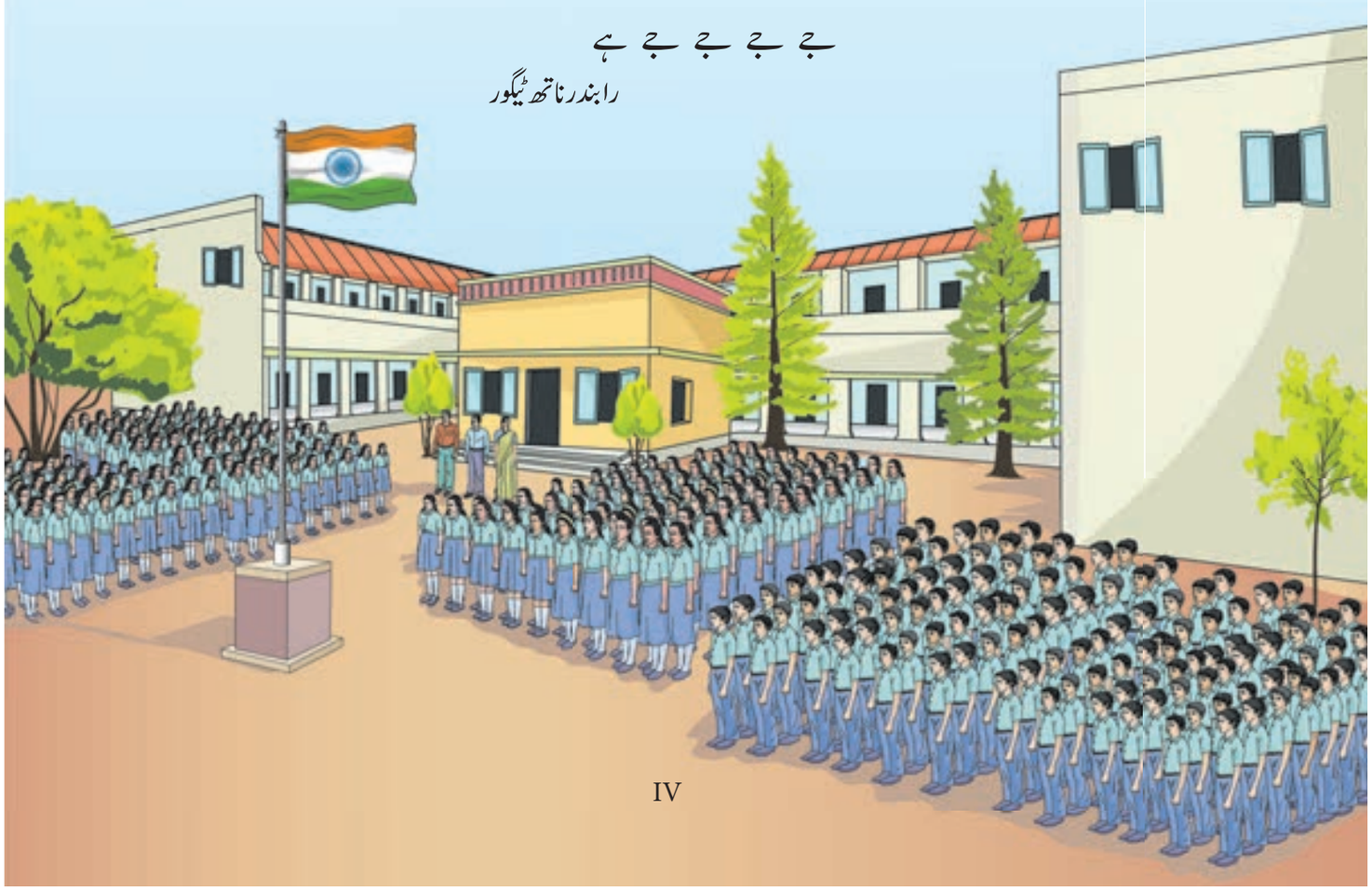

11th Std Telugu Reader Page I - III.indd 3 10-03-2021 14:40:58

تمل زبان کی عظمت

(ترجمہ)

حسینۂ زمین، پرجوش سمندر کو اوڑھے ہوئے ہے۔ خطۂ بھارت، اس حسینہ کا دمکتا ہوا چہرہ ہے۔ علاقۂ دکن اس چہرے کی پروقار ہلال نما پیشانی ہے، جس پر دراوڑ کا مہکتا ہوا تلک لگا ہوا ہے۔

اے قابل فخر دوشیزہ تمل! اے دوشیزہ تمل!

تو ہی اس تلک کی خوشبو ہے، جس سے سارا جہاں لطف اندوز ہو رہا ہے۔ دنیا کا چپہ چپہ تیری مہکتی خوبیوں سے معطر ہو رہا ہے۔

ہم تیری پرشکوہ، سدا بہار جوانی کے جوہر پہ حیراں، بے خودی کے عالم میں تیری عظمت کے گیت گاتے ہیں۔

اے دوشیزہ تمل زندہ باد! پائندہ باد!

مترجم : سجاد بخاری

پے۔سندرم پلّے منون منیم

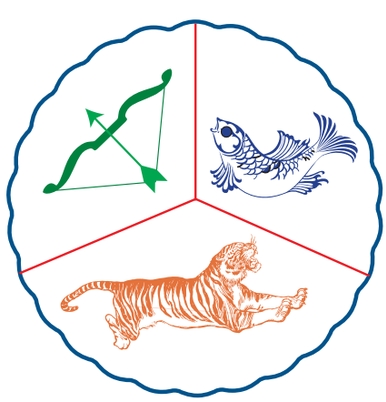

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:40 PM



قومی یکجہتی کا اقرار

''اقرار کرتا ہوں کہ میں ملک عزیز کو متحد رکھنے، اس کی سالمیت کو برقرار رکھنے اور اسے مضبوط بنانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا''۔

''یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں تشدد کا کبھی ساتھ نہیں دوں گا، ہر قسم کی مذہبی، لسانی، علاقائی، سیاسی اور اقتصادی اختلافات کو پُرامن اور دستوری طریقہ سے حل کرنے کی کوشش کروں گا''۔



اقرارنامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ سارے ہندوستانی میرے بھائی بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے محبت ہے۔ اور میں اس کے بھرپور اور گوناگوں ورثے پر نازاں ہوں۔ میں ہمیشہ اس کا اہل بننے میں کوشاں رہوں گا۔ میں اپنے ماں باپ، اساتذہ اور بزرگوں کا احترام کروں گا اور ہر ایک سے اخلاق کے ساتھ پیش آؤں گا۔ میں اپنے وطن اور اس کے باشندوں کے لئے جاں نثاری کا اقرار کرتا ہوں۔ انہیں کی خوش حالی اور فراغت میں میری مسرت پوشیدہ ہے۔

چھوت چھات ایک غیر انسانی فعل اور جرم ہے

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:41 PM

اس کتاب کا طریقہ استعمال

حصہ نظم



حصہ نظم کا مطالعہ کرنے،
نظم سے متعلق دلچسپی پیدا کرنے
کے لئے دیا گیا ہے۔

سیکھنے کے مقاصد



اس سے طلباء کے اندر سیکھنے کی
صلاحیتیں اجاگر ہوں گی

نصابی کتاب

علم کی شمع کو طلباء کے اندر
جلانے کے لئے نصابی کتاب کا
یہ مواد فراہم کیا گیا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟



درس وتدریس کے عمل میں دلچسپی پیدا کرنے
کے لئے ''کیا تم جانتے ہو'' جیسے عنوانات
دئے گئے ہیں

سوالات (محاسبہ)



مختلف سطح کے طلباء کو مدنظر
رکھ کر تیار کئے گئے ہیں۔

شاعر یا مضمون نگار کا تعارف کیا گیا ہے
تاکہ طلباء کے اندر ان سے متعلق معلومات
حاصل کرنے کا ذوق بیدار ہو۔

قواعد



اردو زبان کے بنیادی قواعد
کو جاننے کے لئے قواعد
دئے گئے ہیں۔

حاصل کلام/ حاصل مطالعہ



نظم یا نثر میں جو کچھ سیکھا ہے اس
کو سمجھ کر اس کا حاصل لینا۔

ڈھونڈئے اور تلاش کیجئے



درس و تدریس کے دوران انٹرنٹ
اور دیگر الکٹرانک آلات کی مدد لینا۔



تلاش کیجئے اور جانئے۔
لسانی سرگرمیاں:

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:42 PM

فہرست مضامین

				صفحہ نمبر
	حصہ نظم	حمد باری تعالیٰ	حافظؔ باقوی	1
	حصہ نثر	رسول اکرم ﷺ، رحمت و رأفت کے آئینہ میں	سید محمود، پرنام بٹ	5
اکائی I	حصہ غزل	غزل	مرزا غالبؔ	12
	سرسری مطالعہ	اونچی اڑان	ضیاؔ جعفر	17
	قواعد	بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں		22
	حصہ نظم	نعت	عزیزؔ بلگامی	24
	حصہ نثر	انسانی اعضاء کا سربراہ.....دماغ	مترجم: سید مسعود احمد، ترپاتور	29
اکائی II	حصہ غزل	غزل	علیم صباؔ نویدی	36
	سرسری مطالعہ	تفریح	صالحہ عابد حسین	40
	قواعد	فعل اور اس کی قسمیں		44
	حصہ نظم	مثنوی - چاندنی رات کا منظر	میر غلام حسن حسنؔ	46
	حصہ نثر	اردو زبان کا آغاز وارتقاء	حافظ ابرار الحق حسنؔ	50
اکائی III	حصہ غزل	غزل	مومن خان مومنؔ	55
	سرسری مطالعہ	جڑواں بھائی	ڈاکٹر کلیم اللہ	59
	قواعد	معنی کے لحاظ سے فعل کی قسمیں		63
	حصہ نظم	ترانۂ اُردو	حکیم محمد یعقوب اسلمؔ	65
	حصہ نثر	حصولِ علم کی اہمیت اور اس میں بے توجہی کے نقصانات	جے۔محمد ارشاد خان عمری	69
اکائی IV	حصہ غزل	غزل	کاوش بدری	75
	سرسری مطالعہ	گذرا ہوا زمانہ	سرسید احمد خان	79
	قواعد	سابقے اور لاحقے		83

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:42 PM

فہرست مضامین

				صفحہ نمبر
	حصہ نظم	ایک آرزو	علامہ اقبالؔ	85
	حصہ نثر	بوعلی سینا ؒ	محمد جاوید اکرم	89
اکائی V	حصہ نظم	غزل	فراقؔ گورکھ پوری	96
	سرسری مطالعہ	نور و نار	علی عباس حسینی	99
	قواعد	محاورے اور ضرب الامثال		103
	حصہ نظم	رباعیات	انیسؔ، اکبرؔ الہ آبادی، فدوی باقوی، اصغرؔ	106
	حصہ نثر	ڈرامہ - کثافت میاں حاضر ہوں	ماخوذ	110
اکائی VI	حصہ غزل	غزل	اصغرؔ گونڈوی	115
	سرسری مطالعہ	سبق آموز حکایات	ماخوذ از : مثنوی مولانا رومؒ	119
	قواعد :	نے اور کو کے قاعدے		126
	حصہ نظم	چپ کی داد	خواجہ الطاف حسین حالیؔ	130
	حصہ نثر	ترو کرل - تمل ادب کا ایک منفرد شاہ کار	حافظ ابرار الحق حسن	135
اکائی VII	حصہ غزل	غزل	نثارؔ الماس	140
	سرسری مطالعہ	شکوہ شکایت	منشی پریم چند	144
	قواعد	علم بیان		149
	حصہ نظم	زندگی	حضرت شاکرؔ نائطی	151
	حصہ نثر	اپنی مدد آپ - فوائد اور نتائج	سید مسعود احمد ترپاتوری	155
اکائی VIII	حصہ غزل	غزل	عبید الرحمٰن احساسؔ	161
	سرسری مطالعہ	دلوں کے داغ چھپاؤ	اقبال سلیمؔ	164
	قواعد	ترکیب نحوی اور اس کے اصول		171

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:43 PM

زبانی یاد کرنے کی نظمیں اور غزلیں

			صفحہ نمبر
حصہ نظم	حمد	(پہلے 5 اشعار)	1
حصہ نظم	ترانۂ اردو	(پہلے 2 بند)	65
حصہ نظم	رباعیات	(اکبرالہ آبادی، فدوی باقوی)	107
حصہ غزل	اصغر گونڈوی	(پہلے 4 اشعار)	115

اکائی 1

حصّۂ نظم

حمد

حافظؔ باقوی

سیکھنے کے مقاصد

- اللہ تعالیٰ کی عظمت ومحبت کو اپنے دلوں میں پیوست کرنا۔
- اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مناظر پیش کرنا۔
- اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے اس سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا۔
- اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل وکرم مانگنا۔

حمد کی تعریف

وہ نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی ثنا بیان کی گئی ہو۔اس کی صفات، اس کے کمالات کی عظمت، اور اس کی قدرت کی نشانیاں اور مناظر پیش کئے گئے ہوں۔عموماً حمد کا اختتام عاجزی وانکساری کے ساتھ دعائیہ شعر پر کیا جاتا ہے۔اور یہ اردو کے اصنافِ سخن میں سے کسی بھی صنف پر لکھی جاسکتی ہے۔

شاعر کا تعارف

حافظ عبدالرزاق نام، تخلص حافظؔ، رائچوٹی کے رہنے والے، حافظؔ باقوی کے نام سے مشہور ومعروف ہیں۔مدرسۂ باقیات صالحات، ویلور سے عالمیت کا کورس مکمل کیا۔شاعری میں مولانا محمد حسین محوؔی لکھنوی کے تلمیذ تھے۔گورنمنٹ آرٹس کالج مدراس میں اردو کے پروفیسر رہے۔آپ ایک اچھے کہنہ مشق شاعر اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ان کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ ''بہارِ سخن'' ہے، بچوں کے لئے آپ نے شاعری کے کئی مجموعے شائع کئے ہیں جن میں ''پھلواری''، '' ننھے پھول''، '' نئی کلیاں'' اور ''چاندتارے'' بہت مقبول ہوئے۔اس لئے بجاطور پر آپ بچوں کے شاعر مانے جاتے ہیں۔آپ کی ایک منظوم سیرت '' قمرنامۂ اسلام '' کے نام سے موجود ہے۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:43 PM

پھولوں میں حسن تیرا، تاروں میں نور تیرا
پھیلا ہوا ہے جلوہ، نزدیک و دُور تیرا

سرسبز جھاڑیوں میں، گل پوش وادیوں میں
ہرسُو تری تجلی، ہر جا ظہور تیرا

تیری تجلیوں کا مرکز بنا ہوا ہے
دل کو نہ کیوں کہوں میں گلزارِ نور تیرا

اس دل کی ہر خوشی پر جنت کا عیش قرباں
جس دل پہ چھا گیا ہو، کیف و سرور تیرا

اپنے کرم سے میرے عصیاں معاف کردے
آرامِ جان و دل ہے، نام اے غفور تیرا

حاضر ہوں تیرے آگے سب شاہ دست بستہ
تختِ شہی بچھے جب روزِ نشور تیرا

تیرے کرم کے صدقے، دیتا ہے دل گواہی
حافظؔ پہ فضل ہوگا یا رب ضرور تیرا

اس حمد کے پہلے 5 اشعار کو زبانی یاد کیجئے۔

حاصل کلام

شاعر حافظؔ باقوی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے اللہ! پھولوں میں تیرا ہی حسن ہے، تاروں میں تیری ہی عطا کردہ روشنی ہے اور تیرا جلوۂ نور دور ونزدیک ہر جگہ پھیلا ہوا ہے جیسے ہرے بھرے درختوں اور پھولوں کا لباس پہنی ہوئی خوب صورت وادیوں میں، غرض کہ ہر جگہ اور ہر طرف تیری ہی تجلیات کا ظہور ہے۔

میرا دل تیری تجلیات کا مرکز بنا ہوا ہے اس لئے میں اسے تیرے نور کا باغ کہتا ہوں۔ جس دل پر تیری محبت کا نشہ چھا گیا ہو، دل کی اس فرحت و انبساط پر ہر چیز کو قربان کیا جاسکتا ہے۔ اے معاف کرنے والے اللہ! تیرا پیارا نام میری جان و دل کے لئے تسکین کا باعث ہے، تو اپنے کرم سے میرے سارے گناہوں کو معاف کردے۔

قیامت کے دن جب تو پوری عظمت وقدرت کے ساتھ اپنے عرش پر جلوہ افروز ہوگا، اس دن دنیا کے سارے بادشاہ ہاتھ باندھے ہوئے با ادب کھڑے ہوں گے۔ اے اللہ! تیری مہربانی کے طفیل شاعر کا دل گواہی دیتا ہے کہ اس پر ضرور فضل وکرم ہوگا۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:44 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

حسن	:	خوب صورتی	نور	:	روشنی، چمک
جلوہ	:	سامنے آنا، دیدار، نور	سرسبز	:	ہرا بھرا
گل پوش	:	پھولوں کا لباس پہنے ہوئے	تجلی	:	ظاہر ہونا، چمک، روشنی
ہرسو	:	ہرطرف	گلزارِ نور	:	نور کا باغ
عیش	:	آرام، راحت	کیف وسرور	:	نشہ، فرحت وانبساط، خوشی
عصیاں	:	گناہ، جرم، خطا	غفور	:	بہت زیادہ بخشنے والا۔ مراد اللہ تعالیٰ
شاہ	:	بادشاہ	دست بستہ	:	ہاتھ باندھے ہوئے
تختِ شہی	:	شاہی تخت	روزِ نشور	:	مردوں کا زندہ ہوکر اٹھنے کا دن۔ یومِ قیامت
صدقے	:	طفیل	کرم	:	مہربانی، بخشش
فضل	:	مہربانی، لطف	وادی	:	گھاٹی، دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین
یارب	:	اے پالنے والے یعنی اللہ۔			

II اضداد :

حسن	×	قبح	نور	×	ظلمت
نزدیک	×	دور	خوشی	×	غم
جنت	×	دوزخ	عیش	×	تکلیف
حاضر	×	غائب			

III واحد جمع :

نور	+	انوار	جلوہ	+	جلوے
جھاڑی	+	جھاڑیاں	تجلی	+	تجلیات
خوشی	+	خوشیاں	جنت	+	جنتیں
صدقہ	+	صدقے	فضل	+	افضال

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:44 PM

IV خالی جگہ بھرتی کیجئے

(1) پھولوں میں حسن تیرا ..... میں نور تیرا

(2) پھیلا ہوا ہے ..... ، نزدیک و دُور تیرا

(3) اس دل کی ہر خوشی پر ..... کا عیش قرباں

(4) جس ..... پہ چھا گیا ہو ،کیف و سرور تیرا

(5) اپنے کرم سے میرے ..... معاف کردے

(6) آرامِ جان و دل ہے، نام اے ..... تیرا

(7) حاضر ہوں تیرے آگے سب شاہ .....

V درجِ ذیل اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجئے

(1) سرسبز جھاڑیوں میں،گل پوش وادیوں میں
ہر سُو تری تجلّی ، ہر جا ظہور تیرا

(2) تیری تجلیوں کا مرکز بنا ہوا ہے
دل کو نہ کیوں کہوں میں گلزارِنور تیرا



VI درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) پھولوں میں کس کا حسن اور تاروں میں کس کا نور ہے؟

(2) کہاں کہاں خدا کی تجلیات کا ظہور ہوتا ہے؟

(3) شاعر کسے تجلیوں کا مرکز قرار دیتا ہے اور اسے کیا نام دیتا ہے؟

(4) قیامت کے دن سارے بادشاہ خدا کے سامنے کیسے کھڑے ہوں گے؟

(5) شاعر کا دل کس بات کی گواہی دیتا ہے؟

VII تفصیلی جواب لکھئے:

اس حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔



عملی سرگرمی : قافیہ اور ردیف کی پہچان:

قافیہ : ایک ہی وزن اور حرکت والے الفاظ کو کہتے ہیں۔ جیسے: بہار،قرار،نکھار

ردیف : وہ الفاظ جو کسی نظم، قصیدہ یا غزل کے آخر میں بار بار آئیں۔

حمد میں ذکر کردہ قافیے : نور، دور، ظہور، سرور، غفور، نشور، ضرور

حمد کی ردیف : تیرا

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:45 PM

اکائی 1

حصّۂ نثر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت و رأفت کے آئینہ میں

سید محمود پرنام بٹ

سیکھنے کے مقاصد

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا۔
- اسلام سے پہلے عرب کے اخلاقی، سماجی و تمدنی حالات سے واقف کرانا۔
- رسول اللہ ﷺ پوری دنیا کے لئے رحمت ہیں اس کو واضح کرنا۔
- احترامِ انسانیت اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرنا۔
- اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے۔اس کو واضح کرنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، آپ ؐ کی زندگی کا ہر گوشہ اور آپ ؐ کی ہر نقل و حرکت ہمارے لئے جہاں ایک اسوۂ کامل اور رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے وہیں بنی نوعِ انسانی کی ہدایت و رہنمائی کے اعتبار سے آپ ؐ کی سیرت کا ہر پہلو مینارۂ نور ثابت ہوتا ہے۔اس میں سب سے نمایاں اور امتیازی پہلو آپ کا اپنی امت کے تئیں سراپا رحمت و رأفت کا ہونا ہے۔یقیناً آپ ؐ نبوت سے پہلے بھی تمام لوگوں کے لئے سرتاپا رحمت تھے۔اسی وجہ سے دوست تو دوست دشمن بھی آپ کو امین اور صادق کے لقب سے پکارتے تھے۔

چودہ سو سال پہلے ساری دنیا گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی، لوگ اخلاق و شرافت سے عاری تھے۔عیش پرستی، شراب نوشی، فحاشی، عریانیت، ظلم و سفاکی اور قتل و غارت گری جیسی سماجی برائیاں ان میں عام تھیں۔ ایسے نازک موقع پر اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور خالقِ کائنات نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے مقام پر سرفراز فرماتے ہوئے آپ کو ’’ رحمت عالم ‘‘ بنا کر دنیا والوں کی طرف بھیجا۔

کیا تم جانتے ہو؟

معروف انگریز مصنف ’’ برنارڈ شاہ ‘‘ کہتا ہے آج دنیا کو محمد ؐ جیسی شخصیت کی شدید ضرورت ہے تاکہ وہ دنیا کے پیچیدہ مسائل کو اتنی دیر میں حل کر دے جتنی دیر میں چائے کی ایک پیالی پینے میں لگتی ہے۔ وہ کہتا ہے: یوروپ اب محمد ؐ کی حکمت و دانائی کو محسوس کرنے اور ان کے دین کی طرف کھنچے لگا ہے۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:45 PM

چالیس سال کی عمر میں منصبِ رسالت پر فائز ہونے کے بعد پیغامِ رسالت کو عام کرنے کے لئے صبر وتحمل، عفوودرگذر اور شفقت ورحمت کا ایک ایسا غیر معمولی نمونہ آپؐ نے پیش فرمایا جس کی مثال پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔ آپؐ کی تعلیمات صرف انسانوں ہی کے لئے رحمت نہیں بلکہ حیوانات، جمادات اور نباتات کے لئے بھی سراپا رحمت ہیں۔

آپؐ کی ذاتِ والاصفات پر حملہ کرتے ہوئے کبھی آپ کو جھوٹا، پاگل، شاعر اور جادوگر کہا گیا، تو کبھی آپؐ کو اور آپؐ کے جان نثار ساتھیوں کو گالیاں دی گئیں، ان کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے، یہاں تک کہ طائف کے مقام پر آپؐ کے پیچھے اوباشوں کو لگا دیا گیا جنہوں نے آپؐ پر پتھر برسائے اور آپؐ کو زخمی کیا لیکن آپؐ نے ان کے جواب میں نہ بددعا دی اور نہ ہی ناشائستہ الفاظ کا استعمال کیا۔

جنگِ اُحد کے موقع پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کو وحشی نامی شخص نے بڑی بے دردی سے شہید کر ڈالا، اور ہند بنت عتبہ نے آپؓ کا مثلہ کرتے ہوئے کلیجہ کو چبا کر اپنے غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ لیکن یہ دونوں جب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے تو آپؐ نے ان دونوں کے ساتھ عفوودرگذر سے کام لے کر یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔

☆ انسانیت کے خیر خواہ:

تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ کے اندر بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی اور خیر خواہی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، نہ تو کسی کے ساتھ آپ نے برا سلوک کیا، نہ ہی کسی سے بدعہدی کی، نہ تو کسی کو دھوکہ دیا اور نہ کسی کا خون بہایا، الغرض آپؐ نے اپنی پوری زندگی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر امن وشانتی کے پیغام کو عام کرتے ہوئے اس کے اصول وضوابط مقرر فرمائے۔ سیرت وتاریخ کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ امن کے لئے چار چیزوں کی ضمانت لازمی ہے۔ وہ چار امور درجِ ذیل ہیں۔

☆ احترامِ انسانیت:

آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ بہ حیثیت انسان ایک دوسرے کا اکرام واحترام کرتے ہوئے اپنے جذبات وخیالات، اعمال وافعال اور اخلاق وکردار سے انسانیت کو فائدہ پہنچائے، اس کے لئے انسانی جان کا احترام، مال ودولت کا تحفظ، عزت وآبرو اور عقل وفہم جیسی صفات کو اپنے اندر پیدا کرے، انہیں امور کی وضاحت کرتے ہوئے رسولِ رحمتؐ نے حجۃ الوداع (آخری حج) کے موقع پر ایک لاکھ سے زائد صحابہ کی موجودگی میں یوں ارشاد فرمایا۔ ''بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری جانیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے اس دن (یومِ عرفہ) اس شہر (مکہ مکرمہ) کو حرمت حاصل ہے۔

اسی طرح شخصیت کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے عقل وفہم کا ادراک ضروری ہے چنانچہ آپ نے شراب نوشی اور دیگر نشہ آور چیزوں کے استعمال کو حرام قرار دیا۔

☆ مساوات وبرابری:

دنیا میں سارے انسان مختلف خاندانوں، قبیلوں اور قوموں میں بٹے ہوئے ہیں، ان کے اندر رنگ ونسل، ذات برادری، تہذیب و تمدن، زبان اور ملک وقوم کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان سارے اختلافات کو مٹا کر اللہ کے رسولؐ نے وحدتِ رب اور وحدتِ اَب کی بنیاد پر قوموں کو جوڑا۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:46 PM

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ'' اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے یعنی تم سب حضرت آدمؑ کی اولاد ہو، تم میں سے کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی برتری نہیں اور نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔ عزت و وقار اور سربلندی کا معیار صرف خدا ترسی اور تقوی میں ہے۔ قرآن کریم کا فرمان ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقَاکُمۡ ۔یعنی تم میں سب سے معزز و مکرم اللہ کے نزدیک وہی ہے جو زیادہ تقوٰی کا حامل ہو۔

اسی طرح آپ نے سماج کے کمزور افراد اور تمام بچھڑے طبقات بالخصوص عورتوں، غلاموں اور محکوموں کے معاشرہ میں حقوق متعین فرمائے اور ان کے حقوق کی پاس داری کے لئے مضبوط اصول وضوابط مقرر فرمائے۔

☆ مذہبی آزادی

اسلام میں جبر واکراہ کا ذرا بھی عمل دخل نہیں، وہ کسی آدمی کو زبردستی اپنے دائرے میں شامل کرنا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی اجازت دیتا ہے۔ وہ تو مذہبی رواداری کا قائل ہے اور اپنے متبعین کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے دین پر عمل کرتے ہوئے خوش اخلاقی سے دوسروں کو دعوت دیں، اگر وہ انکار کریں اور اپنے دین پر قائم رہنا چاہیں تو ان کے خلاف کسی قسم کی کارروائی نہ کی جائے بلکہ ان کے ساتھ انسانی حقوق کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔

☆ عدل وانصاف

آپؐ نے ظلم وستم اور جبر وتشدد کو سختی سے روکتے ہوئے معاشرے میں انصاف قائم کرنے کی تعلیم دی اور ہر طبقہ کے حقوق متعین کرتے ہوئے خصوصاً مزدوروں کی حق تلفی سے باز رہنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔''مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دیا کرو (ابن ماجہ)۔ عدل وانصاف کا معاملہ اپنوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ مخالفین کے ساتھ بھی اختیار کرنے کی تاکید فرمائی اور اس امر میں اپنوں اور بیگانوں کے درمیان کسی بھی قسم کا امتیازی سلوک اور تعصب روا نہیں رکھا۔

آپ کو امانت ودیانت کی پاسداری کا اتنا خیال تھا کہ ہجرت کے موقع پر جب کہ آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ مدینہ منورہ کا رخ کر رہے تھے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر رات میں سونے کا حکم فرمایا تاکہ وہ کفار کی امانتیں صبح سویرے واپس لوٹا کر مدینہ منورہ چلے آئیں۔ یاد رہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کو ملکِ عزیز سے نکالا، آپ کے قتل کی سازشیں کیں۔ لیکن آپ نے ان کے ساتھ عدل وانصاف کا وہ نمونہ پیش کیا جو رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گا۔

حضرت علیؓ کا قول ہے ''کفر کے ساتھ تو حکومت چل سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ حکومت چل نہیں سکتی''۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے:

یورپ میں مذہب ایک فرد کا ذاتی معاملہ ہے وہاں فرد روح اور مادہ میں منقسم ہے، ریاست اور کلیسا الگ الگ ہیں، وہاں خدا اور کائنات میں کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ لیکن اسلام ایک کامل ومکمل نظامِ زندگی اور ضابطۂ حیات کا آئینہ دار ہے جو عقائد وعبادات، اخلاقیات، معاشیات، اقتصادیات، سیاسیات، سماجیات، معاشرت وغیرہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے سلسلے میں مکمل اور جامع ہدایات دیتا ہے۔ ان ہدایات میں تمام انسانیت کی فلاح و بہبودی پوشیدہ ہے۔ غرض یہ نظام جہاں دنیا وآخرت کو سنوارتا اور نکھارتا ہے وہیں پیدائش کے مقصد سے بھی واقفیت پیدا کر کے خالق سے جوڑتا ہے اور ساری دنیا کو بھلائی کی راہ بتاتا ہے اور حیاتِ انسانی کا کوئی گوشہ بھی ایسا نہیں ہے جس کے اصول نہ بیان کئے

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:46 PM

گئے ہوں، چنانچہ محسنِ انسانیتؐ بنی نوع انسان کے نجات دہندہ، اخلاقِ حسنہ کے مربی، عدل وانصاف کے روح رواں، سیاسی وسماجی زندگی کے قائدِ اعظم، علم وعرفان کے مینار، رشد وہدایت کے علم بردار، معیشت واقتصادیات کے معمار، دونوں جہاں کے تاج دار حضرت محمد ﷺ پوری دنیا کے لئے رحمت ورأفت کا آئینہ بن کر تشریف لائے۔

زندۂ جاوید انقلاب:

آج دنیا میں اسلامی تعلیمات اور قرآنی احکامات پر بے شمار اعتراضات کئے جاتے ہیں اور پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی سیرت و شخصیت کو داغ دار بنانے کی سعی وکوشش کی جاتی ہے حالانکہ آپ نے اپنے بہترین اخلاق وکردار اور اسلامی تعلیمات کے عملی نمونے کی بنیاد پر انسانی دلوں کو فتح کیا۔ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ دنیا کی تاریخ میں جتنے انقلابات رونما ہوئے ہیں۔ ان میں لاکھوں افراد لقمۂ اجل بن گئے مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے لیکن حضور اکرم ﷺ نے اپنی 23 سالہ مختصر سی زندگی میں اخلاقی برائیوں کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ انسانوں کو ان کے روحانی امراض کا کامیاب علاج بھی عطا کیا اور انسانیت کو درپیش سماجی ومعاشی مسائل کا ایسا کارگر حل بھی پیش فرمایا جس کے پیشِ نظر دنیا کے بڑے بڑے فلاسفہ اور نامور مؤرخین یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آج دنیا کو حضرت محمد ﷺ کی سخت ضرورت ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

گوشہ	:	ناحیہ، طرف، کونہ	اسوۂ کامل	:	مکمل نمونہ
مینارۂ نور	:	روشنی کا مینار	منصبِ رسالت	:	نبی ورسول کا عہدہ
عریانیت	:	برہنگی، ننگا پن	تحمل	:	برداشت کرنا
ناشائستہ الفاظ	:	نازیبا الفاظ	بدعہدی	:	بے وفائی۔ وعدہ خلافی
مثلہ کرنا	:	جسم کے ہر عضو کو الگ کرنا، مردے کے کان، ناک، وغیرہ کاٹنا			
عقل وفہم کا ادراک:		سمجھ بوجھ حاصل کرنا	وقار	:	عزت
نشہ آور اشیاء	:	نشہ دینے والی چیزیں	جبر واکراہ	:	زبردستی۔ زور اور ناپسندیدگی
معاشرہ	:	سوسائٹی	سازش	:	کسی کے خلاف تال میل کرنا
داغ دار کرنا	:	بدنام کرنا	لقمۂ اجل بننا	:	مرنا۔ وفات پانا
جاں بحق ہونا	:	انتقال ہو جانا	پرچم	:	جھنڈا
وحدتِ رب	:	پالنے والے اللہ کی یکتائی			
وحدتِ اب	:	سارے انسانوں کے باپ کا ایک ہونا۔			

اردو ادب میں ہماری تہذیب اور ثقافت کا خزانہ موجود ہے۔ اردو بولئے، اردو پڑھئے، اردو لکھئے۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:47 PM

II اضداد لکھئے :

رحمت	×	زحمت		خالق	×	مخلوق
امن	×	بدامنی		جھوٹا	×	سچا
ناشائستہ	×	شائستہ		بدعہدی	×	وعدہ وفائی
ملکی	×	غیر ملکی		غلط نظریات	×	صحیح نظریات
عدل وانصاف	×	ظلم وستم		فتح کرنا	×	ہارنا

III درجِ ذیل جدول سے واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھئے:

1۔ ہدایت		2۔ عمل		3۔ تعلیمات
4۔ حقوق		5۔ اعتراضات		6۔ جذبہ
7۔ اموال		8۔ قوم		9۔ طبقات
10۔ مشکل				

IV مترادفات کے معنی لکھ کر جملے بنائیے:

1۔ ہدایت ورہنمائی		2۔ اخلاق وشرافت		3۔ امن وسلامتی
4۔ صبر وتحمل		5۔ عدل وانصاف		6۔ عزت وآبرو
7۔ عقل وفہم		8۔ بزرگ وبرتر		

V مناسب ترین الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(اندھیرے اسوۂ کامل چار امین وصادق عقل وفہم)

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے ..... ہے۔

2۔ دوست تو دوست دشمن بھی آپ کو ..... کے لقب سے پکارتے تھے۔

3۔ چودہ سو سال پہلے ساری دنیا ..... میں ڈوبی ہوئی تھی۔

4۔ ملکی وبین الاقوامی سطح پر قیامِ امن کے لئے ..... چیزوں کی ضمانت ضروری ہے۔

5۔ شخصیت کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے ..... کا ادراک ضروری ہے۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:47 PM

VI مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

1۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت پورے عالم کے لئے ..... کی حیثیت رکھتی ہے۔

(الف) اسوۂ کامل (ب) اسوہ (ج) نمونہ

2۔ جنگِ ..... کے موقع پر آپ کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کو قتل کر دیا گیا۔

(الف) بدر (ب) احد (ج) خندق

3۔ آپؐ کے اندر بنی نوعِ انسانی کے لئے ہمدردی اور..... کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

(الف) خیرخواہی (ب) بدخواہی (ج) انسانیت

4۔ ہجرت کے موقع پر لوگوں کی امانتیں واپس کرنے آپؐ نے ..... کو مقرر فرمایا۔

(الف) حضرت عمرؓ (ب) حضرت علیؓ (ج) حضرت عثمانؓ

5۔ آپؐ نے اپنے بہترین اخلاق و کردار اور اسلامی تعلیمات کے عملی نمونہ کی بنیاد پر ہی انسانی دلوں کو .....کیا۔

(الف) شکست (ب) ناکام (ج) فتح

VII جوڑ لگائیے:

الف	ب
رسول اللہ ﷺ کی سیرت و شخصیت	منصبِ رسالت پر فائز ہوئے
چودہ سو سال پہلے ساری دنیا	اوباشوں کو آپ کے پیچھے کر دیا گیا
حضرت محمد ﷺ چالیس سال کی عمر میں	صرف خدا ترسی اور تقوی ہے
طائف کے مقام پر	اخلاق و شرافت سے عاری تھی
عزت اور سربلندی کا معیار	اسوۂ کامل ہے



VIII درجِ ذیل سوالوں کے مختصر ترین جوابات لکھئے:

(1) رسول اکرم ﷺ کو دوست اور دشمن کیا کہہ کر پکارتے تھے؟

(2) حضرت محمد ﷺ کس عمر میں رسالت کے منصب پر فائز ہوئے؟

(3) حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے کیا بنا کر بھیجا۔

(4) مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے موقع پر آپؐ کے ساتھ کون تھے؟

IX مختصر جوابات لکھئے :

(1) رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا نمایاں پہلو کیا تھا؟

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:47 PM

(2) اسلام سے قبل عرب کی حالت کا نقشہ بیان کیجئے؟

(3) رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کو کس نے شہید کیا؟

(4) حضور ﷺ کے اخلاقِ عالیہ پر ایک پیریگراف لکھئے؟

(5) احترامِ انسانیت کے لئے کون سی چار چیزوں کی حفاظت ضروری ہے؟

X تفصیلی جوابات لکھئے :

(1) حضور اکرم ﷺ سراپا رحمت ورأفت تھے۔تفصیل سے لکھئے؟

(2) کیا پیارے نبی ﷺ انسانیت کے خیر خواہ تھے ؟ مثالوں سے واضح کیجئے۔



سیرت کے موضوع پر مزید بصیرت افروز معلومات کے حصول کے لئے طلباء کو چاہئے کہ وہ اکابرِ علماء، سیرت نگار اور مختلف مصنفین کی سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔اوران کی سہولت کی خاطر اردو میں لکھی گئی چند بہترین اور عمدہ سیرت کی کتابوں کے نام دئے جارہے ہیں۔

❖ رحمت للعالمینؐ	از قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ
❖ سیرت النبی ﷺ	از علامہ شبلی نعمانیؒ و سید سلیمان ندویؒ
❖ سیرت المصطفیٰ ﷺ	از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
❖ اسوۂ رسولِ اکرمؐ	از ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ
❖ النبی الخاتمؐ	از مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ
❖ سیرتِ خاتم الانبیاءؐ	از مولانا مفتی محمد شفیعؒ
❖ نبی رحمتؐ	از مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
❖ نقوشِ سیرت	از مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
❖ ہادیِ عالمؐ (غیر منقوط اردو میں لکھی گئی سیرت)	از مولانا محمد ولی رازی
❖ اوراقِ سیرت	از مولانا سید جلال الدین عمری
❖ قمر نامۂ اسلام (منظوم سیرت)	از مولانا حافظ باقویؒ
❖ الرحیق المختوم	از مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:48 PM

اکائی 1

غزلیات

غزل



مرزا غالبؔ

سیکھنے کے مقاصد

- دنیوی خواہشات کے حصول پر زیادہ توجہ نہ دینا۔
- حضرت آدمؑ کو جنت سے نکال کر دنیا بھیجے جانے کے واقعہ سے طلبہ کو روشناس کرانا۔
- ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کرنا۔

غزل کا تعارف

غزل کے لغوی معنی عورتوں سے بات چیت کرنے کے ہیں، اسی لئے غزل میں عام طور پر عشق و محبت کی باتیں بیان کی جاتی ہیں لیکن آہستہ آہستہ غزل میں ہر طرح کے مضامین داخل کئے جانے لگے۔ اس کا پہلا شعر ''مطلع'' کہلاتا ہے۔ اس کے فوراً بعد آنے والے شعر کو ''حسنِ مطلع'' کہتے ہیں۔ اس کے آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے اس کو ''مقطع'' کہتے ہیں اور غزل کا سب سے اچھا شعر ''بیت الغزل'' یا شاہِ بیت کہلاتا ہے۔

شاعر کا تعارف

(پیدائش: 1797ء بمقام آگرہ وفات: 1869ء)

نام اسد اللہ خان۔ ابتداء میں تخلص اسدؔ اختیار کیا۔ بعد میں غالبؔ تخلص کرنے لگے۔ شعر گوئی کی ابتداء فارسی سے ہوئی لیکن بہت جلد اردو کی طرف مائل ہو گئے۔ آپ کو نظم و نثر دونوں پر عبور حاصل تھا۔ اس لئے آپ کے کلام میں تفکر، زندہ دلی اور ظرافت ملتی ہے۔ اسی طرح آپ کے یہاں محبت، رواداری اور انسان دوستی کے جذبات بھی عام ہیں۔ آپ کی تصانیف میں ''دیوانِ غالب'' بہت ہی مشہور و معروف ہے۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:48 PM

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

نکلنا خلد سے آدمؑ کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

مگر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

کہاں میخانے کا دروازہ غالبؔ اور کہاں واعظ
پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

حاصل کلام

شاعر مرزا غالبؔ کہتے ہیں کہ میری ہزاروں خواہشیں اور آرزوئیں ایسی انمول اور لا جواب ہیں کہ ہر خواہش پر دم نکل جاتا ہے، لیکن میرے ارمان بہت کم پورے ہوئے ہیں اور بہت سی ایسی تمنائیں ہیں جو پوری ہونے والی ہیں۔

شاعر دوسرے شعر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ایک بھول اور لغزش کے سبب جنت سے نکال دیا۔ یہ واقعہ ہم بہت پہلے سے سنتے آرہے ہیں لیکن اے محبوب! آج ہم تیری ملاقات کے لئے تیری گلی میں آئے تھے لیکن بڑی بے عزتی سے وہاں سے نکالے گئے اور ہماری رہی سہی عزت بھی مٹی میں مل گئی۔

میری حالت یہ ہے کہ میں صبح سویرے کان پر قلم رکھے باہر نکل جاتا ہوں تا کہ کوئی میرے محبوب کو مجھ سے خط لکھوائے اور اس سے میری محبت میں اضافہ ہو جائے۔

محبت ایسے جذبے کا نام ہے جس میں جینے اور مرنے کا فرق نہیں ہے۔ ہم جیتے جیتے محبوب پر اپنی جان نچھاور کرتے ہیں تا کہ مرنے کے بعد بھی ہماری محبت باقی رہے۔

شاعر آخری شعر میں کہتے ہیں کہ میخانہ اور واعظ میں کوئی نسبت نہیں۔ ساری عمر واعظ میخانے کی برائیاں بیان کرتا ہے لیکن کل ہی کی بات ہے کہ جب ہم میخانے سے باہر نکلے تو واعظ اندر داخل ہوا۔ یہ بات ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ میخانے میں واعظ وعظ و نصیحت کے لئے گیا تھا یا کوئی اور مقصد تھا۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:49 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

ارمان	:	آرزو
خلد	:	ہمیشگی۔ یہاں اس سے مراد جنت ہے
بے آبرو	:	بے عزت۔ بدنام
کوچہ	:	گلی
میخانہ	:	شراب خانہ
واعظ	:	وعظ و نصیحت کرنے والا

II اضداد لکھئے :

آبرودار	×	بے آبرو	صبح	×	شام
لکھنا	×	پڑھنا	جینا	×	مرنا
محبت	×	نفرت	کافر	×	مومن

III واحد جمع لکھئے:

خواہش	+	خواہشیں، خواہشات	کوچہ	+	کوچے
ارمان	+	ارمانوں	خط	+	خطوط
میخانہ	+	میخانے	دروازہ	+	دروازے

اس مصرعہ میں ’’ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن‘‘ اس سے ہمیں حضرت آدمؑ کا جنت میں رہنا، شیطان کا ورغلانا، درخت کا پھل کھانا، جنتی لباس کا اتارا جانا، جنت سے نکال کر دنیا میں بھیجا جانا یہ سارا واقعہ ہمارے ذہن میں آتا ہے۔ اس طرح شعر میں کسی واقعہ کی طرف لطیف اشارہ کرنے کو شعری اصطلاح میں’’ صنعتِ تلمیح ‘‘ کہا جاتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

اوس کی تمنّا میں جیسے باغ جلتا ہے
نہ ہو تو سینے کا داغ داغ جلتا ہے
موت اک کہانی ہے، زیست جاودانی ہے
اک چراغ بجھتا ہے، اک چراغ جلتا ہے

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:49 PM

IV مناسب ترین الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) ..... خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے۔

(الف) ہزاروں (ب) لاکھوں (ج) کروڑوں

(2) بہت نکلے میرے ..... لیکن پھر بھی کم نکلے۔

(الف) فرمان (ب) ارمان (ج) ترجمان

(3) نکلنا خلد سے..... کا سنتے آئے ہیں لیکن

(الف) موسیٰؑ (ب) عیسیٰؑ (ج) آدمؑ

(4) ..... بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(الف) بہت (ب) کم (ج) زیادہ

VI مصرعوں کو جوڑ لگا کر شعر مکمل کیجئے:

الف	ب
مگر لکھوائے کوئی اس کو خط	کان پر رکھ کر قلم نکلے
پر اتنا جانتے ہیں	جس کافر پہ دم نکلے
ہوئی صبح اور گھر سے	جینے اور مرنے کا
محبت میں نہیں ہے فرق	تو ہم سے لکھوائے
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں	کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

VI بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے — بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

(2) کہاں میخانے کا دروازہ غالبؔ اور کہاں واعظ — پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے



VII مختصر ترین جوابات لکھئے:

(1) مرزا غالبؔ کب اور کہاں پیدا ہوا ہوئے؟

(2) ”کوچے“ کے معنی لکھئے؟

(3) ”محبت“ کی ضد کیا ہے؟

(4) ”خط“ کی جمع لکھئے

(5) غزل کے سب سے اچھے شعر کو کیا کہتے ہیں؟

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:49 PM

VIII درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات یاد کیجئے:

(1) کیا شاعر مرزا غالبؔ کے ارمان پورے ہوئے؟

(2) حضرت آدمؑ کو کہاں سے نکالا گیا؟

(3) شاعر محبوب کے کوچے سے کیسے نکلا؟

(4) شاعر صبح میں گھر سے کیسے باہر نکلتا ہے؟

(5) شاعر کی نظر میں جینے اور مرنے کا فرق کس چیز میں نہیں ہے؟

لسانی سرگرمیاں:



(1) استاد کی مدد سے غزل کے قافیے الگ الگ کر کے اپنی کاپی میں لکھئے۔

(2) مرزا غالبؔ کی کوئی ایک دوسری غزل تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھئے۔

انگریزی عبارت کا اردو میں ترجمہ کیجئے

Air pollution is high in the urban and industrial centres. It threatens the life of the people and animals. The gass from industrial centres go higher than Oxygen in the air and make it polluted. Pollutio affects plants, Animals and human beings. It causes diseases like asthma and cancer. Small children are easily affected.

ہوائی آلودگی شہری اور صنعتی علاقوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ انسانوں اور جانوروں کی زندگی کے لئے خطرناک ہے۔ صنعتی مراکز کی گیسیں، فضا میں موجود آکسیجن سے بھی زیادہ بلندی تک پہنچ کر اسے آلودہ کر دیتی ہیں۔ آلودگی پودوں، جانوروں اور انسانوں کو متاثر کرتی ہے۔ یہ دمہ اور کینسر جیسی بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ اور چھوٹے بچے اس سے نہایت آسانی کے ساتھ متاثر ہو جاتے ہیں۔

انگریزی عبارت کا اردو میں ترجمہ کیجئے.

1. We should have reading practice daily. Book is the best friend. Good books enrich our knowledge and direct us towards what is good and bad. We may give books as gift to others during occasions.

2. Everyone should have an aim in his life. A life without an aim is running a car without a brake. We cannot achieve anything if we don't have any aim. Our ambition in life should be to do some great achievements. Our aim is not to earn money but to help the poor people. A successful person is the one who is a good human being.

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:49 PM

اکائی 1

سرسری مطالعہ

اونچی اڑان

ضیاء جعفر

سیکھنے کے مقاصد

- جھوٹی شان کی برائی بیان کرنا۔
- ترقی کی منزلیں طے کرنے کے بعد بھی اپنی پرانی حالت کو نہ بھولنا۔
- مالداری پر نہ اترانا اور قناعت کو اختیار کرنا۔
- مالداری کو بنیاد بنائے بغیر حسنِ سیرت کا خیال رکھتے ہوئے رشتہ طے کرنا۔

آصف ایک بڑی فرم میں سیلز مینیجر تھا۔ کمپنی کی طرف سے شاندار گاڑی اور رہنے کے لئے ایک شاندار کوٹھی بھی دی گئی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے آصف ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا، اور کچھ ہی عرصہ میں گھر کا نقشہ ہی بدل گیا۔

اس کے ممی، ڈیڈی اور اس کی لاڈلی بہن کے رکھ رکھاؤ میں کافی تبدیلی واقع ہوگئی تھی۔

'' اب تو ان سب کے دماغ ساتویں آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگے ..... کل تک جو پھٹے پرانے لباس میں اور روکھا سوکھا کھا کر زندگی کے دن گذار رہے تھے ، آج انہیں ہر چیز میں کیڑے نظر آنے لگے اور وہ اونچی سوسائٹی میں بیٹھنے اٹھنے والے لوگوں سے مراسم بڑھانے لگے''

'' اب وہ اپنے اکلوتے بیٹے آصف کے لئے بے حد مال دار گھرانے کی بہو لانے کے خواب دیکھنے لگے ''۔ کئی اچھے اور شریف گھرانوں سے آصف کے لئے رشتے آئے ،لیکن ان میں سے ایک رشتہ بھی ان کو پسند نہیں آیا کیونکہ ان کے یہاں اب کسی شریف گھرانے سے آنے والے رشتے کی کوئی اہمیت نہیں تھی ، اب تو ان کا معیار صرف اور صرف دولت تھی''

آصف ایک انتہائی شریف اور نیک انسان تھا۔ اُسے گھر والوں کے یہ بدلے ہوئے تیور بالکل پسند نہیں تھے۔ اس نے کئی مرتبہ اپنی ممی اور ڈیڈی کو اپنی رائے سے آگاہ بھی کیا تھا ۔

'' ممی .....! '' '' مجھے صرف پڑھی لکھی اور خوب صورت لڑکی چاہئے ۔ اگر شریف اور نیک سیرت لڑکی کسی غریب گھرانے کی بھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ، بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ غریب گھرانے کی لڑکی آپ کی خدمت گذار اور فرماں بردار رہے گی جب کہ کسی دولت مند گھرانے کی لڑکی سے آپ ایسی امید بھی نہیں کر سکتے ''

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:50 PM

مگر آصف کے ماں باپ کو یہ کیسے گوارہ ہوسکتا تھا کہ وہ ایک غریب اور نادار گھرانے کی لڑکی کو بیاہ کر لے آئیں۔

وہ اپنے تلخ ماضی کو بالکل فراموش کر چکے تھے ، جب وہ زبردست تنگ دستی کی حالت میں زندگی کے دن گذارا کرتے تھے۔'' آج تو انہیں ایک چاندسی بہو کے ساتھ ساتھ لاکھوں روپئے کا جہیز .....شاندار کار ..... اور ..... ایک عالی شان بنگلہ بھی چاہئے تھا '' کافی تلاش اور جستجو کے بعد آخر کار انہیں ایک بہت دولت منداور ایڈوانس گھرانے کا رشتہ مل گیا۔

وہ لوگ شہر کے ایک بہت بڑے بلڈر تھے ..... سونے پہ سہاگہ کہ ان کی ایک ہی بیٹی تھی۔آصف کی بہن نے ،اور اس کے والدین نے آصف کو اس بات کے لئے راضی کرلیا تھا کہ وہ ایک بار خود چل کر لڑکی کو دیکھ لے ..... اور اس سے چند باتیں کر کے اپنی تسلی کر لے،اور پھر اپنی رائے سے آگاہ کردے.....

آصف کے سامنے اس کے گھر والوں نے اس لڑکی کے حسن صورت اور حسن سیرت کے بارے میں اس قدر زمین و آسمان کے قلابے ملائے کہ وہ ان کے ساتھ چلنے کے لئے راضی ہوگیا اور ..... پھر ..... ایک شام وہ سب آصف کو لے کر لڑکی والوں کی شاندار محل نما کوٹھی پر پہنچے .....

لڑکی کے ڈیڈی اور ممی نے بڑی محبت اور بڑی گرم جوشی سے ان سب کا استقبال کیا..... کوٹھی نہایت شاندار اور آراستہ پیراستہ تھی اس کے سارے کمرے ایرکنڈیشنڈ تھے، فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔چھت پر بہت قیمتی اور خوب صورت جھاڑ لٹک رہے تھے اور ہر کمرے میں قیمتی اور نفیس فرنیچر ان کی دولت وثروت کا اعلان کر رہے تھے۔لڑکی کی ممی نے بڑے فخریہ انداز میں بتایا۔

'' میری بچی ابھی ابھی شاپنگ کر کے مال سے واپس آئی ہے..... اور ڈھیر سارے ڈریس اٹھالائی ہے..... ''

''یہ اس کی پرانی عادت ہے کہ ایک ڈریس کو ایک بار پہننے کے بعد دوبارہ نہیں پہنتی ہے بلکہ اپنی نوکرانیوں کو دے دیتی ہے۔آپ لوگ تب تک ٹی،وی کا پروگرام دیکھئے، میں بے بی کو آپ کے آنے کی اطلاع دے کر آتی ہوں ۔

آصف کو اس ماحول سے سخت گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی مگر اس کے ڈیڈی،ممی اور چھوٹی بہن کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے،انہیں اتنے بڑے خاندان کی لڑکی ملی تھی جو کروڑوں کی واحد مالک تھی۔

'' آخر خدا خدا کر کے کفر ٹوٹا، بے بی کے کمرے سے باہر آنے سے پہلے بھینی بھینی خوشبو کا ایک زوردار جھونکا آیا اور پورے کمرے کو معطّر کر گیا''

چند لمحوں کے بعد جب بے بی کسی حسینۂ عالم کی طرح اٹھلاتی ہوئی نمودار ہوئی تو اس کے نیم برہنہ ہونے کی تپش سے آصف کی پیشانی عرق آلود ہوگئی۔

اس کی ممی نے اپنی لاڈلی بیٹی کی شان وشوکت جتانا شروع کر دیا۔

''میری بیٹی نے شہر کی سب سے ٹاپ کالج سے بی،کام کیا ہے۔میری بچی کو میوزک کا بڑا شوق ہے اوپر والے نے میری بچی کے گلے میں ایسا ترنگ بھر دیا ہے کہ اس کی آواز سننے والا ایک دم مست ہو جاتا ہے۔دنیا بھر کے البم اس کی لائبریری میں موجود ہیں..... ''

'' کالج کے ڈراموں اور ڈانس پروگرام میں ہمیشہ اول آتی ہے ..... بے بی..... !''

''تم بھی تو کچھ پوچھو..... '' میں ہی بولے جا رہی ہوں..... ''

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:50 PM

شبانہ بڑی شان دل ربائی سے مسکرائی، اور آصف سے بڑی بے باکی سے مخاطب ہوئی '' مسٹر آصف ! آپ کی کیا ہابیز (Hobbies) ہیں''

'' آصف کو تو یہاں کے ماحول سے پہلے سے ہی بہت گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ اوپر سے شبانہ کا بے باکانہ رویہ دیکھ کر تو وہ حیران رہ گیا ..... وہ شبانہ کی بات کا کچھ بھی جواب دینا نہیں چاہتا تھا..... اسی لئے اس نے شبانہ کی بات سنی ان سنی کر دی..... '' اس کی ممی نے جلدی سے درمیان میں کہا.....

'' آصف بیٹا! شرماؤ نہیں۔ تم بھی تو کچھ جواب دو نا'' پھر شبانہ کی ممی سے مخاطب ہو کر بولیں.....

بہن جی! بات دراصل یہ ہے کہ میرا بیٹا بہت شرمیلا واقع ہوا ہے۔ خاص طور پر لڑکیوں کو دیکھ کر تو بہت زیادہ گھبرا جاتا ہے۔ لیجئے اور سنئے! ارے بھائی! اب تو ماڈرن زمانہ ہے۔ ہمیں نئے زمانے کے ساتھ چلنا چاہئے۔ بھلا اس میں شرمانے کی کیا بات ہے؟

مجھے دیکھئے میں تو بالکل نہیں شرماتی..... شبانہ اٹھلاتی ہوئی بولی.....''

اچھا مسٹر آصف! آپ یہ بتائیے کہ آپ کیا جاب (Job) کرتے ہیں؟۔ ''میں شہر کی ایک بڑی فرم میں سیلز مینیجر ہوں! آصف نے بہت ٹھہرے ہوئے لہجہ میں جواب دیا

''شبانہ نے فوراً ہی دوسرا سوال کر ڈالا..... !

مسٹر آصف! کیا میں آپ کی سیلری (Salary) معلوم کر سکتی ہوں..... ؟

اس نے تو باقاعدہ آصف کا انٹرویو لینا شروع کر دیا..... ''جی ہاں۔ آصف نے جواب دیا..... چالیس ہزار روپئے ماہانہ۔

''صرف چالیس ہزار'' شبانہ تعجب سے بولی.....

'' آج کے دور میں چالیس ہزار روپئے کی وقعت ہی کیا ہے.....

آج کل معمولی سے معمولی ریسٹورنٹ والے، فروٹ مرچنٹ، اولڈ آئرن مرچنٹ اور کار ڈیلرس اس سے کہیں زیادہ کما لیتے ہیں۔

ویسے میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میرے ڈیڈی مجھے ہر ماہ پندرہ ہزار روپئے پاکٹ منی دیتے ہیں اور اس کے علاوہ ہر مہینے دس بارہ ہزار روپئے شاپنگ کے لئے اپنے ڈیڈی سے الگ لے لیتی ہوں۔ اب آپ ہی بتائیے کہ آپ کی چالیس ہزار روپئے کی تنخواہ میں میرا کیا ہوگا، اتنی سی رقم میں کس طرح گذارہ کر سکوں گی؟

شبانہ کی باتیں سن کر آصف کے پسینے چھوٹ گئے، حالانکہ جس کمرے میں وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، وہ ایر کنڈیشنڈ تھا۔ آصف نے گھر آ کر اعلان کر دیا کہ میں ایسی جگہ ہرگز بھی شادی نہیں کروں گا جہاں میری عزت کا نیلام ہو، اور میری ہونے والی بیوی شوہر کی تنخواہ سے زیادہ خرچ کرنے والی ہو۔

میرے استاد

بڑے محترم میرے استاد ہیں — سراپا کرم میرے استاد ہیں
نظم اور کہانی سناتے سدا — ہمیں گُر کی باتیں بتاتے سدا
شفقت سبھی پر لٹاتے ہیں وہ — محبت کا دریا بہاتے ہیں وہ
پڑھاتے ہیں بچوں کو وہ شوق سے — سکھاتے ہیں بچوں کو وہ شوق سے
خلوص و محبت کا پیکر ہیں وہ — بہت باپ اور ماں سے بڑھ کر ہیں وہ

ڈاکٹر ارشاد خان ارشادؔ

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:51 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

تبدیلی	:	بدلاؤ	حسنِ صورت	:	خوب صورتی
مراسم	:	تعلقات	حسنِ سیرت	:	عمدہ اخلاق
گوارا	:	برداشت	گھٹن	:	بے چینی
جستجو	:	تلاش	جھاڑ	:	فانوس
نادار	:	مجبور	نفیس	:	نازک۔پاک صاف۔عمدہ
بھینی بھینی	:	ہلکی ہلکی	راضی کرنا	:	منوانا
نمودار ہونا	:	ظاہر ہونا	ترنگ	:	موج، مستی
اٹھلانا	:	ناز کرنا	قالین	:	فرش۔بچھونا
کھوٹی	:	بنگلہ			

چند محاورات اور ان کے معنی

زمین آسمان کے قلابے ملانا	:	تعریف میں مبالغہ کرنا
بدلے ہوئے تیور	:	بے مروتی
سنی ان سنی کر دینا	:	بات کو توجہ سے نہ سننا
پسینے چھوٹ جانا	:	سخت پریشان ہونا

III مناسب ترین جوابات منتخب کیجئے

(1) آصف ایک بڑی فرم میں ..... تھا

(کلرک سیلس مینیجر ٹیچر)

(2) آصف کے لئے بار بار رشتہ آنے کے باوجود بھی والدین کے پسند نہ کرنے کی وجہ ان کا معیار.....تھا

(صرف دولت تھا حسنِ سیرت حسنِ صورت)

(3) ایک شام آصف کو لے کر والدین ایک..... پر پہنچے۔

(غریب خانہ شاندار کوٹھی دولت کدہ)

(4) آصف کی ماہانہ تنخواہ ..... روپئے تھی

(تیس ہزار پچاس ہزار چالیس ہزار)

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:51 PM

III سوالات کے جوابات لکھئے:



(1) آصف کی ماں اپنے لئے کس طرح کی بہولانے کی فکر کررہی تھی؟

(2) آصف کس طرح کا انسان تھا؟

(3) شبانہ نے آصف سے کیا پوچھا؟

(4) شبانہ کو پاکٹ منی ماہانہ کتنی ملتی تھی؟

(5) شبانہ کی بات سن کر آصف کا کیا حال ہوا؟



لسانی سرگرمی :

درجِ ذیل عبارت پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

محمد رسول اللہ ﷺ حجاز کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ چالیس سال کی عمر میں منصب رسالت پر سرفراز ہوئے۔اس کے بعد تیرہ (13) سال آپ کا قیام مکہ ہی میں رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینہ ہجرت کر گئے اور دس سال مدینہ میں جلوہ افروز رہے ۔ ترسٹھ (63) کی عمر میں آپ اس دارفانی سے رحلت فرما گئے۔

دوشنبہ 17 رمضان المبارک کی تاریخ تھی کہ غارِحراء میں آپ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا پر بارانِ رحمت کا نزول تھا۔اس کا سلسلہ وقفہ وقفہ کے ساتھ حسبِ ضرورت تیئیس 23 سال تک جاری رہا۔اس کے اثرات پھیلنے شروع ہوئے اور بہت جلد سرزمین حجاز اس سے سیراب ہوگئی۔ پھر اسے وہ قوت ودانائی حاصل ہوئی کہ ایک مختصر سی مدت میں حجاز سے اٹھ کر یہ بادل دنیا کے بڑے حصے پر برسنے لگا۔

(1) محمد رسول اللہ ﷺ منصبِ رسالت پر سرفراز ہونے کے بعد کتنے سال تک مکہ میں رہے؟

(2) آپ ﷺ ہجرت کے بعد کتنے سال تک مدینہ میں رہے؟

(3) پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟

(4) نبی ﷺ ..... سال تک لوگوں میں دعوت کا کام کرتے رہے؟

(5) ''بارانِ رحمت'' کے معنی لکھئے۔

انمول باتیں

انسان کو اچھی نیت پر وہ انعام ملتا ہے، جو اچھے اعمال پر بھی نہیں ملتا، کیوں کہ نیت میں دکھاوا نہیں ہوتا۔

اپنی زندگی میں ہر کسی کو اہمیت دو، جو اچھا ہوگا، وہ خوشی دے گا اور جو بُرا ہوگا، وہ سبق دے گا۔

علم حاصل کرو اور دوسروں تک اس کو پھیلاؤ، کیوں کہ یہ خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

انسان میں بے شمار عیب ہیں، لیکن ایک خوبی سب پر پردہ ڈالتی ہے اور وہ ہے، زبان پر قابو۔

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:52 PM

اکائی 1

اردو قواعد

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں

پچھلی جماعتوں میں آپ نے اسم اور اس کی قسموں کے متعلق پڑھا ہے اور آپ کو اچھی طرح یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ اسم کی دو قسمیں ہیں، ایک اسم عام اور دوسری اسم خاص۔ پھر اسی طریقہ سے ان دونوں کی صورتوں اور قسموں کے متعلق بھی جان لیا ہوگا کہ اسم عام اور اسم خاص کی پانچ پانچ قسمیں ہیں۔ آیئے اس خاکہ کے ذریعہ بطورِ یاددہانی ان کا اعادہ کرلیں۔

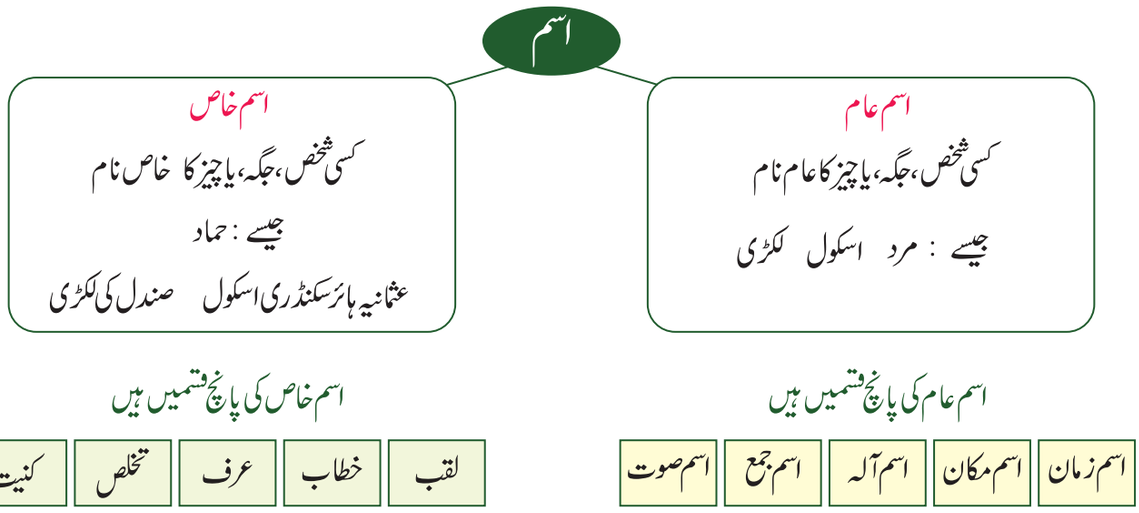

آیئے اس سبق میں اسم کی اور قسمیں معلوم کرتے ہیں

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔		
مصدر	مشتق	جامد
بولنا	بولی	اونٹ
دوڑنا	دوڑا	ابراہیم
لکھنا	لکھنے والا	پھول
پڑھنا	پڑھ رہا ہے	پتھر
سیکھنا	سیکھے گا	گیند

اوپر دی گئی جدول سے ہمیں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ مثالیں الگ الگ قسم کی ہیں۔ اب ہم ان میں سے ایک قسم کی مثال کو لے کر

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:52 PM

سمجھتے ہیں جیسے بولنا،لکھنا، پڑھناوغیرہ۔ان الفاظ کے آخر میں '' نا ''استعمال کیا گیا ہے یہی '' نا ''مصدر کی علامت اور پہچان ہے۔اور مصدر ہی سے دوسرے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔جیسے بولنا سے بولنے والا۔بولا ہوا۔بولتا ہے۔بولے گا ۔وغیرہ۔اسی طرح آپ دوسرے الفاظ سے بھی مثالیں بنا سکتے ہیں۔

مصدر : Infinitive

وہ کلمہ ہے جس سے دوسرے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔

جدول کی دوسری قسم کی مثالوں پر ایک نظر دوڑایئے جیسے بولی، دوڑا، لکھنے والا۔پڑھ رہا ہے۔سیکھے گا وغیرہ اس میں ''بولی'' صفت ہے۔

''دوڑا'' فعل ماضی ہے۔ '' لکھنے والا '' اسم فاعل ہے۔، ''لکھا ہوا'' اسم مفعول ہے۔ ''پڑھ رہا ہے'' فعل حال ہے۔ ''سیکھے گا '' فعل مستقبل ہے۔ انہیں '' مشتق '' کہتے ہیں۔ آپ اس کی تعریف مختصر طور پر یوں کر سکتے ہیں۔

مشتق : Derivative

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمہ (مصدر) سے نکلا ہو۔

جدول کے تیسرے حصے میں یہ مثالیں جیسے اونٹ،ابراہیم، پھول، پتھر، گیند دی گئی ہیں۔ان مثالوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ الفاظ کسی سے بنے ہوئے نہیں ہیں اور نہ ہی ان سے دوسرے الفاظ بنائے جا سکتے ہیں۔اسے اصطلاح میں '' جامد '' کہتے ہیں ۔ہم اس کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

جامد : Primitive

یہ وہ اسم ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنا ہوا ہے اور نہ اس سے دوسرے الفاظ بنائے جائیں۔

مشق :

(1) کسی شخص، چیز یا جگہ کے نام کو اردو قواعد میں کیا کہتے ہیں؟

(2) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(3) اسم عام اور اسم خاص کی تعریف کیجئے۔

(4) لقب، خطاب، اسم زمان، اسم مکان، عرف، اسم آلہ، تخلص، اسم جمع، کنیت۔ان میں سے اسم عام اور اسم خاص الگ کیجئے۔

(5) بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں لکھئے۔

(6) ایسا اسم جو کسی دوسرے کلمہ سے نکلا ہو۔ اسے کیا کہتے ہیں؟

(7) مصدر کی علامت کیا ہے؟

(8) ذیل کے الفاظ سے مصدر، مشتق، جامد الگ کیجئے۔

لکھنا لکھنے والا اونٹ چل رہا ہے گیند پڑھائی قطب مینار چلنا حیدرآباد کھیلنا

10 urdu reader Unit-1
Wednesday, February 20, 2019 7:33:52 PM

اکائی 2

حصّۂ نظم

نعت

عزیز بلگامی

سیکھنے کے مقاصد

- رسول اللہ ﷺ سے محبت وعقیدت کے ساتھ اطاعت وفرماں برداری کو اپنانا۔
- زمانۂ جاہلیت کے عادات واطوار سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی تعلیم دینا۔
- دین کی اشاعت وتبلیغ کے موقع پر حاسدوں کی شرانگیزیوں سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کرنا۔
- قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرنا۔

شاعر کا تعارف

عزیزؔ بلگامی کی پیدائش 1954ء میں بمقام کرچی ضلع بلگام ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے میسور اور بنگلور یونیورسٹی کا رخ کیا۔ آپ نے مختلف مقامات پر خدمات انجام دیں۔ آپ کے شعری مجموعے ''حرف وصوت''، ''سکون کے لمحوں کی تازگی'' اور ''دل کے دامن پر'' منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ کرناٹک اردو اکیڈمی نے آپ کو 2016ء کے شاعر ایوارڈ سے نوازا۔ آپ کی یہ نعت محبت و عقیدتِ رسولؐ کے اظہار میں اعتدال کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

دعوت و ہدایت کی، ایک حسیں شفق لے کر، میرے مصطفیٰ آئے
کفر کے اندھیروں میں، نور کا طبق لے کر، میرے مصطفیٰ آئے

کفر تھا ضلالت تھی، مالکِ حقیقی سے، ہر طرف بغاوت تھی
بولہب کی بستی میں، پیار کا سبق لے کر، میرے مصطفیٰ آئے

سرکشی کی آتش تھی، دین ہائے باطل کی، ظلمتوں کا غلبہ تھا
زندگی اندھیری تھی، شمعِ دینِ حق لے کر، میرے مصطفیٰ آئے

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:35 PM

ہٹ دھرم زمانے کو، دعوتِ رسالت سے، اطمینان کیا ہوتا
معجزہ ضروری تھا، ماہتاب شق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

فتنہ جو زمانہ تھا، دین کی اشاعت میں، حکمتیں ضروری تھیں
حاسدوں کی دنیا میں، سورۃ الفلق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

ٹھیک ہے عقیدت ہو، ساتھ ہی عقیدت کے جذبۂ اطاعت ہو
جو عمل کے قابل ہو، ایسا اک سبق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

عالمِ رسالت میں، آئینِ رسالت کی، جو کتاب ادھوری تھی
اس کتابِ رحمت کا، آخری ورق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

حاصل کلام

شاعر عزیز بلگامی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے اپنی گہری محبت وعقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کفر و جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں جب کہ انسانیت سسک سسک کر دم توڑ رہی تھی، دعوت وتبلیغ اور رُشد و ہدایت کی ایک سہانی صبح لے کر میرے مصطفٰے تشریف لائے ہیں۔

ابولہب کی بستی اور اس کے اطراف واکناف کے علاقوں یعنی پورے عرب میں ضلالت و گمراہی کا دور دورہ تھا، شرک و بت پرستی اور مالکِ حقیقی سے بغاوت وسرکشی زوروں پر تھی، باطل قوتوں اور ظلم و بربریت کا غلبہ تھا، پوری انسانیت تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ایسے نازک دور میں میرے مصطفیٰؐ انس ومحبت اور نرمی و پیار کا سبق اپنے ساتھ لاکر دینِ حق کی شمع بن کر تشریف لائے ہیں۔

نبوت ورسالت کی صداقت وحقانیت کے ثبوت کے طور پر ہٹ دھرم زمانے نے بار بار عجیب وغریب نشانیاں آپ سے طلب کیں چنانچہ معجزہ کے طور پر آپؐ نے شق القمر (چاند کا دوٹکڑے ہونے) کا معجزہ دکھلایا۔

فتنہ پرور زمانے میں دین کی اشاعت وتبلیغ میں حاسدوں کی مخالفت بڑھتی ہی جارہی تھی چنانچہ ان کی شرانگیزیوں سے بچنے کے لئے میرے مصطفیٰؐ نے سورۃ الفلق کا تحفہ پیش کیا۔

عقیدت سے سرشار اطاعت وفرماں برداری کے جذبے کے تحت راہِ ہدایت پر چلنے والوں کے لئے محمد مصطفیٰؐ نے ایک ایسا مبارک سبق پیش کیا جو ہر زمانے میں ہر فرد کے لئے قابلِ عمل ہے۔

نبوت ورسالت کے سلسلہ کی آخری کڑی میرے مصطفیٰ ہیں جو بندوں کی رشد و ہدایت کے لئے اور انہیں رحمت ورأفت کا دستور سکھانے کے لئے اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید لے کر آئے ہیں۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:36 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

دعوت	:	اللہ کی طرف بندوں کو بلانا
ہدایت	:	سیدھے راستہ کی رہنمائی
شفق	:	سرخی جو طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے
نور کا طبق	:	روشنی کی تھالی
ضلالت	:	گمراہی
بغاوت	:	سرکشی
بولہب	:	ابولہب (حضورؐ کا دشمن چچا)
آتش	:	آگ
دین ہائے باطل	:	باطل ادیان
ماہتاب	:	چاند
شمع	:	چراغ
شق القمر	:	چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔ حضور ﷺ کا معجزہ
اشاعت	:	پھیلانا
حاسد	:	حسد کرنے والے۔ جلنے والے
اطاعت	:	پیروی۔ فرماں برداری
نصرت	:	مدد
عالم	:	دنیا
رسالت	:	پیغمبری
آئین	:	قانون ۔ دستور
ادھوری	:	ناقص
کتابِ رحمت	:	قرآن مجید

II اضداد :

ہدایت	×	ضلالت	حسین	×	بدصورت
نور	×	ظلمت	کفر	×	ایمان

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:36 PM

اجالا	×	اندھیرا		بغاوت	×	اطاعت	
باطل	×	حق		ماہتاب	×	آفتاب	
رحمت	×	زحمت		ادھورا	×	مکمل	

III واحد جمع :

ہدایت	+	ہدایات		نور	+	انوار	
سبق	+	اسباق		غلبہ	+	غلبے	
معجزہ	+	معجزے		حکمت	+	حکمتیں	
ورق	+	اوراق		فتنہ	+	فتنے	

IV مناسب ترین الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) دعوت وہدایت کی، ایک ..... شفق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

(الف) غم گین (ب) حسین (ج) بہترین

(2) ..... کے اندھیروں میں، نور کا طبق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

(الف) کفر (ب) جہل (ج) ایمان

(3) عالمِ رسالت میں ..... رسالت کی، جو کتاب ادھوری تھی

(الف) دفعہ (ب) دستور (ج) آئین

(4) اس کتابِ ..... کا، آخری ورق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

(الف) رحمت (ب) شفقت (ج) محبت

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) کفر تھا ضلالت تھی، مالکِ حقیقی سے، ہر طرف بغاوت تھی
بولہب کی بستی میں، پیار کا سبق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

(2) ٹھیک ہے عقیدت ہو، ساتھ ہی عقیدت کے جذبۂ اطاعت ہو
جو عمل کے قابل ہو، ایسا اک سبق لے کر، میرے مصطفٰے آئے

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:36 PM

VI مختصر جوابات لکھئے:



(1) کفر کے اندھیروں میں محمد مصطفیٰ ؐ کیا لائے؟

(2) پیار کا سبق لے کر کس کی بستی میں محمد مصطفیٰ ؐ آئے؟

(3) ہٹ دھرم زمانے کے لئے آپ ؐ نے کون سا معجزہ پیش کیا؟

(4) حاسدوں کی شرارت سے بچنے کے لئے آپ ؐ کونسی سورت لے آئے؟

(5) آخری ورق سے کیا مراد ہے؟

(6) کامیابی کے لئے عقیدت کے ساتھ کیا ہونا ضروری ہے؟

VII تفصیلی جواب لکھئے:

نعت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

عملی سرگرمی:



(1) اس نعت سے آپ کے پسندیدہ کوئی ایک یا دو شعر اپنی کاپی میں لکھئے اور ان کی تشریح پیش کیجئے۔

(2) اس نعت کو ترنم کے ساتھ بآوازِ بلند پڑھئے۔

درج ذیل نظم کو غور سے پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالات کے جوابات لکھئے:

نظہر عبدالحق اشہر۔ پرنام بٹ

ہر دل میں جلوہ تیرا ہر شئے میں نور تیرا
ستر ہزار پردے پھر بھی ظہور تیرا

معمور دونوں عالم تیری تجلیوں سے
ذروں میں نور تیرا تاروں میں نور تیرا

کیا بلبلوں کا نالہ کیا قمریوں کا نغمہ
کرتے ہیں ذکر یارب سارے طیور تیرا

علم و عمل کی دولت یارب ہمیں عطا کر
ہوجائے فضل ہم پر رب غفور تیرا

عرفانیت کا پھر منبع ہو قلب سلیم
گم گشتہ نوع انسان کو ہو شعور تیرا

سوالات:

(1) اللہ تعالیٰ کا جلوہ کہاں کہاں ظاہر ہوتا ہے؟

(2) اس نظم کے قافیے تلاش کر کے لکھئے؟

(3) واحد کی جمع اور جمع کا واحد لکھئے: طیور قلب

(4) خالی جگہ بھرتی کیجئے: علم و عمل کی ..... یارب ہمیں عطا کر

(5) مذکورہ نظم کے شاعر کا نام اور تخلص لکھئے۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:37 PM

اکائی 2

حصّۂ نثر

انسانی اعضاء کا سربراہ ..... دماغ

سید مسعود احمد ترپاتوری

سیکھنے کے مقاصد

- انسانی اعضاء میں دماغ کے مقام کو واضح کرنا
- قدرت کے بنائے ہوئے شاہ کار دماغ کی عجیب وغریب صلاحیتوں کو آشکارا کرنا۔
- دماغ میں موجود خوردبینی عضویات کی باریکیوں کو سمجھانا
- جانداروں کے درمیان انسانی دماغ کی خصوصیات کو پیش کرنا
- انسانی دماغ کی قوت یاداشت کے امتیاز کو اجاگر کرنا

انسانی اعضاء کا ایک اہم عنصر ''سر'' ہے جس میں ایک بڑا سا عجوبہ چھپا ہوا ہے جسے ہم دماغ کہتے ہیں۔اس کی کارکردگیاں، حرکات و سکنات، جدت وجودت اور اس کی قوت وصلاحیت پر سائنسدان مسلسل تحقیق (ریسرچ) کرتے چلے آرہے ہیں۔یہی وہ دماغ ہے جو ہمارے جسم کے ہر حصہ کو اپنے تابع کئے ہوئے ہے جس کے سبب اس کو سکریٹ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔



دماغ کیا ہے :

دنیا میں سب سے عجیب وغریب چیز انسانی دماغ ہے جس کے اندر ہزاروں مہین خلیے پائے جاتے ہیں۔ ہر ایک خلیہ کو اگر ریت کے ذرات کی شکل دی جائے تو ریت سے بھری ہوئی ایک لاری ہوسکتی ہے۔ان خلیوں میں ہزاروں، کروڑوں نیورون پائے جاتے ہیں ان میں رگوں کے خلیے بغیر تھکے بجلی کی توانائی کی طرح تیزی سے ہماری سوچ وفکر کو اُس وقت تک برقرار رکھتے ہیں جب تک ہماری جان باقی رہتی ہے۔

یہی وہ نیورون ہیں جو اپنی باریک جال کی شکل میں انسان کو عقل وشعور، یادداشت اور مختلف قسم کے جذبات مہیا کرتے ہیں۔

اگر کوئی یوں کہے کہ آپ کے دماغ میں چکنی مٹی بھری ہوئی ہے؟ تو آپ کو ضرور برا لگ سکتا ہے لیکن اس طرح کسی کا کہنا کہ آپ کے دماغ میں ریت پائی جاتی ہے تو غلط نہیں ہوگا کیونکہ ریت میں سلیکان نامی مادہ پایا جاتا ہے جو ہمارے آنے والے دور میں ہمارے دماغ کی کارکردگیوں میں مدد ومعاون ثابت ہوسکتا ہے۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:37 PM

آج کا یہ کمپیوٹر اگر چہ کہ اپنے اندر بہت ساری صلاحیتیں لئے ہوئے ہے لیکن اس کے باوجود یہ انسانی دماغ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ کمپیوٹر خود انسانی دماغی صلاحیتوں کا شاہ کار ہے۔ اخروٹ کی شکل اپنائے ہوئے اس تیز رفتار دماغ کی مدد سے زراعت کے جدید آلات دریافت ہوئے، پہیہ کی دریافت، جانوروں کو سدھانے کی تکنیکیں، جنگلوں میں شکار کے نئے نئے طریقے اپنائے گئے، بیماریوں کے مفید علاج ایجاد ہوئے۔ چاند اور خلائی سفروں کا سلسلہ شروع ہوا۔

اوسط دماغ :

ایک بالغ انسانی دماغ کا وزن لگ بھگ تین پاؤنڈز ہوتا ہے، مردوں کے دماغ کا اوسط وزن 2.9 پاؤنڈز (1336) گرام اور خواتین کا 2.6 پاؤنڈز (1198 گرام) ہوتا ہے۔ مگر بڑے دماغ کا مطلب زیادہ ذہانت نہیں ہوتا۔

اسی طرح ایک بھالو کا دماغ انسانی دماغ کا ایک تہائی حصہ کے برابر، گھوڑے کا دماغ آدھے حصہ کے برابر اور ہاتھی کا دماغ اس کے جسم کی مناسبت سے پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہاتھی انسان کی طرح بال کھیلتا ہے، اُس سے ڈرتا ہے اور اس کے اشاروں پر مختلف کام انجام دیتا ہے۔

دماغ کی نشوونما :

کہا جاتا ہے کہ انسانی دماغ کے نشوونما اور اس کے وزن میں تین تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ پیدائش سے لے کر اس کی جوانی کے مرحلہ تک (تقریباً 20 تا 25 سال) اس کے وزن میں تین گنا اضافہ ہوتا ہے پھر اس کے بعد ہر سال اس میں ایک ایک گرام کی کمی واقع ہوتی ہے۔

لیکن امریکہ میں ہونے والی ایک نئی تحقیق کے مطابق انسانی دماغ کی نمو بڑے ہونے پر بھی جاری رہتی ہے۔

دماغ کے حصے :

انسانی دماغ کی ہیئت اور اس کے کام کرنے کے طریقہ پر تحقیق کرنے سے یہ پتہ چلا ہے کہ یہ ریڑھ کی ہڈی کی طرف سے پیاز یا گوبھی کی شکل میں نشوونما پاتا ہے۔ جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک دایاں حصہ اور دوسرا بایاں حصہ۔ اس کے دونوں حصوں کے علاحدہ علاحدہ کام ہیں لیکن یہ دونوں ایک دوسرے کے مددگار بھی ہیں۔

دماغ کے بائیں حصہ کا تعلق ہمارے باہر کی زندگی سے ہے اور دائیں کا تعلق اندر کی دنیا سے ہے۔ بائیں حصے کی مدد سے ہم چیزوں کو دیکھتے، گنتے، حساب کرتے ہیں اور یہ حصہ ہمیں روزمرہ کے کاموں میں جیسے اٹھنے، بیٹھنے، بات چیت کرنے، کھانے، دفتری کام یا خرید و فروخت وغیرہ میں مدد دیتا ہے۔ اسی حصے میں ہمارے معمول کے احساسات جن کا تعلق ظاہری دنیا سے ہے۔ مثلاً خوشی، غم، غصہ، پسند، ناپسند، محبت اور نفرت وغیرہ بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

جب کہ دائیں حصہ کا تعلق ہماری باطنی قوتوں سے ہے۔ مثلاً کسی چیز کی تخلیقی قوت جیسے مصوّری، شاعری، ادب وغیرہ۔ بایاں حصہ ذرا سخت ہے تو دایاں حصہ نرم، بایاں حصہ حکمرانی کرتا ہے تو دایاں حصہ دوستی، بایاں حصہ آپ کی قوتوں کو آپ سے لے لیتا ہے، جب کہ دایاں حصہ آپ کو قوت فراہم کرتا ہے۔ بایاں حصہ وقت اور چار جہتوں میں قید ہے تو دایاں حصہ زمان و مکان سے آزاد ہے۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:38 PM

دماغی بھوک :

دماغ بہت زیادہ بھوکا رہتا ہے۔ بھوک سے مراد یہاں پلاؤ یا بریانی کھانا نہیں بلکہ اس سے مراد روحانی بھوک ہے، اسے پٹھوں کے مقابلہ میں تین گنا زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے وہ پورے جسم کو ملنے والی آکسیجن کا بیسواں حصہ اپنے لئے حاصل کر لیتا ہے۔

اسی طرح دماغ کو ایک منٹ میں 800 ملی لیٹر پھرتی (پانی) کی ضرورت ہوتی ہے، وہ نیند کی حالت میں ہو یا بیداری کی۔ ہمیشہ گلوکوز کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے جیسے ایک جھولے کا ننھا منا بچہ بے قرار و بے چین رہتا ہے۔

اسے تمام تر طاقتوں کی ضرورت ہوتی ہے لہذا وہ حرکتِ قلب کی طرح ہر وقت متحرک رہتا ہے، دس سکنڈ کی بھی اس کی حرکت میں اگر رکاوٹ واقع ہو تو انسان چکرا کر گر سکتا ہے، دس منٹ تک اگر اس کا دوران نہ ہو تو جسم اور دماغ کا تعلق باقی نہیں رہتا اور شعور و فہم کی طاقت اس سے ختم ہو سکتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

انسانی دماغ اتنی بجلی پیدا کرتا ہے
جس سے دس تا پندرہ واٹ کا بلب روشن کیا جا سکتا ہے۔

شہد کی مکھیوں کا دماغ :

شہد کی مکھیوں کا دماغ انسانی دماغ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے، انسان کو دس میکرو واٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ میکرو واٹ کا مطلب برقی توانائی کا دس لاکھ میں کا ایک حصہ۔

شہد کی مکھی کا کام شہد جمع کرنا ہوتا ہے اور یہ بڑی آسانی سے سونگھتی، اڑتی، چلتی اور سارے کام کرتی پھرتی ہے۔ اس کا وزن چند ملی گرام سے زیادہ نہیں لیکن اس کا دماغ بڑا عجیب اور انوکھا ہے۔ ایک تیز رفتار کمپیوٹر کی رفتار سے بھی دس ہزار گنا زیادہ کام کرتا ہے۔

دس لاکھ نیورون رکھنے والا ایک ادھ کچا دماغ مکھی کا ہے اس کے مقابلہ میں سو بلین یعنی دس ہزار کروڑ نیوران رکھنے والا دماغ انسان کا ہے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ مکھی کا دماغ انسان کی دماغ سے کہیں زیادہ تیز کام کرتا ہے۔

دماغی سرگرمیاں :

ہمارا دماغ ایک گھڑی کے مانند چلتا اور بدلتا رہتا ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف کیفیات کا حامل ہوتا ہے اور متعدد کام انجام دینے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور اسے دوسرے انسانی اعضاء کی طرح تمام خلیے بھی ملتے ہیں لیکن اس میں نیا پن نہیں لایا جا سکتا۔ جب بیس سال کی عمر کو یہ پہنچ جاتا ہے تو اس کے ہزاروں خلیے پرانے ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ سال میں ایک مرتبہ اس میں ایک ایک گرام کی کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کے سبب آہستہ آہستہ آنکھوں کی بینائی میں ضعف، سونگھنے اور سننے کی صلاحیتوں کا فقدان شروع ہو جاتا ہے اور صرف تجربہ کی بنیاد پر کام چلایا جاتا ہے۔

تھامس آلوا ایڈیسن کہتا ہے کہ تمہارے جسم کا اہم حصہ تمہارا دماغ ہے۔ اس کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے۔

دماغی صلاحیت کا حامل و ماہر شخص اگر یہ بات کہے تو کیا جھوٹی ہو سکتی ہے؟

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:38 PM

یادداشت اور بھول : یادداشت دماغ کا ایک لازمی نتیجہ ہے جو پیدائش سے لے کر آخری وقت تک زندگی بھر کی تمام باتوں کو اپنے اندر سموئے رکھتا ہے گویا ہماری شناخت اور یادداشت ہی حافظہ ہے، سوچئے کہ اگر آپ اپنا نام اور گھر کا راستہ بھول جائیں تو کیا ہوگا؟ انسانی یادداشت کو ایک کمپیوٹر یا کتابچہ کا نام دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ غلط نہیں ہوگا۔




پیری پال بوروکہ

ایک تحقیق (ریسرچ) :

سوال یہ ہے کہ بات چیت جس کا تعلق زبان سے ہوتا ہے، یہ ہمارے دماغ کے کس حصہ سے تعلق رکھتی ہے؟۔ 1868ء میں پیری پال بوروکہ (Pierre Paul Broka) نامی فرانسیسی سرجن نے ایک بیمار شخص کا دماغ سر کو چاک کر کے نکالا اور پھر چند دنوں کے بعد اسی طرح اس نے آٹھ اور آدمیوں کے دماغوں پر ریسرچ کیا، اسے پتہ چلا کہ بات کرنے کی صلاحیت کا تعلق دماغ کے دائیں جانب سے ہے اور اس نے اس حصہ کو ''فوٹو زز یراکس ایریا'' کا نام دیا۔


نوم چومسکی

انسانی خصوصیات : ادبی زبان میں بات چیت کا ملکہ انسان کی خصوصیات میں شامل ہے جو دوسری مخلوق میں ناپید ہے۔ نوم چومسکی (Noam Chomsky) امریکی ماہرِ لسانیات کا کہنا ہے کہ ہم فطری طور پر اپنے ساتھ بعض ضروری صلاحیتیں لے کر جنم لیتے ہیں جن میں زبان کی وضاحت، اس کی شناخت اور اس کا معنی و مفہوم بھی شامل ہے۔

دماغی تبدیلیاں اور ماہرین کے اقوال:

جب ہم کوئی چیز سیکھتے ہیں تو ہمارے دماغ میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، آہستہ آہستہ ہر دن سیکھنے کے سبب ہمارا دماغ نشو ونما پاتا ہے۔ نیورون کے اندر کے خلیے اور اس کی حرکتیں بڑھتی رہتی ہیں۔ اسی لئے پٹپائٹ نامی موسیقی، سیکھنے کا عمل، تجربہ، عقل یہ ساری چیزیں دماغ کے حصے کو اثر انداز کرتی ہیں۔

اسٹان پورڈ کا قول ہے کہ :

کمپیوٹر ایک سکنڈ میں جتنا حساب کر سکتا ہے اس سے کہیں زیادہ انسانی دماغ کے لئے ممکن ہے۔

ویانا کوہن یونیورسٹی کے پروفیسر کی ایک حالیہ تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ دل کو بہلانے والی باتیں جیسے قصے، کہانیاں انسانی دماغ کو جہاں طاقت بخشتی ہیں، وہیں فکر و پریشانی میں مبتلا کرنے والی چیزیں اس کو پراگندہ کرتی ہیں۔

کیا بغیر دیوار کے چھت بن سکتی ہے؟ نہیں۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم پہلے دیواروں کی حفاظت کریں پھر چھت یعنی اپنے دماغ پر مکمل توجہ دیں۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:39 PM

عملی مشق :

(الف) کیا کبھی آپ نے سوچا ہے کہ انسان کا دماغ اگر ایک میموری کارڈ ہوتا تو اس میں کتنی چیزیں بھری جا تیں؟

سائنسدان کہتے ہیں کہ اگر انسان کے دماغ کو ایک میموری کارڈ میں تبدیل کیا جائے تو اس میموری کارڈ میں آپ تقریباً تین ملین گھنٹے کا کوئی بھی ٹی وی شو ریکارڈ کر سکتے ہیں اور اگر اسے کوئی چلانا چاہے تو یہ لگاتار بغیر وقفہ کے تین سو سال تک چلتا رہے گا۔

(ب) ہمارے دماغ کی، معلومات کو جاننے اور منتقل کرنے کی رفتار کتنی ہے؟

ہمارے دماغ کی، معلومات کو حاصل کرنے اور منتقل کرنے کی رفتار 432 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ یہ رفتار دنیا کی تیز ترین کاروں کی رفتار سے بھی زیادہ ہے جس کا اب تک کے حساب سے فاصلہ 386 کلومیٹر فی گھنٹہ رہا ہے۔ (رہبر و ماہر تعلیم: اقبال حسن)

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

عجوبہ	:	عجیب چیز	کارکردگیاں	:	کام وکاج
جدت	:	نیاپن	جودت	:	عمدگی
مہین	:	کمزور	توانائی	:	طاقت
عقل وشعور	:	سمجھ بوجھ	مہیا کرنا	:	تیار کرنا
دور	:	زمانہ	ممد	:	مددگار
زراعت	:	کھیتی	جدید	:	نیا
ذہانت	:	چالاکی، ہوشیاری	نمو	:	نشوونما۔ترقی
ہیئت	:	شکل	سرگرداں رہنا	:	گھومنا۔حرکت کرنا
قلب	:	دل	فقدان	:	پایا نہ جانا۔کمی۔نقصان
شناخت	:	پہچان	کتابچہ	:	چھوٹی کتاب۔پمفلٹ
ناپید	:	کسی چیز کا حاصل نہ جانا	انکشاف	:	ایجاد

II اضداد :

قوت	×	ضعف	مہین	×	قوی
توانائی	×	کمزوری	جدید	×	قدیم
مفید	×	مضر	کمی	×	زیادتی
ظاہری	×	باطنی	قرار	×	بے قرار
بھولنا	×	یاد رکھنا	بیمار	×	صحت مند

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:39 PM

III واحد جمع :

عنصر	+	عناصر	عضو	+	اعضاء
کارکردگی	+	کارکردگیاں	حرکت	+	حرکات
جذبہ	+	جذبے	صلاحیت	+	صلاحیتیں
قوت	+	قوتیں	جہت	+	جہتیں
بینائی	+	بینائیاں	تعلق	+	تعلقات
خصوصیت	+	خصوصیات	حرکت	+	حرکتیں

IV خالی جگہ بھرتی کیجئے :

(1) دنیا میں سب سے عجیب وغریب چیز انسانی ..... ہے۔

(دماغ سر دل)

(2) دماغ کی شکل ..... جیسی ہے۔

(بادام اخروٹ کاجو)

(3) گھوڑے کا دماغ .....

(انسانی دماغ کے آدھے حصہ کے برابر ایک تہائی حصے کے برابر پاؤ حصے کے برابر)

(4) دماغ کو پٹھوں کے مقابلہ میں .....زیادہ آکسیجن کی ضرورت پڑتی ہے۔

(چار گنا پانچ گنا تین گنا)

(5) انسان کے دماغ میں ..... کا کوئی بھی ٹی وی شو ریکارڈ کر سکتے ہیں۔

(چار ملین گھنٹے تین ملین گھنٹے پانچ ملین گھنٹے)

V جوڑ لگایئے:

الف	ب
انسانی اعضاء کا اہم عنصر	دس لاکھ نیوران
ایک بالغ انسانی دماغ کا لگ بھگ وزن	جیسے ایک جھولے کا ننھا منا بچہ بے قرار رہتا ہے
بھالو کا دماغی وزن	تین پاؤنڈز
دماغ ہمیشہ گلوکوز کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے	سر اور دماغ
مکھی کے ادھ کچا دماغ کا وزن	انسانی دماغ کا ایک تہائی حصہ

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:40 PM

VI مختصر جوابات لکھئے:

(1) دماغ کو سکریٹریٹ کیوں کہا جاتا ہے؟

(2) نیورون اپنی باریک جال کی شکل میں انسان کو کیا مہیا کرتے ہیں؟

(3) مردوں اور خواتین کے دماغ کا اوسط وزن کتنا ہوتا ہے؟

(4) دماغی بھوک سے کیا مراد ہے؟

(5) انسانی دماغ کو کون سی چیز طاقت بخشتی ہے؟

VII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) انسانی دماغ کے نشوونما اور اس کے وزن میں کتنی بار تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟

(2) دماغ کے کتنے حصے ہوتے ہیں اور وہ کہاں اور کیسے کام کرتے ہیں؟

(3) انسانی دماغ اور شہد کی مکھیوں کے دماغ کا موازنہ کیجئے۔

سنہرے اصول برائے اساتذہ و سرپرست حضرات

- جس بچہ پر اعتبار نہیں کیا جاتا وہ دھوکہ دینا سیکھتا ہے۔
- جس بچہ کا ہر وقت مذاق اڑایا جاتا ہے وہ بزدل بن جاتا ہے۔
- جس بچہ پر ہر وقت تنقید کی جاتی ہے وہ ہر چیز کو رد کرنا سیکھتا ہے۔
- جس بچہ کو ہر وقت مار پیٹ کا سامنا ہوتا ہے اس کی صلاحیتیں دب جاتی ہیں۔

جب کہ

- جس بچہ پر شفقت برتی جاتی ہے وہ محبت کرنا سیکھتا ہے۔
- جس بچہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اس میں اعتماد بڑھتا ہے۔
- جس بچہ کو سچ بولنا سکھایا جاتا ہے وہ انصاف کرنا سیکھتا ہے
- جس بچہ کی تعریف کی جاتی ہے وہ اچھی چیزوں کو پسند کرتا ہے۔

لیکن

- جس بچہ کی بے جا خواہشات پوری کی جاتی ہیں وہ سرکش اور خودسر ہو جاتا ہے۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:40 PM

اکائی 2

غزلیات

غزل



علیم صبا نویدی

سیکھنے کے مقاصد

- طلباء کو صنفِ غزل کے حسن اور اس کی معنویت سے روشناس کرانا۔
- دل کی وسعتوں کی طرف متوجہ کرانا۔
- کمالات کے ہوتے ہوئے بڑائی نہ کرنے کا سبق دینا۔
- شاعر کے اپنے دوست کے بارے میں بیان کردہ اوصاف سے واقف کرانا۔

شاعر کا تعارف

سید علیم الدین حسینی نام، علیم صبا نویدی قلمی نام، والد سید غوث پاشاہ حسینی۔ امور (شمالی آرکاٹ) میں 1942ء میں پیدا ہوئے۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ راجی صدیقی اور دانش فرازی سے تلمذ حاصل ہے۔ شاعر کے علاوہ افسانہ نگار اور محقق بھی ہیں۔ تیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں ''ٹملناڈو میں اردو'' اور ''اردو شاعری میں ہیئت کے تجربے'' ان کا شاہ کار کہے جانے کے قابل ہیں۔ کئی اداروں اور اکیڈمیوں نے انہیں انعامات و اعزازات سے نوازا ہے۔

وسعتیں کتنی تھیں خاموش سی میرے اندر
رات نورانی تھی روشن تھے سویرے اندر

ورنہ ظاہر مرا ہونا کوئی دشوار نہ تھا
ایک قوت تھی مری ذات کو گھیرے اندر

پھر خدا جانے کدھر دن میں نکل جاتا تھا
رات بھر وہ جو لگاتا رہا پھیرے اندر

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:40 PM

ایسی طغیانی نہ پہلے کبھی دیکھی نہ سنی
مچھلیاں پانی کے اوپر ہیں مچھیرے اندر

اک نیا آسماں روشن ہوا قسمت جاگی
کس نے یہ چاند ستارے ہیں بکھیرے اندر

کارنامہ یہ تو تخلیق عمل کا ہے صبؔا
رات باہر کو وہ رہتا تھا، سویرے اندر

حاصل کلام

شاعر علیم صبؔا نویدی اس غزل میں اپنے متعلق کہتے ہیں کہ میرے دل میں کتنی خاموش وسعتیں ہیں، ایسی وسعتیں اور کشادگیاں کہ ان کی راتیں بھی روشن اور صبح بھی چمک دار۔ ایسی صورتِ حال میں میرے کمالات کا ظہور پذیر ہونا کچھ بھی مشکل نہیں تھا لیکن میرے اندر ایک ایسی قوت سموئے ہوئے ہے جو کمالات کو مخفی رکھنا پسند کرتی ہے۔

میرا محبوب جو رات بھر میرے گھر کے اندر پھیرے (چکر) لگاتا تھا، خدا ہی کو معلوم ہے کہ وہ دن میں کہاں چلا جاتا ہے کہ بالکل نظر ہی نہیں آتا۔ ایسی عجیب طغیانی میں نے کبھی دیکھی نہ سنی تھی کہ مچھلیاں تو سطح پر تیر رہی ہیں لیکن مچھلیوں کے شکار کرنے والے اندر ڈوب رہے ہیں۔ میرے دل کی دنیا میں ایک نیا آسمان روشن ہو کر میری قسمت جگا رہا ہے، نہ معلوم کس نے یہ اجالے میرے اندر بکھیر دئے ہیں۔

آخر میں شاعر اپنے آپ سے کہتا ہے کہ اے صبا! یہ تو تخلیقِ عمل کا عجیب وغریب کارنامہ ہے کہ میرا محبوب رات بھر تو باہر رہتا ہے مگر جیسے ہی صبح ہوتی ہے وہ اندر آجاتا ہے۔ یعنی رات کی خاموشیوں میں تو اس کا شہرہ اور چرچا رہتا ہے لیکن دن کے ہنگاموں میں وہ گوشہ نشین ہو جاتا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

وسعتیں	:	کشادگیاں	نورانی	:	روشن، منور
سویرے	:	صبح دم	دشوار	:	مشکل
قوت	:	طاقت	پھیرے	:	چکر
طغیانی	:	سیلاب	قسمت	:	تقدیر، نصیب
مچھیرے	:	مچھلیاں پکڑنے والے۔ ماہی گیر	بکھیرنا	:	پھیلانا
کارنامہ	:	غیر معمولی کام	تخلیق عمل	:	کام کا بنانا
قسمت جاگنا (محاورہ)	:	اچھے دن آنا	نیا آسمان روشن ہونا (محاورہ)	:	نئی روشنی کا ملنا، نیا راستہ کھلنا

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:41 PM

II اضداد :

وسعت	×	تنگی		نورانی	×	ظلمانی
روشن	×	تاریک		ظاہر	×	باطن
دشوار	×	سہل		سویرے	×	شام

III واحد جمع :

وسعت	+	وسعتیں		سویرا	+	سویرے
ذات	+	ذوات		طغیانی	+	طغیانیاں
مچھلی	+	مچھلیاں		قسمت	+	قسمتیں
کارنامہ	+	کارنامے		عمل	+	اعمال
تخلیق	+	تخلیقات		ستارہ	+	ستارے

IV خالی جگہ بھرتی کیجئے :

(1) ورنہ ظاہر مرا ہونا کوئی ..... نہ تھا
ایک ..... تھی مری ذات کو گھیرے اندر

(2) ایسی ..... نہ پہلے کبھی دیکھی نہ سنی
مچھلیاں پانی کے اوپر ہیں ..... اندر

(3) ..... یہ تو تخلیقِ عمل کا ہے صبا
رات بھر باہر کو وہ رہتا تھا ..... اندر

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) وسعتیں کتنی تھیں خاموش سی میرے اندر
رات نورانی تھی روشن تھے سویرے اندر

(ب) پھر خدا جانے کدھر دن میں نکل جاتا تھا
رات بھر وہ جو لگا تارہا پھیرے اندر

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:41 PM



VI مندرجۂ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) شاعر کی ذات کے اندر وسعتوں کی کیا کیفیت تھی؟

(2) شاعر کے اندرونی کمالات کیوں ظاہر نہیں ہو رہے تھے؟

(3) رات بھر پھیرے لگانے والے کا دن میں کیا حال تھا؟

(4) طغیانی کس انداز کی تھی؟

(5) کس سبب سے شاعر کی قسمت جاگ گئی ہے؟

(6) تخلیقِ عمل کا کارنامہ کیا ہے؟

زبان کی عام غلطیاں اور ان کی اصلاح

'' آپ کا استعمال ''

'' آپ '' کا لفظ عزت کے لئے اور بڑے آدمیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے '' آپ '' کے ساتھ جو فعل آئے گا وہ فاعل واحد ہونے کے باوجود جمع ہی ہوگا۔ جیسے آپ کہاں سے آئے ہیں؟ آپ کیا کہتا ہے غلط ہوگا۔ آپ کیا کہتے ہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اس کے ساتھ فعل کی اس کے بہتر صورت استعمال کریں۔ مثلاً تشریف لائیے، فرماتے ہیں وغیرہ۔

'' ہر '' کا استعمال

'' ہر '' کے ساتھ ہمیشہ فعل واحد آئے گا۔ لیکن معنی جمع کے پیدا ہوں گے اور فعل بھی واحد ہی آئے گا۔ جیسے اس باغ کا ہر آم میٹھا ہے۔ مطلب یہ کہ تمام آم میٹھے ہیں۔ ہر لڑکوں نے کہا آج چھٹی ہے۔ یہ جملہ غلط ہے اس کی اصلاح یوں ہوگی۔ ہر لڑکے نے کہا کہ آج چھٹی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ

جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کے لئے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے اور جو شخص کوئی بدی لے کر آئے گا تو اس کو صرف اسی ایک بدی کی سزا دی جائے گی اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ اے پیغمبرؐ! کہہ دو کہ میرے پروردگار نے مجھے ایک سیدھے راستہ پر لگا دیا ہے جو کجی سے پاک دین ہے،

ابراہیمؑ ! کا دین جنہوں نے پوری طرح یکسو ہو کر اپنا رخ صرف اللہ کی طرف کیا ہوا تھا، اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔ کہہ دو کہ: '' بے شک میری نماز، میری عبادت، اور میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے آگے سب سے پہلے سر جھکانے والا ہوں''۔

(آیت نمبر۔160 تا 163۔ سورۂ انعام)

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:41 PM

اکائی 2

سرسری مطالعہ

تفریح

صالحہ عابد حسین

شام کا وقت تھا۔ بے وقت کی بارش نے موسم کو سہانا کر دیا تھا۔ آسمان پر بادلوں کے ٹکڑے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ جن کے درمیان میں گہرے نیلے آسمان کی جھلک بڑی دلکش معلوم ہو رہی تھی۔ سورج کے چاروں طرف قوس وقزح کے حسین رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ کھیتوں کی سنہری بالیاں ہوا سے اڑ رہی تھیں۔ گھاس کے رنگ نکھر آئے تھے۔ کہیں کہیں کنول کے ننھے ننھے پھول مسکرا رہے تھے۔ سڑک کے دونوں طرف سے مٹی کی سوندھی خوشبو آ رہی تھی۔ آسمان کی بلندیوں پر پرندے پرواز کر رہے تھے۔ کبھی کبھی ان کی خوشیوں سے آوازیں گونج رہی تھیں۔

وہ دوڑتی موٹر کی کھڑکی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس وقت وہ ایک کلرک نہ تھا۔ وہ اپنی ساری پریشانیاں اس وقت بھول چکا تھا۔ اسپتال میں اس کا چھوٹا بھائی جسے دیکھ کر اس کا دل مسوس اٹھتا تھا جوان تندرست لڑکا ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا تھا۔ مگر خیر جان تو بچ گئی۔ اُس وقت کتنا بے چین تھا مگر اب ذرا دیر کو یہ بھی ذہن سے نکل گیا تھا۔ بچے کے اسکول کی تین ماہ کی فیس کا بوجھ جو اسے کچلے دے رہا تھا وہ بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔ اس کا پیارا پیارا نو سالہ ببلو جب منہ بنا کر کہتا ''پاپا اسکول کی فیس کب دیں گے''۔ تو وہ لرز جاتا! کتنا خوش ہوا تھا وہ اسے انگریزی اسکول میں داخل کر کے۔ کتنا اطمینان اور فخر محسوس ہوا تھا۔ اس کا بچہ ایک اچھے اسکول میں تعلیم پائے گا۔ اس کی ذہنی اور دماغی صلاحیتیں ابھر کر سامنے آئیں گی۔ اپنے باپ کی طرح نہیں! جسے اس نے ابا کی جگہ پاپا کہنا شروع کر دیا تھا کہ چھوٹے سے قصباتی سرکاری اسکول میں پڑھا۔ نہ انگریزی اچھی ہوئی، نہ تعلیم کا معیار بلند ہو سکا۔ اس نے بچپن سے اونچے اسکولوں، اسٹنڈرڈ کالج میں تعلیم پائی ہوتی۔ اس کی انگلش اچھی ہوتی تو کہیں باہر جا کر ڈگری لاتا تو وہ آج کیا ہوتا؟ ملک اس کی کس قدر عزت کرتا تھا۔ اور اب! وہ کیا ہے؟ ایک معمولی کلرک۔ جو اپنے اندر کے فن کار کو اپنی مادری زبان میں چند شعر کہہ کر چند کہانیاں لکھ کر بہلا لیتا ہے۔ اس کے بعض دوست اور ساتھی رحم کھاتے اور کہتے ''کاش! تم انگلش میں لکھتے۔ کم سے کم ترجمہ ہی کر سکتے اپنی چیزوں کا انگلش میں'' یہ رحم اس کے جسم میں کانٹوں کی طرح چبھتا۔ مگر وہ تو تھا ہی ہمیشہ سے کم بات کرنے والا۔ شاید اسی لئے ببلو کو اس مہنگے اسکول میں داخل کرانے کے لئے اس نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اور بات بے بات دوستوں اور ساتھیوں کے سامنے اسی کے اسکول کا ذکر لے بیٹھتا تھا۔

مگر اب۔ مہنگے اسکول کی فیس، کتابیں، کاپیاں، یونیفارم اور روز روز کے مطالبوں نے اس کا جینا حرام کر دیا تھا۔ بیوی کے سب زیور بِک چکے تھے۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:42 PM

مگر اس وقت دوڑتی موٹر کے برابر بھاگے ان خوبصورت مناظر نے اسے سب بھلا دیا۔ خیالوں کی دنیا کی سیر اور فطرت کے مناظر کی دلکشی یہ دو چیزیں ہی تھیں جو اس میں امنگ وخواہش، امید اور زندگی کی ڈور کو تھامنے میں مدد دے رہی تھی۔

کھیتوں پر مور پیہو پیہو کر رہے تھے۔ کہیں کھیت کے درمیان میں ایک نر مور مستی کے عالم میں یوں ناچ رہا تھا کہ ایک نقش ونگار پنکھے کے کچھ اور نظر نہیں آ رہا تھا۔ تیتروں کی چہکار سے '' سبحان تیری قدرت'' کی آواز بلند ہو رہی تھی اور جانور ایک شانِ دل ربائی سے لائن در لائن اپنے اپنے گھونسلوں کی سمت جھومتے چلے جا رہے تھے اور ان کے گلے میں پڑی گھنٹیوں سے ایک دردناک موسیقی نکل رہی تھی۔

'' روکو۔ روکو۔ جلدی جلدی۔'' گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو وہ لڑھک کر سیٹھ صاحب کی گود میں تھا۔ گھبرا کر الگ ہوا تو وہ مسکرا رہے تھے۔ جان میں جان آئی۔ ان کا ایک معمولی نوکر ان کی گود میں! اف! کل جب وہ اپنے کام کے سلسلے میں روانہ ہوئے تو خود ہی کہا چلو بھئی! تمہیں بھی سیر کرا لائیں۔ وہ اس پر جانے کیوں مہربان تھے۔ اکثر اس سے غزلیں سنا کرتے اور ان کی یہ عنایت تو وہ کسی طرح نہیں بھول سکتا تھا کہ انہوں نے (اگر چہ کہ اسے دو دن کی چھٹی ایک ساتھ نہیں دی تھی) مگر راستہ میں آدھ گھنٹہ اس کے بھائی کے گاؤں کے قریب ٹھہر گئے تھے۔ لڑکوں نے سیر کی سیٹھ جی نے ڈاک بنگلے میں آرام کیا اور اس نے جا کر بھائی کو دیکھ لیا اور اب وہ واپس جا رہے تھے۔ آگے سیٹھ جی کے دونوں بیٹے بیٹھے ہوئے تھے جن کے بہت سے شوق میں ایک شکار بھی تھا۔ دو بھری ہوئی بندوقیں ساتھ تھیں۔ کیا معلوم کون سا شکار مل جائے۔

اور وہ راستے بھر ان بھری بندوقوں سے پریشان ہو رہا تھا۔ اگر کسی دھچکے سے بندوق چل گئی تو؟ کون کون اس کی بھینٹ چڑھے گا؟ ایک بار اس نے جھجکتے ہوئے کہا بھائی صاحب! یہ بندوقیں بھری ہوئی ہیں؟ '' سیٹھ صاحب اس کی بزدلی پر ہنس پڑے۔ بڑی جان پیاری ہے کیا؟'' اور وہ یہ بھی کہہ نہ سکا کہ اگر وہ زخمی ہو گیا تو علاج بھی نہ کرا سکے گا۔ اور اگر مر گیا تو جوان بیوی اور دو بچے دنیا میں بے سہارا ہو جائیں گے۔

پٹ کھول کر سیٹھ صاحب کے دونوں لڑکے بندوقیں چھپائے بھاگتے ہوئے سامنے کے کھیت میں گھس گئے۔ چند لمحوں بعد ٹھائیں ٹھائیں کی دو آوازیں آئیں ..... بہت سے پرندے ڈر کر آسمان کی بلندیوں پر اُڑ گئے۔ ایک تیتر تیزی سے گر کر سڑک کے کنارے ایک نالے کے پاس گر پڑا۔ اُدھر سے لڑکے دوڑے، اِدھر سے پٹھان ڈرائیور بھاگا اور چند منٹ بعد ہانپتے ہوئے شکاری جن کے چہرے جوش اور مسرت سے بھرپور سبحان تیری قدرت کا راگ الاپ رہے تھے۔

اس کے پورے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی اور گھبرا کر دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔ اُف یہ انسان! آہ یہ تفریح!۔ کبھی بے جان جانوروں کا شکار کر کے ان کو زندگی سے محروم کر دیتا ہے۔ تفریح کے نام پر! کبھی اپنے ہی بھائیوں کا خون بہاتا ہے عدل وانصاف کے نام پر!۔ سیٹھ جی اس کی بزدلی پر ہنس رہے تھے۔ اجی! کیا لونڈیوں کی طرح آنسو بہا رہے ہو!۔ '' سیٹھ صاحب نے مسکرا کر کہا تھا مگر اس کی آنکھیں بھر آئیں اور وہ ساکت بیٹھا تھا۔ اب آسمان کا سہانا پن اور اس کا حسن، زمین کی خوب صورتی اس سے غائب ہو گئی تھی اور انسان کی بے دردی اور ہوس ننگی ہو کر اس کے سامنے ناچ رہی تھی۔ روکو! روکو۔ روکو!

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:43 PM

پھر گاڑی رکی۔ پھر شکاری بھاگے۔ پھر شرارے چمکے۔ پھر آوازیں گونجیں۔ پھر زندگی سے بھرپور کئی جانیں انسان کی تفریح کی بھینٹ چڑھ گئیں۔

صاحب زادے! ایک طرف دوڑے کہ شکار کئے ہوئے پرندوں کو اٹھا لائیں۔ ڈرائیور دوسری طرف بھاگا جہاں اس نے ایک پرندے کو زخمی حالت میں دیکھا تھا۔ وہ کار سے اتر کر اس کھلیان کے پاس جا کھڑا ہوا جہاں کچھ دیہاتی کسان کھڑے ان شکاریوں کے متعلق باتیں کر رہے تھے، اور پھر اس نے دیکھا کہ ایک ننھا سا زخمی تیتر رینگتا ہوا آیا اور بھوسے کے ڈھیر کے نیچے چلا گیا۔ ایک ادھیڑ عمر کے کسان نے کچھ گھبرا کر اس کی طرف دیکھا اور دو تین پولے اس کے اوپر رکھ دئے۔ وہ سر اٹھائے ان سہمے ہوئے پرندوں کو اڑاتا ہوا دیکھ رہا تھا جو مہذب انسان کے اس محبوب ہتھیار سے ڈر کر اونچے اونچے اور اونچے اڑے چلے جا رہے تھے جہاں وہ اس مخلوق سے محفوظ رہ سکیں جو اپنے کو انسان کہتا ہے۔

اتنے میں تینوں شکاری یہاں آن پہنچے۔ ان کے ہاتھوں میں دو مردہ پرندے لٹک رہے تھے اور تیسرے کی تلاش میں سرگرداں تھے جو ان کو کھانے کے لئے نہیں اپنے جذبہ شوق و جوش کی تسکین، تفریح کی تلاش میں شکار کرتے ہیں۔

وہ بگڑ رہے تھے۔ بڑبڑا رہے تھے۔ دھمکیاں دے رہے تھے۔ لالچ دے رہے تھے ''کہاں گیا ہمارا شکار! یہیں کہیں ہے۔ تم لوگوں نے اسے چھپا دیا ہے! ڈھونڈو ہم تمہیں پانچ روپیہ دیں گے۔''

وہ ایک نوجوان زخمی تیتر کو تلاش کرنے لگے۔ پانچ روپیہ کا دلاسا ان غریبوں کے لئے معمولی نہ تھا۔ اور وہ ادھیڑ کسان اس پولے کے پاس بیٹھا بظاہر بڑا پُرسکون نظر آ رہا تھا مگر اس کی پتلیاں بے قراری سے اوپر نیچے ہو رہی تھیں اور چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔

پھر وہ تینوں دوسری طرف دوڑ گئے۔ تیتروں کا ایک اور حسین جوڑا دور کسی کھیت میں چہچہا رہا تھا۔ وہ وہیں کھڑا رہا۔ ''بابا''

''ہاں بیٹے۔''

''تم اس کی مرہم پٹی کرو گے نا؟''

''کس کی'' ''زخمی تیتر کی بابا''

اس نے حیرانی سے دیکھا۔ موٹر نشین شکاریوں میں انسان بھی مل جاتے ہیں!!

بوڑھے نے پولے کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک سہمی ہوئی مجروح ننھی سی جان کو نکالا اور سینے سے لگا لیا۔

''ہاں بیٹے۔ میں اس کا علاج کروں گا۔ اچھا ہو جائے گا۔''

''تم عظیم ہو بابا!'' اس کی آنکھیں جانے کیوں بھر آئیں۔

''کیا کہا بابو۔''

''کچھ نہیں۔ تم انسان ہو، سچ مچ انسان!''

اس نے جھک کر بڈھے کے میلے ہاتھ کو جس میں زخمی پرندہ تڑپ رہا تھا آنکھوں سے لگا لیا!

''ارے آؤ نا بھئی۔ وہاں کیا کر رہے ہو؟'' سیٹھ صاحب نے پکارا۔ وہ آہستہ آہستہ موٹر کی سمت چل پڑا۔

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:43 PM

I الفاظ معانی اور اشارے:

قوس وقزح : بارش کے دنوں میں آسمان پر دکھائی دینے والی رنگین پٹی

حسین	:	خوب صورت	ساکت	:	خاموش
سوندھی	:	بھینی بھینی	لرز جانا	:	ڈر جانا
قصباتی	:	دیہات۔قریہ	امنگ	:	خواہش
نر	:	مرد	چہکار	:	آواز
دردناک	:	کرب ناک۔تکلیف نما	بھینٹ چڑھنا	:	زد میں آنا
سرد	:	ٹھنڈی	لونڈی	:	نوکرانی۔لڑکی
شرارے	:	بجلیاں	سرگرداں	:	پریشان
لاسا	:	خواہش	پُرسکون	:	مطمئن
سہنا	:	ڈرنا	مجروح	:	زخمی

II خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) بے وقت کی بارش نے موسم .....کر دیا تھا
(خوش گوار پریشان مسحور)

(2) بچے کی اسکول کی .....کی فیس کا بوجھ اسے کچلے دے رہا تھا۔
(چار ماہ پانچ ماہ تین ماہ)

(3) سیٹھ صاحب کلرک کی ..... پر ہنس پڑے
(عقل مندی کمزوری بزدلی)

(4) ادھر سے لڑکے دوڑے، اِدھر سے پٹھان .....بھاگا
(نوکر ڈرائیور سیٹھ)

(5) اف یہ.....! آہ یہ اس کی تفریح!
(انسان حیوان فرشتے)

III۔ مختصر جوابات لکھئے:

(1) بے وقت کی بارش کا خوش گوار منظر اپنے الفاظ میں لکھئے؟

(2) کلرک کے ساتھی اس پر رحم کھا کر کیا کہتے تھے؟

(3) سیٹھ نے کلرک کی بزدلی پر کیوں ہنسا؟

(4) زخمی تیتر کو کسان نے کس طرح سے چھپا؟

(5) '' تفریح '' اس افسانہ سے آپ کو کیا سبق ملا؟

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:43 PM

اکائی 2

اردو قواعد

فعل اور اس کی قسمیں

کلمہ یا لفظ (Word) کے متعلق آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کو معنی دار لفظ (Articulate) اور دوسرے کو بے معنی لفظ (Inarticulate) کہتے ہیں، اسی طریقہ سے ''کلمہ'' یعنی معنی دار لفظ کی تین قسمیں ہوتی ہیں جو یہ ہیں۔ اسم، فعل، حرف۔
'' اسم'' کے بارے میں آپ نے گزشتہ اکائی میں پڑھا ہے۔ اب ہم '' فعل'' کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

ان مثالوں پر غور کیجئے

احمد روٹی کھاتا ہے ساجد نے نظم سنائی حماد نے قرآن پڑھا راشد آئے گا
سمیہ نے نعت یاد کی حمیدہ امتحان لکھ رہی ہے لڑکے میدان میں کھیلتے ہیں امین کل بنگلور جائے گا

مذکورہ مثالوں میں کھاتا ہے، سنائی، پڑھا، یاد کی، لکھ رہی ہے، کھیلتے ہیں، آئے گا، جائے گا، ہو رہی ہے یہ سب الفاظ مختلف زمانوں میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کر رہے ہیں، اسی کو اردو قواعد میں '' فعل'' کہتے ہیں۔
اس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے۔

فعل : (Verb) وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھ میں آئے۔ فعل کے تین زمانے ہوتے ہیں

یعنی آج گذرا ہوا کل آنے والا کل
جیسے : احمد کھایا سلیم کھیلتا ہے ماجد پڑھے گا

ان مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فعل کی تین قسمیں ہیں

(1) ماضی Pasttense گذرا ہوا زمانہ
(2) حال Presentense موجودہ زمانہ
(3) مستقبل Future Tense آنے والا زمانہ

فاعل (Subject)

اس کے علاوہ کام کرنے والے کو '' فاعل'' Subject کہتے ہیں جیسے رحیم نے روٹی کھائی. شاہد نے سبق پڑھا۔ ہوا چلی
ان مثالوں میں رحیم شاہد ہوا فاعل ہیں

مفعول : (Object) اس کلمے کو کہتے ہیں جس پر فاعل کے فعل یعنی کام کا اثر واقع ہو جیسے اکبر نے سانپ مارا
استاد نے اردو پڑھائی ارشاد نے گوشت کھلایا۔ ان جملوں میں سانپ، اردو، گوشت مفعول ہیں۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:44 PM

اس کے علاوہ بھی فعل کی اور قسموں کو آپ نیچے دی گئی مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

صبح سویرے اٹھو۔ نماز کے لئے وضو کرو۔ قرآن مجید پڑھو۔ دیر تک مت سو۔ باہر مت جاؤ۔ یہ نہ کرو۔

'' اٹھو'' ، '' کرو'' ، '' پڑھو''۔ ان الفاظ میں کام کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے ، اس کو'' فعلِ امر'' کہتے ہیں۔

''مت سو'' ، '' مت جاؤ''، '' نہ کرو'' ۔ ان الفاظ میں کام کرنے سے روکا گیا ہے اس کو ''فعل نہی'' کہتے ہیں۔

''کھائیں'' ، '' روئیں'' ، '' کھیلیں'' ، ان الفاظ میں کام کے حالیہ زمانے اور آنے والے زمانے میں ہونے کا امکان پایا جاتا ہے۔ ایسے فعل کو ''فعل مضارع'' کہتے ہیں۔

فعل امر (Imperative) : وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

فعلِ نہی (Negative) : وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے سے روکا گیا ہو

فعلِ مضارع (Aorist Verb) : وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا حال اور مستقبل میں پایا جائے۔

مشق :

(1) کلمہ یا لفظ کتنے طرح کا ہوتا ہے؟

(2) لفظ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(3) درج ذیل مثالوں میں معنی دار، بے معنی لفظ ، اسم ، فعل اور حرف الگ کیجئے۔

پانی وانی کھانا وانا کتاب وتاب قلم ولم حامد کھائے گا

احمد کے سر پر ٹوپی ہے۔ محمود نے مچھلی پکڑی۔ اسلم نے زید کو مارا۔ شبیر عثمانیؒ نے قرآن کی تفسیر لکھی۔

(4) فعل کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھئے۔

(5) فعل کی چھ قسمیں کیا کیا ہیں؟

(6) زمانے کے لحاظ سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں۔ مثالوں کے ساتھ لکھئے۔

(7) درج ذیل مثالوں میں فعل کی قسمیں الگ الگ کر کے لکھئے:

احمد نے روٹی کھائی۔ عائشہ سوئے گی۔ اردو کتاب مت بیچو۔

رحیم اخبار پڑھتا ہے۔ ہر دن قرآن پڑھ۔ رمضان نیکیوں میں گزاریں۔

وحید انگریزی پڑھتا ہے۔ توصیف حساب کر رہا ہے۔ ابرار لکھے گا۔ عمارہ ٹمل پڑھتی ہے۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:44 PM

اکائی 3

حصّۂ نظم

چاندنی رات کا منظر مثنوی

میر غلام حسن حسنؔ



سیکھنے کے مقاصد

- شاعری کی ایک صنف ''مثنوی'' سے طلبہ کو متعارف کروانا۔
- چاندنی رات کے دلکش منظر سے لطف اندوز ہونا۔
- کسی کی شخصیت سے متاثر ہو کر اس کی خوبیوں کو اپنانا۔
- اپنے کلام میں میر حسنؔ کے انداز بیان اور موثر اسلوب کو اپنانے کی کوشش کرنا۔

مثنوی کی تعریف

ایسی نظم جو دو دو ہم قافیہ مصرعوں پر مشتمل ہو، جس میں زیادہ تر عشق و عاشقی کے قصے اور کہانیاں یا تصوف و اخلاق کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ واقعہ نگاری، منظر نگاری اور کردار نگاری مثنوی کی اہم خصوصیات ہیں۔ اردو میں طویل اور مختصر دونوں طرح کی مثنویاں لکھی گئی ہیں۔ طویل مثنویوں میں میر حسنؔ کی سحر البیان اور پنڈت دیا شنکر نسیمؔ کی گلزار نسیم مشہور ہیں اور مختصر مثنویوں میں میر تقی میرؔ کی مثنویاں پیش کی جاتی ہیں۔ مثنوی میں ہر قسم کے مضامین نظم کئے جا سکتے ہیں۔

شاعر کا تعارف

میر غلام حسن نام، اور حسنؔ تخلص ہے۔ 1736ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے اپنے والد میر غلام حسین ضاحکؔ کے ساتھ فیض آباد پھر لکھنو چلے آئے اور آپ کو شاعری وراثت میں ملی۔ آپ کی اس مثنوی میں اپنے زمانے کی تہذیب و معاشرت کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

وہ سنسان جنگل، وہ نورِ قمر
وہ براق سا ہر طرف دشت و در
وہ اُجلا سا میدان، چمکتی سی ریت
لگا نور سا چاند تاروں کا کھیت

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:45 PM

درختوں کے پتے چمکتے ہوئے
خس و خار سارے جھمکتے ہوئے
درختوں کے سائے سے مہہ کا ظہور
گرے جیسے چھن چھن کے چھلنی سے نور
وَیا یہ کہ جوگن کا منہ دیکھ کر
ہوا، نور، سائے کا، ٹکڑے جگر
گیا ہاتھ سے بین سن کرجو دل
گئے سایہ و نور آپس میں مل
وہ صورت خوش آئی جو اس نور کی
دل اپنے پر سائے نے منظور کی
ہوا بندھ گئی اُس گھڑی اس اصول
بسیرا گئے جانور اپنا بھول
درختوں سے لگ لگ کے بادِ صبا
لگی وجد میں بولنے واہ وا
کِدارے کا عالَم یہ تھا اُس گھڑی
کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی

حاصل کلام

شاعر اپنی اس مثنوی میں چاندنی رات میں جنگل کے ایک دلکش منظر کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ جنگل میں اگر چہ کہ سناٹا چھایا ہوا تھا لیکن آسمان پر چاندنی ہونے کے سبب وہ جگمگا رہا تھا، وہاں کے میدان میں پھیلی ہوئی ریت کے ذرے ایسے چمک رہے تھے جیسے چاند تاروں کا ایک ہرا بھرا کھیت ہو، جنگل کی ہر چیز، پیڑ پودے، گھاس پھوس، کانٹے وغیرہ نور میں نہائے ہوئے معلوم ہو رہے تھے، وہاں کے پتوں سے چاندنی اس طرح چھن چھن زمین پر گر رہی تھی جیسے چھلنی سے آٹے کے بجائے نور برس رہا ہو۔

شاعر جوگن کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ چاندنی کا کمال ہے یا رات کے سناٹے میں اکیلی بیٹھی بین بجا رہی جوگن کے حسن کا جادو ہے کہ ہر چیز چاندنی میں دھلی ہوئی معلوم ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے سایہ کی سیاہی بھی روشنی سے منور ہو چکی ہے، گویا اندھیرے اور اجالے کو اپنے دل پر قابو نہیں رہا اور کالے سایہ کو یہ خوب صورت جوگن اتنی پسند آ گئی کہ اس نے اپنے دل میں اسے جگہ دے دیا۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:45 PM

اسی طرح شاعر راگنی کدارے کے سحر کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ نجم النساء اپنی بین پر نہایت دل سوز اور پر اثر انداز میں ایسے کدارا بجا رہی تھی جیسے اس نے ہر چیز پر جادو کر دیا ہو، اس کی آواز میں ایسا اثر تھا کہ جانوروں نے اپنے گھر کا راستہ بھلا دیا اور اسی میں کھو بیٹھے، ہوا مستی اور طرب کے عالم میں ''واہ واہ'' کر کے داد دے رہی تھی، تو چاندنی اس راگ کے اثر سے اپنی سدھ بدھ کھو بیٹھی اور بے ہوشی کے عالم میں وہ ہر طرف بکھری پڑی تھی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

سنسان	:	سناٹا	قمر	:	چاند
براق	:	برف جیسا سفید	دشت	:	جنگل
در	:	دروازہ۔گھر	خس	:	سوکھی گھاس
خار	:	کانٹا	جھمکنا	:	چمکنا۔دمکنا
مہہ	:	ماہ کا مخفف۔چاند	ظہور	:	ظاہر ہونا
و	:	اور	خوش آئی	:	پسند آئی
سائے نے منظور کی	:	سائے نے اپنے دل میں بٹھالیا	اصول	:	طور طریقہ۔ڈھنگ
بسیرا	:	رات ٹھہرنے کی جگہ	بادِ صبا	:	صبح کی ٹھنڈی ہوا
وجد	:	مستی۔بے خودی کا عالم	کِدارے	:	ایک راگنی کا نام
گھڑی	:	ساعت	غش	:	بے ہوشی

II اضداد :

نور	×	ظلمت	اجالا	×	اندھیرا
خار	×	گل	بھول	×	یاد

III واحد جمع :

نور	+	انوار	درخت	+	درختوں
سایہ	+	سائے	گھڑی	+	گھڑیاں

IV مناسب ترین الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) وہ سنسان جنگل، وہ نور .....

(الف) کوکب (ب) شمس (ج) قمر

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:45 PM

(2) وہ براق سا ہر طرف ..... ودر

(الف) بہشت (ب) دشت (ج) طشت

(3) ..... بندھ گئی اس گھڑی اس اصول

(الف) ہوا (ب) پانی (ج) غذا

(4) بسیرا گئے ..... اپنا بھول

(الف) حیوان (ب) انسان (ج) جانور

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے۔

(1) وہ اجلا سا میدان، چمکتی سی ریت
لگا نور سا چاند تاروں کا کھیت

(2) کدارے کا عالم یہ تھا اس گھڑی
کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی



VI مختصر جوابات لکھئے:

(1) جوگن کون تھی؟ اور جنگل میں کیوں گئی ہوئی تھی؟

(2) شاعر نے چاندنی کو کن چیزوں سے تشبیہ دی ہے؟

(3) شاعر نے جوگن کے حسن کی کس طرح تعریف کی ہے؟

(4) سایہ کو جوگن کی خوب صورتی کیسے پسند آئی؟

(5) جوگن کے راگ سے جنگل کی مختلف چیزوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

VII تفصیلی جواب لکھئے :

میر حسنؔ کی مثنوی کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

حدیثِ نبوی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین کلام وہ ہے جو مختصر ہو اور بامعنی ہو''۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا ''غنیٰ مال و دولت کی کثرت کا نام نہیں ہے بلکہ اصل غنیٰ دل کی بے نیازی کا نام ہے''۔

حضور ﷺ نے فرمایا ''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے افضل ترین شاخ کلمہ طیّبہ لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ اور حیاء ایمان کا ایک خصوصی شعبہ (حصہ) ہے''۔

10 urdu reader Unit-2
Wednesday, February 20, 2019 5:31:45 PM

اکائی 3

حصّۂ نثر

اردو زبان کا آغاز وارتقاء

حافظ ابرار الحق حسنؔ

سیکھنے کے مقاصد



- اردو زبان کے آغاز اور اس کی ترقی کے متعلق جاننا۔
- مادری زبان کی اہمیت وافادیت کو جاننا۔
- دلی اور دکن میں اردو زبان کی بتدریج ترقی کے تعلق سے طلبہ کو واقف کرانا۔
- اردو زبان وادب کی ترویج واشاعت میں صوفیاء کرام کے اہم کردار کو اجاگر کرنا۔

اردو زبان وادب کے طالب علم کے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ اردو زبان کا آغاز کہاں اور کس زمانے میں ہوا۔ ایک رائے یہ ہے کہ اردو اکبر کے زمانے میں پیدا ہوئی اور شاہ جہاں کے زمانے میں فروغ پائی۔ مولانا محمد حسین آزاد آبِ حیات میں یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ اردو زبان برج بھاشا سے نکلی اور شاہ جہاں کے عہد میں تکمیل کے مرحلہ کو پہنچی۔ سید سلیمان ندویؒ کہتے ہیں کہ اردو زبان کا آغاز سندھ سے ہوا کیوں کہ مسلمان پہلے پہل بڑی تعداد میں اسی خطہ میں آکر آباد ہوئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اردو اس وقت نکھرنی شروع ہوئی جب مسلمانوں نے اس سرزمین پر قدم رکھا اور اس ملک کے باشندوں سے ان کا میل جول بڑھا۔ یہ واقعہ تقریباً 1000ء کا ہے۔ مسلمان اس سے پہلے ہی ہندوستان آنے لگے تھے۔ قاعدہ ہے کہ مختلف زبانیں بولنے والی قومیں جب ایک دوسرے سے ملتی اور لین دین کرتی ہیں تو ایک نئی زبان کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ لیکن جب تک یہ میل ملاپ اور یہ لین دین بڑے پیمانہ پر نہ ہو لسانی صورتِ حال میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی۔ سندھ میں مسلمان آٹھویں صدی عیسوی میں داخل ہوئے لیکن وہ بھی وہاں کی زبان پر پوری طرح اثر انداز نہ ہو سکے۔ دسویں صدی عیسوی کے آخر میں جب مسلمانوں کی بڑی تعداد یہاں پہنچی اور دہلی نیز اس کے قرب وجوار میں ان کا تسلط قائم ہوا تو لسانی تبدیلیاں بڑی تیزی سے رونما ہونے لگیں۔ اسی سے زبان کا وہ روپ نکھر کر سامنے آیا جسے آج اردو کہا جاتا ہے۔

دسویں صدی عیسوی میں جب مسلمان بڑی تعداد میں شمالی ہندوستان پہنچے تو یہاں جس زبان کا دور دورہ تھا۔ اُس زبان کو کھڑی بولی کہا جاتا ہے۔ اسے ہندوستانی کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔ مسلمان اپنے ساتھ فارسی، ترکی اور عربی کے الفاظ لائے جو کھڑی بولی یا ہندوستانی میں داخل ہونے لگے، جس کے نتیجے میں اردو زبان وجود میں آئی۔ یہی نظریہ پروفیسر مسعود حسین خان نے پیش کیا ہے جو زیادہ

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:53 PM

قابلِ قبول اور معقول نظر آتا ہے۔

تقریباً 1230ء میں خسرو کا کلام وجود میں آتا ہے۔ان کے گیتوں پر تو برج بھاشا کا اثر نمایاں ہے۔لیکن ان کی پہیلیوں، مکرنیوں اور سخنوں میں کھڑی بولی کا استعمال ملتا ہے۔کہیں کھڑی بولی اور برج بھاشا کا امتزاج نظر آتا ہے۔ان کا ایسا کلام بھی موجود ہے جس میں ایک مصرعہ فارسی کا ہے تو دوسرا مقامی بولی کا ہے۔

اس نئی زبان کی ترقی میں اس بات کو بڑا دخل تھا کہ دلی کی فوجوں میں مختلف علاقوں کے لوگ ملازم تھے۔ان میں ہندو بھی شامل تھے اور مسلمان بھی۔یہ لوگ آپس میں بات چیت کے لئے یہ نئی ملی جلی زبان اردو استعمال کرتے تھے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ اردو شروع میں عسکری (لشکری) زبان رہی ہے۔اردو کے معنی ترکی زبان میں لشکر اور فوج ہی کے ہیں۔لیکن اس زبانِ اردو پر سب سے بڑا احسان بزرگانِ دین کا ہے جنہوں نے اپنا پیغام عوام وخواص کے دلوں تک پہنچانے کے لئے اپنی وعظ ونصیحت کی مجلسوں میں اس کا استعمال کیا۔

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی تصانیف میں مقامی الفاظ ملتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ انہوں نے مقامی زبان میں دوہے بھی کہے ہیں۔ان کے مرید حضرت خواجہ امیر خسروؒ نے تو اردو زبان کی تشکیل میں نہایت اہم خدمات انجام دی ہیں۔ان کو اردو زبان کا اولین شاعر کہا جاتا ہے۔دلی اور اس کا آس پاس کا علاقہ اس نئی زبان کا اصلی مرکز ہے۔فوجی دستوں کے ساتھ یہ زبان دکن پہنچتی ہے اور اس طرح یہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔یعنی (۱) قدیم اردو دکن میں اور (۲) قدیم اردو شمالی ہند میں، دلی کی یہ زبان جب دکن پہنچتی ہے تو وہاں کی مقامی زبانوں کے اجنبی ماحول میں ایک علاحدہ راستہ پر ترقی پاتی ہے۔دکن میں اس کا پہلا مرکز دولت آباد تھا جو مرہٹی علاقہ میں ہے۔

بہمنی سلطنت کے قیام کے ساتھ دکن کا مرکز کنٹری علاقہ میں گلبرگہ منتقل ہو جاتا ہے۔سلطنت بہمنیہ کے ٹکڑے ہو جانے پر آگے دکن میں دو مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔تلنگی کے علاقے میں گول کنڈہ اور کنڑی کے علاقے میں بیجاپور۔اردو کا دکنی ادب انہی دو مرکزوں میں پھلتا پھولتا اور ترقی کی انتہا کو پہنچتا ہے۔

شمالی ہندوستان اور دکن کی اردو میں ایک بڑا فرق ہے وہ یہ کہ شمالی ہندوستان میں اردو زبان تیزی سے ترقی کرتی ہے اور ایک عوامی زبان بن جاتی ہے مگر وہ ادبی زبان نہیں بن پاتی کیوں کہ وہاں سرکاری زبان کی حیثیت فارسی کو حاصل تھی۔چند شاعر اس زبان میں شعر بھی کہتے ہیں مگر سنجیدگی سے نہیں، صرف تفریح کے طور پر۔جب کہ یہی زبان دکن میں بادشاہوں کی زبان ہے۔اور اس میں شاعری وہاں کے شعراء کے لئے قابلِ فخر چیز ہے۔دکن کے ایک بڑے شاعر ولی دکنی کا سفرِ دہلی ان کی شاعری میں ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔اس سفر کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کی زبان صاف ہوتی اور نکھرتی چلی جاتی ہے۔قدیم دکنی الفاظ کم ہوتے جاتے ہیں اور فارسی الفاظ کا اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اردو کا پہلا صاحبِ دیوان شاعر محمد قلی قطب شاہ ہے جو قطب شاہی سلطنت کا ایک عظیم فرماں روا تھا۔اور اردو کی پہلی نثری تصنیف گلبرگہ کے ایک بڑے صوفی حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ کی کتاب ''معراج العاشقین'' ہے۔اردو زبان میں سب سے پہلا بامحاورہ قرآن کا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے تیسرے فرزند حضرت شاہ عبدالقادر دہلویؒ کا ہے۔اردو زبان کا پہلا اخبار حضرت ٹیپو سلطان شہیدؒ نے اپنے پایہ تخت سری رنگا پٹنم سے جاری کیا۔

جدید اردو ادب کا آغاز سرسید احمد خان نے کیا وہ با مقصد ادب کے قائل تھے۔ان کی خواہش تھی کہ شعر وادب سے زندگی کو سنوارنے اور بہتر بنانے کا کام لیا جائے۔وہ چاہتے تھے کہ کوئی شاعر ایسی نظم لکھے جو قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کر سکے۔آخر کار خواجہ الطاف حسین حالؔی نے

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:54 PM

ایک مسدس ''مدوجزرِاسلام'' کے نام سے لکھ کر یہ خدمت انجام دی۔سرسید اس نظم کو اپنے لئے توشہ ٔ آخرت سمجھتے تھے۔

سرسید خود ایک اچھے نثر نگار تھے۔انہوں نے سائنٹفک سوسائٹی قائم کی جس کا مقصد مفید کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنا تھا۔رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کر کے انہوں نے اپنے اصلاحی مشن کو تقویت پہنچائی۔انہوں نے اور ان کے رفقاء نے اردو نثر میں ایسی جان ڈال دی کہ اردو زبان میں ہر موضوع پر علمی مضامین لکھے جانے لگے۔اس لئے انہیں جدید نثر کا بانی کہا جاتا ہے۔ان کے رفقاء میں مولانا حالؔی، علامہ شبلی نعمانی، مولوی نذیر احمد، مولوی محمد حسین آزاد، مولوی ذکاءاللہ، محسن الملک، وقار الملک اور مولوی چراغ علی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

مولانا حالؔی نے شاعری کے نئے اصول مرتب کئے اور افادیت و مقصدیت کو شرطِ اول قرار دیا۔لاہور میں مولانا محمد حسین آزادؔ اور مولانا الطاف حسین حالؔی نے ایسے مشاعرے کی بنیاد ڈالی جس میں طرحی غزلیں کہنے کے بجائے مختلف موضوعات و عناوین پر نظمیں پیش کی جاتی تھیں۔اسی لئے محمد حسین آزادؔ اور مولانا حالؔی جدید اردو نظم (شاعری) کے بانی سمجھے جاتے ہیں۔

سرسید چاہتے تھے کہ شعر و ادب سے سوتی ہوئی قوم کو بیدار کرنے کا کام لیا جائے۔وہ خود ایک بلند پایہ نثر نگار تھے۔نثر میں یہ کام انہوں نے خود کیا، ان کی فرمائش پر حالؔی نے مسلمانوں کو جگانے کے لئے ایک مسدس لکھی جس کا ذکر اوپر بھی ہوا ہے۔آگے چل کر یہ کام بڑے پیمانے پر علامہ اقبالؔ نے کیا اور اپنی شاعری سے قوم میں بیداری کی ایک نئی روح پھونک دی، یہ سلسلہ آگے چلتے ہوئے اردو زبان ترقی کی منزلوں پر مزید آگے بڑھ رہی ہے۔اب تو اردو میں ہمہ قسم کے علوم و فنون کا بیش قیمت سرمایہ موجود ہے، جس سے مستفید ہونے کی آج ہر ایک کو ضرورت ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

تکمیل	:	پورا ہونا	آغاز	:	شروع۔ابتداء
خطہ	:	علاقہ	نکھرنا	:	چمکنا
میل جول	:	تعلقات	لسان	:	زبان
قرب و جوار	:	آس پاس	تسلط	:	غلبہ، اقتدار
رونما ہونا	:	ظاہر ہونا	فروغ پانا	:	ترقی پانا
امتزاج	:	دو چیزوں کا مرکب	ملازم	:	نوکر
تشکیل	:	شکل دینا	اولین	:	پہلا
دیوان	:	کلام (شاعری) کا مجموعہ	نثر نگار	:	نثر لکھنے والا
تقویت پہنچانا	:	مضبوط بنانا	موضوع	:	عنوان
افادیت	:	فائدہ کا ہونا	مقصدیت	:	بامقصد ہونا

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:55 PM

II واحد جمع :

رائے	+	آراء		خیال	+	خیالات
باشندہ	+	باشندے		زبان	+	زبانیں
لفظ	+	الفاظ		معنی	+	معانی
مصرعہ	+	مصرعے		فوج	+	افواج
ملازم	+	ملازمین		مرکز	+	مراکز
شعر	+	اشعار		سفر	+	اسفار
ترجمہ	+	تراجم		رفیق	+	رفقاء
مضمون	+	مضامین		موضوع	+	موضوعات
عنوان	+	عناوین		نصیحت	+	نصائح

III اضداد :

آغاز	×	انجام		شمال	×	جنوب
وجود	×	عدم		معقول	×	نامعقول
ترقی	×	تنزل		عوام	×	خواص
ابتداء	×	انتہاء		مفید	×	مضر

IV مناسب ترین جوابات لکھئے:

1۔ مولانا محمد حسین آزاد کی کتاب ..... ہے

(الف) آبِ حیات (ب) حیاتِ جاوید (ج) یادگارِ غالب

2۔ بقولِ سید سلیمان ندوی اردو زبان کا آغاز ..... سے ہوا۔

(الف) عرب (ب) سندھ (ج) لکھنو

3۔ دسویں صدی میں شمالی ہندوستان میں بولی جانے والی زبان کا نام .....ہے۔

(الف) فارسی (ب) کھڑی بولی (ج) برج بھاشا

4۔ ..... میں خسرو کا کلام وجود میں آیا۔

(الف) 1220 (ب) 1230 (ج) 1240

5۔ شمالی ہند میں اردو زبان کو ادبی حیثیت دینے والے شاعر .....

(الف) ولی دکنی (ب) سراج اورنگ آبادی (ج) محمد قلی قطب شاہ

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:55 PM

V جوڑ لگائیے:

الف	ب
اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر	مولانا الطاف حسین حالؔی
کھڑی بولی	سرسید احمد خان
مسدس ''مدوجزرِ اسلام	ہندوستانی
قرآن کا پہلا بامحاورہ ترجمہ	محمد قلی قطب شاہ
جدید اردو نثر کے بانی	شاہ عبدالقادر دہلویؒ



VI مختصر جوابات لکھئے :

(1) سندھ میں مسلمان کس صدی عیسوی میں داخل ہوئے؟

(2) دسویں صدی عیسوی میں شمالی ہندوستان میں کس زبان کا دور دورہ تھا؟

(3) امیر خسرو کے کلام میں کن زبانوں کا امتزاج نظر آتا ہے؟

(4) اردو زبان پر سب سے زیادہ کس طبقہ کا احسان ہے؟

(5) دکنی اردو ادب نے کن دو مرکزوں میں نشو ونما پائی؟

(6) دکن کے ایک بڑے مشہور شاعر کا نام لکھئے۔

VII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) اردو کے سلسلہ میں پروفیسر مسعود حسین خان کا نظریہ پیش کیجئے۔

(2) اردو زبان کے آغاز و ترقی پر سیر حاصل بحث کیجئے۔

اسلامی مہینوں کے نام

محرم الحرام	صفر المظفر	ربیع الاول	ربیع الثانی
جمادی الاول	جمادی الآخر	رجب المرجب	شعبان المعظم
رمضان المبارک	شوال المکرّم	ذی القعدہ	ذی الحجہ

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:55 PM

اکائی 3

غزلیات

غزل

مومن خان مومنؔ

سیکھنے کے مقاصد

- دل کے ٹوٹنے پر غم کی کیفیت کا اظہار کرنا۔
- مروت و پاسداری کے جذبے کو ابھارنا۔
- دلی سکون حاصل کرنے کے لئے صرف اللہ کی یاد میں رہنا۔
- اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں پر غور و فکر کر کے اس کی وحدانیت کا اقرار کرنا۔

شاعر کا تعارف

اس غزل کے شاعر کا نام محمد مومن خان اور مومنؔ تخلص ہے۔ مومنؔ 1800ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حکیم غلام نبی خان تھا۔ آپ کا خاندانی پیشہ طبابت تھا چنانچہ آپ نے اپنے والد سے علم طب کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ مومنؔ کو ریاضی نجومی، موسیقی اور شطرنج میں بھی مہارت حاصل تھی۔ آپ ایک خوش حال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، اس لئے انہوں نے شاعری کو ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ مومنؔ نے اردو غزل میں ایک اچھوتے انداز کی بنیاد ڈالی اور اپنی بات کہنے کا ایک علیحدہ ڈھنگ نکالا۔ انھیں تشبیہوں اور استعاروں کے استعمال میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ برتنے کا بہت سلیقہ آتا تھا۔ نازک خیالی اور مضمون آفرینی کلام مومنؔ کی اہم خصوصیات ہیں۔ وہ معمولی سی بات کو بھی اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ اس سے لطف حاصل ہوتا ہے۔ مومنؔ نے 1851ء میں وفات پائی۔



مومن خان مومنؔ

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا

پڑا ہے مرنا بس اب تو ہم کو جو اس نے خط پڑھ کے نامہ بر سے
کہا کہ گر سچ یہ حال ہوتا تو دفتر اتنا رقم نہ ہوتا

وصال کو ہم ترس رہے تھے جو اب ہوا تو مزا نہ پایا
عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اس کو رنج و الم نہ ہوتا

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:56 PM

جہانِ تنگ و ہجومِ وحشت غرض کہ دم پر بری بنی تھی
کہاں میں جاتا نہ جی ٹھہرتا کہیں جو دشتِ عدم نہ ہوتا

مگر رقیبوں نے سر اٹھایا کہ یہ نہ ہوتا تو بے مروت
نظر سے ظاہر حیا نہ ہوتی حیا سے گردن میں خم نہ ہوتا

وصال تو ہے کہاں میسر مگرخیالِ وصال ہی میں
مزے اڑاتے ہوس نکلتی جو ساتھ اندازِ رَم نہ ہوتا

ہوا مسلماں میں اور ڈر سے نہ درسِ واعظ کو سن کے مومنؔ
بنی تھی دوزخ بلا سے بنتی عذابِ ہجرِ صنم نہ ہوتا

حاصل کلام

شاعر مومن خان مومنؔ اپنی پیدائش پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کاش میں پیدا نہ ہوتا اور مجھے معشوق کو ستانے کا موقع نہ ملتا۔ دل نہ ہوتا تو دل کے ٹوٹنے کا غم بھی نہ ہوتا۔

دنیا میں آنے کے بعد ہم یہاں پھنس چکے ہیں، محبوب کی یاد میں طویل صفحوں پر مشتمل خط ہم انہیں لکھ کر تو بھیجتے ہیں مگر وہ پڑھے بغیر ہی قاصد سے یہ کہلوا بھیجتے ہیں کہ انہیں اتنے صفحوں پر مبنی خط لکھنے کی صلاحیت ہے تو وہ برے نہیں ہیں۔

ہمارا حال یہ ہے کہ ہم معشوق سے ملنے کے لئے بے قرار رہتے ہیں، جب ان سے ملاقات کا موقع ملا تو ہمیں بڑا عجیب سا لگا کہ انہیں ہم سے ملنے پر خوشی تو دور کی بات بلکہ انہیں تو ہمارے دشمن کے مرنے کا غم ستا رہا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اب بہت تنگ ہو چکی ہے، جس کے سبب ہمیں گھبراہٹ محسوس ہو رہی ہے اور دل کو سنسان علاقوں میں قرار نہیں مل رہا ہے۔ دوسری طرف دشمنوں کا حال یہ ہے کہ وہ فخر و تکبر میں ڈوبے ہوئے مست ہیں، مروت و لحاظ نامی کوئی چیز ان میں نہیں ہے جب کہ میں اپنے محبوب کی آنکھوں میں شرم و حیا محسوس کر کے ان کی گردن جھکی ہوئی دیکھتا ہوں۔

میں تو ان سے ملنے کا بہت آرزومند ہوں لیکن شاید یہ میسر نہیں۔ میں اپنے خواب و خیال میں یہی سوچتا ہوں کہ کم از کم اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے لڑ کر ہی سہی ان کی توجہ پالوں۔

مقطع میں شاعر کہتا ہے کہ ''واعظ کا وعظ اور اس کے جہنم کے عذاب سے ڈرانا'' یہ میرے مسلمان ہونے کی وجہ نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ کچھ اور ہی ہے۔ اگر دوزخ بنی ہوئی ہے تو بننے دو، اس کی تکالیف برداشت کرنے کو میں تیار ہوں۔ لیکن معشوق کی جدائی اختیار کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:56 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

عدم	:	کسی چیز کا نہ ہونا پیدا نہ ہونا		ستم	:	ظلم۔(یہاں مراد) ستانا
وحشت	:	تنہائی، خوف		نامہ بر	:	قاصد
شاد	:	خوش		دفتر	:	مضمون
رقم	:	لکھنا		وصال	:	ملاقات کرنا۔ جاملنا
عدو	:	دشمن		الم	:	تکلیف
جہاں	:	دنیا		ہجوم	:	بھیڑ
رقیب	:	حریف، ہم چشم		رم	:	لڑائی
واعظ	:	وعظ کہنے والا		ہجرِ صنم	:	محبوب سے جدا ہونا

II واحد جمع :

فکر	+	افکار		نامہ	+	نامے
دفتر	+	دفاتر		عدو	+	اعداء
گردن	+	گردنیں		خیال	+	خیالات
عذاب	+	عذابات				

III اضداد :

عدم	×	وجود		غم	×	خوشی
عدو	×	دوست		مروت	×	بے مروتی
رم	×	صلح، امن		دوزخ	×	جنت

IV مصرعوں کو جوڑ لگا کر شعر مکمل کیجئے:

مگر رقیبوں نے سر اٹھایا کہ یہ نہ ہوتا تو بے مروت — بنی تھی دوزخ بلا سے بنتی عذابِ ہجرِ صنم نہ ہوتا

نظر سے ظاہر حیا نہ ہوتی حیا سے گردن میں خم نہ ہوتا — ہوا مسلماں میں اور ڈر سے نہ درسِ واعظ کو سن کے مومنؔ

وصال تو ہے کہاں میسر مگر خیالِ وصال ہی میں — مزے اڑاتے ہوس نکلتی جو ساتھ اندازِ رَم نہ ہوتا

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:56 PM

III V بحوالۂ متن تشریح کیجئے۔

(الف) عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا

(ب) پڑا ہے مرنا بس اب تو ہم کو جو اس نے خط پڑھ کے نامہ بر سے
کہا کہ گر سچ یہ حال ہوتا تو دفتر اتنا رقم نہ ہوتا

VI مختصر جوابات لکھئے:



(1) شاعر محبوب کو کب ستا نہیں پاتا تھا؟
(2) شاعر نے نامہ بر کے ذریعہ اپنے محبوب کو کیا بھیجا؟
(3) محبوب سے ملنے پر شاعر کو خوشی کیوں نہیں ہوئی؟
(4) دشمنوں میں مروت نام کی کوئی چیز کیوں نہیں پائی جاتی؟
(5) مقطع میں شاعر کیا کہتا ہے؟

عملی سرگرمی :



مومن خان مومنؔ مجازی عشق کے شاعر ہیں استاد کی مدد سے جواب لکھئے۔

رہ نمائی : حامد کو ریلوے اسٹیشن کے راستہ کی رہبری کیجئے۔ یہاں ایک سڑک کا نقشہ دیا گیا ہے، اس کی مدد کے لئے تین ہدایات دیجئے

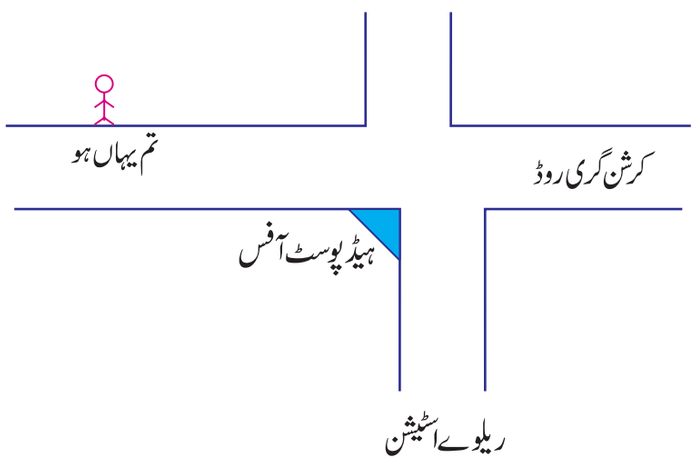

جواب : (1) سیدھے جایئے۔
(2) دائیں ہاتھ کی طرف مڑیئے اور آگے بڑھئے۔
(3) تم آخر میں ریلوے اسٹیشن کو پاؤ گے۔

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:57 PM

اکائی 3
سرسری مطالعہ

جڑواں بھائی

ڈاکٹر کلیم اللہ

ایک شہر میں دو جڑواں بھائی رہتے تھے، بہت ہی ناز ونعم میں پلے ہوئے، رشتہ داری سے زیادہ آپس میں گہری دوستی تھی۔ ایک دن شکار کھیلنے جنگل نکل پڑے۔ ہرن سامنے آیا چھوٹے بھائی نے تیر سے نشانہ بازی کی مگر غلط نکلا۔ دونوں بھائی اس ہرن کا پیچھا کرتے رہے۔ شام کے وقت بڑے بھائی نے جو تیر مارا، ہرن لڑکھڑا کر گر پڑا۔ گھوڑوں سے دونوں اترے، ہرن کو ذبح کیا، لکڑیاں چنیں، کباب بھنا، اور دونوں سیر ہو کر کھائے۔

رات کافی ہوگئی تھی، سوچا کہ اسی صحراء میں رات گذار دی جائے۔ خیر انہوں نے ایک آبی چشمہ کے قریب موجود ایک سایہ دار درخت کے نیچے اپنے سفر کا سامان رکھا۔ چھوٹا بھائی بڑا متین، سنجیدہ، ذی شعور اور عقل مند تھا۔ بڑے بھائی نے کہا، آج ہم تمہاری عقل کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ بتاؤ! اس وقت یہاں سے ہمارے شہر کا فاصلہ کتنا ہے؟ یہ سمت کون سی ہے،؟ کباب کی اتنی لذت آج یہاں کیسے؟۔ اس نے جواب دیا کہ شہر یہاں سے سو کوس دور ہے۔ کیونکہ بار ہا ہمارا تجربہ ہے کہ ہمارا گھوڑا تمام دن میں سو کوس اسی چال سے پہنچتا ہے۔ سمت ستاروں سے ثابت ہے کہ شمال ہے۔ رہا کھانے پانی کا لطف تو یہ وقت کی تبدیلی کے سبب ہے۔

پھر آپس میں طے پایا کہ یہ جنگل سنسان ہے، یہاں درندے اور موذی جانور جیسے سانپ، بچھو، شیر، بھیڑئے کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اگر ہم دنوں سو گئے تو خدا جانے کیا ہو، تین پہر باقی ہے، ڈیڑھ پہر ہم جاگیں گے، پھر تم جاگنا، پہلے بڑے بھائی نے آرام کیا، چھوٹے نے پہرہ داری کا کام سرانجام دیا۔ تیر وکمان ہاتھ میں اٹھائے ٹہلنے لگا، ایک درخت پر دیکھا کہ دو جانور آپس میں اپنی اپنی تعریفیں کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ شخص جانوروں کی بولی سمجھتا تھا۔ ایک بولا، میرے گوشت میں یہ تاثیر ہے کہ جو اُسے کھائے گا لعل (ہیرا) دوپہر کے بعد اگلے گا، پھر اس کے منہ سے ہر مہینہ ایک ایک لعل نکلے گا۔ دوسرا بولا جو شخص میرا گوشت کھائے گا اسی روز بادشاہ ہو جائے گا۔ وہ یہ باتیں سن کر نہایت خوش ہوا۔ تیر و کمان تو موجود تھا ہی، نشانہ لگایا اور دونوں گر پڑے۔ اس نے اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔ لکڑیاں سلگا کر آگ بھڑکائی اور کباب بھونے، جس کے گوشت میں سلطنت کا ذائقہ محسوس ہوا، اسے خود کھایا، دوسرے پرندے کا گوشت بھائی کے واسطے اٹھا رکھا۔ پھر ایسا خوش ہوا کہ تمام شب اس نے پاسبانی کی، بڑے بھائی کو جگا کر تکلیف نہ دی۔ چھوٹے نے رات کے بچے کباب بڑے بھائی کے روبرو رکھے، اس نے کھالیا۔ دو گھڑی دن چڑھے جب لعل اگلا تب چھوٹے بھائی نے سمجھا کہ ہم نے بہت تدبیر کی۔ لیکن معاملہ الٹا نکلا۔ بڑے بھائی کی قسمت میں سلطنت آئی اور لعل چھوٹے بھائی کے حصہ میں۔ بڑے بھائی نے اس لعل کو اٹھایا اور بازار کا رخ کرتے ہوئے کہا کہ تم گھوڑوں کے پاس رہو، میں اسے بیچ کر آتا ہوں۔

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:57 PM

جس دم وہ شہر کے دروازے پر پہنچا انسانوں کا ایک جم غفیر نظر آیا۔اس ملک کا معمول یہ تھا کہ جب وہاں کا بادشاہ انتقال کر جاتا تو زیارت کی رسم کے بعد وزیر اعظم کے ہمراہ، صبح سویرے تخت لے کر دروازے پر آ پہنچتے، سب سے پہلے جو مسافر اس دن باہر سے ملک میں داخل ہوتا، اسے بادشاہ بناتے تھے۔لوگ تخت لئے منتظر تھے۔ یہ داخل ہوا، سب نے اسے تخت پر بٹھایا، نذریں دیں۔دھوم دھڑاکے سے دیوانِ خاص میں داخل کیا۔سلطنت کی خوشی اور بادشاہت کی حصولی پر اُس دن اسے بھائی کا خیال نہ آیا۔

دوسرے دن تخت پر رونق افروز ہوا اور جیسے ہی لعل دیکھا بھائی یاد آیا، فوراً جاسوس ہرکاروں کو درخت کا پتہ بتا کر روانہ کیا، وہ سب دوپہر تک تمام جنگل کی خاک چھانتے رہے۔نہ آدمی ملا، نہ گھوڑے، وہ بہت کچھ رنجیدہ ہوا، پھر وہ سلطنت کے کاموں میں مصروف ہو کر بھائی کو بھلا بیٹھا۔

ادھر چھوٹا بھائی انتظار ہی میں درخت کے پاس پڑا رہا کہ ایک عجیب وغریب جانور نے اسے پنجہ میں دبا کر اڑا لے گیا، آخر کار جانور تھک کر ایک کنویں پر بیٹھا، یہ چھُٹ کر کنویں میں گر پڑا اور جانور اُڑ گیا۔اتفاق سے اُسی روز ایک قافلہ پانی بھرنے کے لئے کنویں پر آیا۔رسی کے سہارے یہ شخص باہر آیا، لوگوں نے اس کی خوب صورتی دیکھی تو یَا بُشْرٰی ھٰذا غُلامٌ کہا، جب لوگ حال پوچھنے لگے اس نے جیسا موقع دیکھا ویسا بیان کیا۔غرض کہ وہ میر قافلہ کی خدمت میں رہنے لگا، چند ہی روز میں قافلہ منزلِ مقصود پر پہنچا، مہینہ کے ختم پر جوان نے لعل اگلا، قافلہ کے سردار نے اس لعل (ہیرے) کو دیکھ کر فساد برپا نہ ہونے کی خاطر اسے قید کر کے کوتوال کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ اس غلام نے لعل چرایا ہے اُسے سزا دی جائے۔کوتوال نے قاضی سے مسئلہ پوچھا۔اس نے تحقیق کئے بغیر ہاتھ کاٹنے کا فتوی دیا۔مگر اس شہر کا ایک دستور تھا کہ جب کسی شخص پر گناہ ثابت ہو جاتا تو اسے شہزادی کے روبرو حاضر کیا جاتا۔چنانچہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں حاضر کئے گئے۔شہزادی نے پہلے میر قافلہ سے پوچھا، اس نے جو کچھ کوتوال سے کہا تھا، وہی بے کم وکاست پھر عرض کیا۔شہزادی پھر جوان کی طرف متوجہ ہو کر مخاطب ہوئی تو جوان نے کہا کہ میر قافلہ سچا ہے۔لیکن شہزادی عقل مند تھی، اسے شک لاحق ہوا کہ اب تک کسی چور نے حاکم کے روبرو اپنے گناہ کا تو کبھی اقرار نہیں کیا پھر یہ کیسے اقرار کر رہا ہے؟ یہ شاید بے گناہ ہے، کسی خاص بھید کے سبب اس نے اقرار کیا ہوگا! جوان کو قید میں ڈالا گیا اور قافلہ کو صبح حاضری کا حکم ملا۔

رات میں شہزادی نے جوان کو بلا کر سارا ماجرا دریافت کیا تو اس نے از اول تا آخر سارا قصہ سنا کر شہزادی کو مطمئن کر دیا۔صبح سویرے بادشاہ کے سامنے دونوں پیش ہوئے، فیصلہ یہ ٹھہرا کہ ایک مہینہ اس جوان کو قید میں رکھا جائے، اگر دوسرا لعل اگلے تو سمجھا جائے یہ سچا ہے۔مہینہ ختم ہونا چاہتا تھا کہ جوان نے عرض کیا کہ میں کل لعل اگلوں گا۔پھر صبح لعل اگلا۔سب کو حیرت ہوئی اور شہزادی کو فرحت ومسرت، شہزادی کے اشارے پر اسے دربار میں ملازمت مل گئی اور اس نے بہت جلد دربار میں قربت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی اور ہر ماہ لعل اگل کر بادشاہ کی خدمت میں پیش کرتا رہا۔آخر کار شہزادی سے اس کی شادی طے پائی وریہ دونوں خوشی خوشی زندگی بسر کرنے لگے۔

ایک بار ایسا ہوا کہ بڑے بھائی کے ایلچی (قاصد) کا کسی تقریب میں یہاں آنا ہوا، لعل وجواہر کا ذکر ہوا تو ایلچی نے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس بھی ایک لعل اسی رنگ وڈھنگ کا ہے۔یہ بات سن کر بادشاہ نے وہی لعل جو جوان کے سینہ اور منہ سے نکلے تھے دس بارہ ایلچی کو دکھائے۔وہ بھی جواہر شناس تھا۔کہہ اٹھا کہ قبلۂ عالم! رنگ وروپ، نقشہ ان کا ایک جیسا ہے، اتنا فرق ہے کہ وہ ہاں ایک ہے، یہاں ایک سے ایک بہتر وبرتر ہے۔بادشاہ نے جوان کی طرف اشارہ کیا کہ یہ میرا فرزند ہے! جو ہر مہینہ ایک لعل اگلتا ہے۔ایلچی نے غور سے اسے دیکھا، اپنے بادشاہ کے مشابہ پایا۔خیر رخصت ہوا، جب بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کہہ اٹھا کہ جس بادشاہ کے پاس گیا تھا، ایک نیا ماجرا دیکھا کہ وہاں

100
95
75
25
5
0
10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:58 PM

جواہر اور لعل کی کان ہے اور وہ لعل کا پتلا اپنے پاس رکھتا ہے، جو ہر مہینہ ایک لعل اگلتا ہے۔

یہ سنتے ہی اسے یقین ہوا کہ یہی میرا بھائی ہے۔ اسی وقت وہ بادشاہ کو خط لکھا کہ اس فرزندِ ارجمند کو ادھر روانہ کرو، ہمیں اس کو دیکھنے کا شوق تڑپا رہا ہے اور ایک پوشیدہ خط اپنے بھائی کو بھی لکھا کہ آج تک تیری جدائی سے بادشاہی تخت بہت ہی بدتر اور فقیروں کا بستر جیسا لگتا ہے۔ اب ایلچی سے اس خوش خبری کو سن کر دل کو سکون ملا، آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوئی۔

ایلچی سے کہا کہ یہ خط بادشاہ کے حوالہ کیا جائے جب کہ یہ دوسرا خفیہ خط اس نوجوان کو اکیلے میں دے دیا جائے، بھائی نے محبت بھرا خط پڑھا شروع میں گھبراہٹ محسوس کی، لیکن خون نے جوش دکھایا اور اسی دن سفر پر آمادہ ہوگیا، آخر کار وہ اپنی بیوی شہزادی کو لے کر بذریعۂ آبی جہاز روانہ ہوا۔ راستہ میں ایلچی سے شہر کا نقشہ، راستہ کا پتہ وغیرہ سب پوچھ لیا۔ فرطِ شوق سے دن بھر سفر کرتا رہا، پل بھر کے لئے کسی جگہ ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا۔ جب شہر پہنچنے میں دس بارہ کوس کا فاصلہ باقی رہا جہاز تباہ ہوگیا۔

جہاز کے تباہ ہونے کی اطلاع بڑے بھائی کو جیسے ہی ملی اس نے فوراً ایک ہزار تیز رفتار سوار بھیجا، کسی طرح شہزادی ہاتھ آئی لیکن بھائی کی خبر نہ ملی۔ شہزادی کو بہت ہی زیادہ غم وافسوس ہوا، اور وہ ماتم میں بیٹھ گئی۔

اُدھر جوان تختے کے سہارے بہتا بہتا پیاس اور بھوک کی تکلیف برداشت کرتے ہوئے کئی دن بلکہ کئی ماہ وسال بعد دریا کے کنارے پہنچا۔ پوچھتا پوچھتا شہر میں داخل ہوا۔ بادشاہ کو خبر پہنچی، روبرو طلب کیا۔ زمانہ کی طوالت، عمر کی درازی کے سبب پہچان نہ سکا۔ شہزادی کو طلب کیا گیا، اسے بھی تامل ہوا۔ وہ شخص بولا، پہر بھر کا حصہ باقی ہے۔ آج لعل اگلنے کا دن ہے، پھر تم سب لوگ میری حقیقت پہچان لوگے۔ بادشاہ کو یقین ہوا کہ اگر یہ جھوٹا ہوتا تو ایک پہر کا وعدہ نہ کرتا۔

شہزادی نے کہا میں اس سے ایک معمہ پوچھتی ہوں۔ اگر بدیہہ جواب ملا تو بے شک تذبذب دور ہوجائے گا، پوچھنے لگی۔ بھلا وہ کیا چیز ہے جسے مسلمان، یہود و نصاریٰ سب انسان کھاتے ہیں مگر جب اس کا سر کاٹ دو تو زہر ہوجائے گا، کوئی نہ کھائے اور خدانخواستہ اگر کوئی کھالے جو کھائے تو فوراً مرجائے۔

جوان نے ہنس کر کہا بس اتنا ہی۔ اس کا نام تو قسم ہے۔

بادشاہ یہ سن کر بغل گیر ہوا، اس نے لعل اگلا، شادیانے بجے، بچھڑے ملے، اور سب مل کر خوشی خوشی رہنے لگے۔

نوٹ: لفظ ''قسم'' کا سر یعنی ق نکال دیں تو ''سم'' کا لفظ باقی رہتا ہے جس کے معنی زہر کے ہیں۔ اس طرح کی بات کو پہیلی کہتے ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

نازونعم	:	عیش وعشرت	صحراء	:	ریگستان۔جنگل
لذت	:	مزہ۔	لطف	:	مزہ
سنسان	:	غیر آباد	گزندہ	:	نقصان پہنچانے والی چیز
تاثیر	:	اثر	سلگانا	:	جلانا
پاسبانی	:	نگرانی	جم غفیر	:	بہت بڑی جماعت

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:59 PM

رونق افروز ہونا	:	بیٹھنا	خاک	:	مٹی
بشریٰ	:	خوشخبری	غلام	:	لڑکا
میرِ قافلہ	:	قافلہ کا سردار	کوتوال	:	پولیس
بھید	:	راز	ملازمت	:	نوکری
ایلچی	:	قاصد	جواہر شناس	:	ہیرے جواہرات کی پہچان رکھنے والا
فرزند	:	لڑکا، بیٹا	پوشیدہ	:	چھپا ہوا
خفیہ	:	چھپا ہوا	فرطِ شوق	:	شوق کی زیادتی
تباہ	:	برباد	طوالت	:	لمبائی۔درازی
معمہ	:	پہیلی	بچھڑنا	:	گم ہو جانا

II مناسب ترین جواب منتخب کر کے لکھئے:

(1) ایک دن شکار کھیلنے دونوں ..... نکل پڑے۔

(1) صحراء (2) بیابان (3) جنگل

(2) ہمارا گھوڑا تمام دن میں ..... کوس اسی چال سے چلتا ہے۔

(1) سو (2) ہزار (3) لاکھ

(3) میرے گوشت میں یہ تاثیر ہے کہ جو کھائے گا وہ ہر مہینہ ..... اگلے گا

(1) لعل (2) سیپ (3) موتی

(4) چھوٹا بھائی انتظار میں ..... کے پاس پڑا رہا۔

(1) حجر (2) درخت (3) بحر

(5) جب کسی شخص پر گناہ ثابت ہوتا تو اسے .....کے روبرو حاضر کیا جاتا۔

(1) شہزادہ (2) بادشاہ (3) شہزادی



III درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) ایک دن دونوں بھائیوں نے کہاں جانے کا ارادہ کیا ؟

(2) دونوں جانوروں نے اپنے اپنے گوشت کی کیا تاثیر بتائی؟

(3) چوری کی سزا سنائے جانے کے بعد بھی ملک کا کیا دستور تھا؟

(4) بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو کیا لکھا؟

(5) شہزادی نے اپنے محبوب شوہر کو کیسے پہچانا؟

IV۔ تفصیلی جواب دیجئے۔

1۔ جڑواں بھائی کی کہانی کو اپنے الفاظ میں پیش کیجئے۔

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:59 PM

اکائی 3

اردو قواعد

معنی کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

علی آیا　　میں گیا　　سلمیٰ مسکراتی ہے　　کبوتر اڑتا ہے

اوپر دی گئی مثالوں میں علی، میں، سلمیٰ، کبوتر فاعل ہیں۔ آیا، گیا۔ مسکراتی ہے۔ اڑتا ہے۔ فعل ہیں۔ فعل اور فاعل کے ملنے سے آپ کو پوری بات سمجھ میں آ گئی ہوگی۔ ایسے فعل کو ''فعلِ لازم'' کہتے ہیں۔ آپ فعل لازم کی تعریف اس طرح کر سکتے ہیں۔

فعلِ لازم Intransitive : وہ فعل ہے جس کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو۔

اس کے علاوہ بعض اوقات فعل کے ساتھ فاعل کے ملنے سے بات پوری طرح سمجھ میں نہیں آتی، اسے مفعول کی بھی ضرورت پڑتی ہے جیسے: بلی چوہے پکڑتی ہے۔ شمیمہ انار کھاتی ہے۔ آپ نے چائے پی۔ وہ اخبار پڑھیں گے۔ ہم میچ دیکھنے گئے۔ ان جملوں میں چوہے، انار، چائے، اخبار، میچ مفعول ہیں۔ پکڑتی ہے۔ کھاتی ہے۔ پی۔ پڑھیں گے۔ دیکھنے گئے۔ یہ فعل کہلاتے ہیں۔ یعنی ہر جملہ میں فعل کا اثر صرف فاعل تک محدود نہیں رہا بلکہ اسے فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کو اصطلاح میں متعدی کہتے ہیں۔

فعلِ متعدی Transitive : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچے۔

آیئے اس کی دو اور قسموں پر ایک نظر دوڑائیں :

(1) **فعلِ معروف** : (Active voice) اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو اور بات پوری طرح سمجھ میں آ جائے۔

جیسے اکبر نے شیر کو مارا۔　ساجد نے مضمون لکھا۔　سلمیٰ نے کتاب پڑھی۔　آدم نے تقریر کی۔　شاداب نے اردو پڑھا۔

اوپر دی گئی مثالوں میں مارنے والا، اکبر ہے۔ یہ فاعل ہے۔ اور جس کو مارا گیا ہے، شیر ہے، وہ مفعول ہے۔ اسی طرح مارا۔ لکھا۔ پڑھی۔ کی۔ پڑھا۔ یہ سب فعل ہیں اور ان فعلوں کے فاعل (اکبر۔ ساجد۔ سلمیٰ۔ آدم۔ شاداب) معلوم ہیں۔ ایسے فعل کو فعلِ معروف کہتے ہیں۔ ان جملوں میں فعل ماضی کے ساتھ نے کا استعمال کر کے فعلِ معروف بنایا گیا ہے۔

(2) **فعلِ مجہول** (Passive voice) : وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو بلکہ مفعول معلوم ہو۔

جیسے : مارا گیا۔　مضمون لکھا گیا۔　آٹا پس گیا۔　کھڑکی کھولی گئی۔

ان جملوں میں فعل یعنی مارا گیا۔ لکھا گیا۔ پس گیا۔ کھولی گئی۔　مارا۔ مضمون۔ آٹا۔ کھڑکی یہ مفعول ہیں۔

یہاں فاعل کا ذکر نہیں ہے۔ ایسے فعل کو فعلِ مجہول کہتے ہیں۔

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:27:59 PM

سوالات :

(1) معنوی لحاظ سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں لکھئے؟

(2) فعل متعدی کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ لکھئے۔

(3) ذیل کے جملوں سے فعل لازم اور فعل متعدی الگ کیجئے:

ہم دیکھتے ہیں	رشید دوڑتا ہے	محمود کو سنایا گیا	حامد آیا
بچی روتی ہے	تم نے خط لکھا	کتاب اٹھائی گئی	بہن سے پوچھا گیا
کامران نے نظم پڑھی	چوری پکڑی گئی		

(4) فعل معروف سے فعل مجہول بنائیے:

اکبر نے سبق پڑھا	حامد نے روٹی کھائی	زید نے کتاب چرائی
زاہد نے غزل سنائی	امجد نے سانپ مارا	

پڑھنے کی صلاحیت

ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھئے اور اپنے پڑھنے کی صلاحیت کو بڑھائیے۔

ہندوستان ایک بہت بڑا ملک ہے۔اس کے رقبہ کے اعتبار سے اس کی آبادی بھی بہت زیادہ ہے۔لیکن اس قدر بڑھی ہوئی آبادی کے لئے نوکری اور روزی کمانے کے وسائل جو ہمارے ملک میں موجود ہیں۔وہ نہایت ہی کم اور نا کافی ہیں۔جس کی وجہ سے یہاں کے بے شمار لوگ بے روزگاری اور بے کاری کا شکار ہیں۔بے کاری اور بے روزگاری کا مفلسی، بھوک اور بیماری سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔اس کا اثر ایک طرف تو بے روزگار افراد اور ان کے گھرانے کے لوگوں کی جہالت اور پریشانی کی شکل میں ہوتا ہے تو دوسری طرف بھوک، غریبی، مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے طرح طرح کی اخلاقی اور سماجی خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔چوری، دھوکہ، بے ایمانی اور گداگری کا ایک بڑا سبب لوگوں کی بے کاری اور بے روزگاری ہی ہے۔

اس کے علاوہ آج لوگوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آج کل کے اکثر نوجوانوں نے تعلیم کا مقصد نوکری اور سرکاری عہدہ حاصل کرنا ہی سمجھ لیا ہے حالانکہ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں سارے تعلیم یافتہ افراد کے لئے نوکریاں فراہم ہونا آسان بات نہیں ہے۔اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ اگر تعلیم یافتہ نوجوان ذرا سی ہمت سے کام لے کر چھوٹی موٹی صنعت یا تجارت شروع کریں تو نہ صرف یہ کہ ان کی بے روزگاری دور ہوگی، بلکہ وہ دوسرے بے روزگاروں کے لئے بھی مناسب روزگار فراہم کرسکیں گے۔

ہندوستان کی مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے ''خود روزگار اسکیم'' کے تحت تعلیم یافتہ بے روزگار جوانوں کو بینکوں سے قرضہ دینے کی اسکیم شروع کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے نوجوان نوکریوں اور سرکاری ملازمتوں کے پیچھے دوڑنے کی بجائے خود ہی اپنا کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کرسکیں۔اس اسکیم سے نوجوان تعلیم یافتہ لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

بہر حال کسی بھی ملک میں بے روزگاری کسی بھی طرح اور کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔آج امریکہ جیسے صنعتی اور ترقی یافتہ ملک میں بھی لاتعداد بے روزگار موجود ہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ذرا سی جدوجہد اور کوشش سے بے روزگاری میں کافی حد تک کمی ضرور آسکتی ہے۔

اس کے لئے نئی نئی صنعتیں قائم کرنی چاہئے۔مشینوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے، ہنرمندی اور دستکاریوں پر زور دینا چاہئے کیونکہ مشینوں کی بڑھتی ہوئی تعداد خود بھی بے روزگاری کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔

10 urdu reader Unit-3
Thursday, February 21, 2019 6:28:00 PM

اکائی 4

حصّۂ نظم

ترانۂ اردو

محمد یعقوب اسلم

سیکھنے کے مقاصد

- اردو زبان کو مادری زبان کی حیثیت سے سکھانا۔
- اردو زبان کی چاشنی اور ادبیت کو محسوس کرانا۔
- مادری زبان سے محبت پیدا کرانا۔
- اردو زبان سیکھنے کا طلباء کے اندر ذوق وشوق پیدا کرنا۔

شاعر کا تعارف

یعقوب اسلم 18 رجولائی 1945ء کو بہ مقام آلنگائم پیدا ہوئے۔ یعقوب اسلم دارالسلام عمر آباد کے فارغ التحصیل ہیں۔ عربی، فارسی اور اردو زبان سے گہری واقفیت رکھتے ہیں۔ کلام کے مطالعہ سے ان کی غیر معمولی ذہانت اور تبحر علمی کا پتہ چلتا ہے۔ ان کی شعری تخلیقات میں نئے احساس، نئی فکر اور نت نئے زاویوں کی دھیمی آنچ آسمانوں کی طرف سر اٹھاتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ روایت کی پاس داری نے انہیں ایک زمانے تک اپنی ذات کے خول سے باہر نکلنے نہیں دیا۔ لیکن بعد میں ان کی شاعری کے تیور نئی جلوہ سامانیوں سے آراستہ اور مزین ہوئے۔ ان کی مندرجۂ ذیل تصانیف منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ اردو گرامر، اردو محاورات اور ضرب الامثال، اردو خطوط اور مضامین، معیاری کہانیاں (بچوں کا ادب)، چہروں کی دیوار (افسانوی مجموعہ)، آپؐ سا کوئی نہیں (نعتوں کا مجموعہ)، رسول عربیؐ وغیرہ۔ ان کا انتقال 2011ء میں ہوا۔

ہندوستان کی بیٹی محبوب کل جہاں کی
پہلی پسند ہے یہ ہر پیر و نوجواں کی
باقی اسی زباں سے ہیں رونقیں یہاں کی
ہے ہر زباں سے پیاری اردو زباں ہماری
اردو زباں ہماری، اردو زباں ہماری

آغوشِ مادری میں سیکھا ہے ہم نے اس کو
دل کا لہو پلا کر پالا ہے ہم نے اس کو
سانچے میں دوستی کے ڈھالا ہے ہم نے اس کو

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:38 PM

ہم سب کی ہے دلاری اردو زباں ہماری
اردو زباں ہماری، اردو زباں ہماری

سب کی پسند ہے یہ ہر دل کی جستجو ہے
چرچا اسی زباں کا دنیا میں کو بکو ہے
پھولے پھلے ہمیشہ ہم سب کی آرزو ہے
پھولوں کی کیاری اردو زباں ہماری
اردو زباں ہماری، اردو زباں ہماری

یہ کامیاب ہو کر نکلی ہے ہر امتحاں سے
اس کو مٹانے والے مٹ جائیں گے جہاں سے
گر چھوڑ دو گے اس کو پاؤ گے پھر کہاں سے
کرتی ہے سب سے یاری اردو زباں ہماری
اردو زباں ہماری، اردو زباں ہماری

آتی ہیں یہ دعائیں ہونٹوں پہ میرے ہر دم
یا رب مری زباں کا چرچا ہو عالم عالم
باقی رہے ہمیشہ سارے جہاں میں اسلم
سب بولیں باری باری اردو زباں ہماری
اردو زباں ہماری، اردو زباں ہماری

اس ترانہ کے پہلے 2 بند زبانی یاد کیجئے۔

حاصل کلام

شاعر یعقوب اسلم کہتے ہیں کہ اردو زبان ساری دنیا میں بولی جاتی ہے اور یہ ہر بوڑھے اور جواں کی پہلی پسند ہے۔ ہندوستان کی رونقیں اسی زبان کی وجہ سے باقی ہیں۔

ہم نے اس زبان کو ماں کی گود ہی سے سیکھا ہے، دل کا لہو پلا کر اس کو ہم نے پروان چڑھایا ہے اور دوستی کے سانچے میں ہم نے اس کو ڈھالا ہے۔

اردو زبان سب کی پسند ہے اور ہر ایک آدمی اس کی جستجو میں لگا ہوا ہے۔ ساری دنیا میں اسی زبان کا چرچہ ہے۔ ہر آزمائش سے یہ زبان کامیاب ہو کر نکلی ہے۔ اس کو مٹانے والے مٹ گئے مگر یہ زبان اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ باقی ہے اور عروج کی منزلیں طے کر رہی ہے۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:39 PM

آخر میں شاعر کہتے ہیں کہ میرے ہونٹوں پر بے ساختہ یہ دعائیں آ رہی ہیں کہ اے اللہ! میری زبانِ اردو کا چرچا چار دانگِ عالم میں کر دے۔ تا کہ یہ زبان دنیا میں ہمیشہ پھلتی پھولتی رہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

محبوب	:	پسندیدہ		جہاں	:	دنیا
رونقیں	:	بہاریں		آغوشِ مادری	:	ماں کی گود
پیر	:	بوڑھا		لہو	:	خون
ڈھالا	:	اتارا		امتحان	:	آزمائش
دلاری	:	پیاری		جستجو	:	تلاش
چرچا	:	شہرت		کو بہ کو	:	کونہ کونہ

II واحد جمع لکھئے :

نوجوان	+	نوجوانان		رونق	+	رونقیں
سانچہ	+	سانچے		امتحان	+	امتحانات
دعا	+	دعائیں		چرچہ	+	چرچے

III اضداد لکھئے :

باقی	×	فانی		پیر	×	نوجوان
رونق	×	بے رونقی		دوستی	×	دشمنی
پسند	×	ناپسند		پھول	×	کانٹا
یاری	×	دشمنی		دعا	×	بددعا

IV مناسب ترین جواب منتخب کر کے لکھئے:

(1) ہندوستان کی ..... محبوب کل جہاں کی۔

(الف) بیٹا (ب) بیٹی (ج) بہن

(2) دل کا ..... پلا کر پالا ہے ہم نے اس کو۔

(الف) شربت (ب) پانی (ج) لہو

(3) چرچہ اسی زباں کا ..... میں کو بہ کو ہے

(الف) آخرت (ب) دنیا (ج) عقبیٰ

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:39 PM

(4) کرتی ہے سب سے ..... اردو زباں ہماری۔

(الف) دشمنی (ب) پیار (ج) یاری

(5) ..... رہے ہمیشہ سارے جہاں میں اسلم

(الف) فانی (ب) باقی (ج) زندہ

V جوڑ لگائیے :

الف	ب
باقی اسی زباں سے	ہر دل کی جستجو ہے
سب کی پسند ہے یہ	اردو زباں ہماری
یارب مری زباں کا	پاؤ گے پھر کہاں سے
گر چھوڑ دو گے اس کو	ہیں رونقیں یہاں کی
پھولوں کی کیاری	چرچا ہو عالم عالم

VI بحوالۂ متن تشریح کیجئے :

(1) آغوشِ مادری میں سیکھا ہے ہم نے اس کو
دل کا لہو پلا کر پالا ہے ہم نے اس کو

(2) سب کی پسند ہے یہ ہر دل کی جستجو ہے
چرچا اسی زباں کا دنیا میں کو بہ کو ہے



VII درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے :

(1) اردو زبان کس کی پہلی پسند ہے؟

(2) ہم نے اردو زبان کو کہاں سے سیکھا ہے؟

(3) ہندوستان کی رونقیں کس کی وجہ سے باقی ہیں؟

(4) کس کو مٹانے والے مٹ جائیں گے؟

(5) اردو زبان کے تعلق سے شاعر کے ہونٹوں پر کیا دعائیں آتی ہیں؟



VIII لسانی سرگرمیاں

(1) قافیہ پر غور کیجئے۔

کیاری ہماری دلاری باری یاری

جستجو کو بکو آرزو اردو

(2) اس نظم کو ترنم کے ساتھ سارے طلبہ مل کر پڑھیں۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:39 PM

اکائی 4

حصّۂ نثر

حصول علم کی اہمیت اور اس میں بے توجہی کے نقصانات

ج۔محمد ارشاد خان

سیکھنے کے مقاصد

- حصول علم کی اہمیت سمجھانا۔
- نصب العین کے طے کرنے کی اہمیت کو سمجھانا۔
- طلبہ کو فعال بنانا۔
- طلبہ کو اخلاق اور وقت کی قدر دانی سکھانا۔
- والدین اور اساتذہ کی اطاعت وفرمانبرداری پر طلبہ کو ابھارنا۔

انسان کو اپنے خالق اور مالک کو جاننے اور اس دنیا میں اچھی اور عزت والی زندگی بسر کرنے کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔انسان علم اور تجربے کے ذریعہ اپنی غلطیوں اور لغزشوں کی اصلاح کرسکتا ہے۔جب تک وہ اپنی اصلاح آپ نہیں کرے گا، اس وقت تک وہ اپنے ماتحتوں کی اور معاشرے کی اصلاح نہیں کر سکے گا۔

ہمارا معاشرہ جو کبھی روحانی اور مادّی علوم سے سرفراز تھا، آج اس کی تصویر بہت ہی بگڑی ہوئی ہے۔اس کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ حصول علم کی تمنا اور اپنی اصلاح آپ کے جذبہ میں خاصی کمی، راہ پا گئی ہے۔جس کی وجہ سے ہندوستان میں سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی شرح بہت کم ہے۔

طلبہ معاشرے کا اہم حصہ ہیں۔ان کی توانائیاں اور صلاحیتیں ہمیشہ سے کارگر رہی ہیں، مگر آج کے دور کے طلبہ میں حصول علم کے معاملہ میں تساہل اور بے توجہی عام طور پر نظر آرہی ہے، جس کی وجہ سے وہ حال و مستقبل میں بے روزگاری کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جن لوگوں نے علم سے فائدہ اٹھایا ہے انہوں نے بہت ترقی کی اور معاشرے میں وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے اور لوگوں نے ان کے طرزِ عمل کو اپنایا۔

نوجوانوں میں تعلیم سے بے زاری کے بہت سارے اسباب ہیں۔ ان میں سے اہم اسباب کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے۔

1۔ نصب العین یعنی مقصد متعین نہ کرنا

طلبہ اپنی عمر کا زرّین اور انمول حصہ اسکول کی تعلیم حاصل کرنے میں گذارتے ہیں۔انہیں دسویں جماعت ہی میں اپنے

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:39 PM

مستقبل کے اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔مگر وہ اپنے مستقبل کی زندگی کے مقصد یعنی نصب العین سے بے خبر ہوتے ہیں۔ان کے پیچھے جو توانائیاں مختلف جہتوں سے صرف ہورہی ہیں، وہ انہیں ضائع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔بے مقصد زندگی انسان کے جذبات کو مردہ کردیتی ہے۔ بقول امجد حیدر آبادی

اس نام کی زندگی میں کچھ جان تو ہو گر بن نہ سکے فرشتہ انسان تو ہو

زندگی میں جان پیدا کرنے والی سب سے اہم چیز مقصد کا تعین ہی ہے۔مقصد کے نہ پائے جانے کی وجہ سے طلبہ میں قوت ارادی ختم ہو جاتی ہے۔اسی وجہ سے بعض طلبہ اسکولی تعلیم کو ترک کر کے احساس کمتری اور مایوسی کا شکار ہوکر کم تر اور معمولی ملازمتوں پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں، جس کی وجہ سے مستقبل میں پیش آنے والے مصائب وآلام کا سامنا کرنا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔چنانچہ طلبہ کو چاہئے کی وہ اپنی زندگی کے لئے ایک نصب العین طے کرلیں اور اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کرتے ہوئے مستقبل میں خوش حال اور با مقصد زندگی گزارنے کا عزم کرلیں۔اگر طلبہ نے اپنی زندگی کا ایک مقصد بنالیا اور اسی کے پیچھے اپنی ساری توجہ مرکوز کردی تو لازمی طور پر منزل مقصود تک پہنچ کر اپنی زندگی کو کامیاب کرلیں گے۔

2۔ کاہلی اور سستی

طلبہ میں تعلیم سے بے توجہی کا دوسرا سبب کاہلی اور سستی ہے۔ کاہلی اور سستی انہیں آج کے کام کو کل پر ٹالنے کا عادی بنادیتی ہے اور ''پھر کبھی'' کا فارمولہ انہیں اپنے زہریلے جال میں جکڑ لیتا ہے۔ اور وہ ''کل کی مرغی سے آج کا انڈا بھلا'' کے محاورے کے مصداق بن جاتے ہیں۔مستقبل کی زندگی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

سستی و کاہلی نوجوانوں کے لئے بطور خاص طلبہ کے لئے نہایت ہی مہلک اور تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔اللہ تعالی نے ہر انسان کے اندر بہت ساری صلاحیتیں رکھی ہیں۔طلبہ کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر کی پوشیدہ صلاحیتوں کو تلاش کریں اور اپنے آپ کو نا اہل اور ناکارہ بنا کر مایوسی یا غلط روی کا شکار ہونے سے بچائیں اور غلط اور بری صحبت کے بھی شکار ہونے سے بچیں۔سستی اور کاہلی طلب کو درج ذیل باتوں کو عمل میں لاکر دور کرسکتے ہیں۔

- دوران تدریس اسباق کا غور سے سننا۔
- ہوم ورک کا صحیح طریقے سے کرنا۔
- سبق کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔
- سستی اور کاہلی کو چھوڑ کر اپنے آپ کو ہمیشہ فعّال رکھنا۔
- اسکول میں پڑھائے گئے اسباق کا گھر میں بیٹھ کر بار بار اعادہ کرنا۔
- اپنے اندر پائی جانے والی پوشیدہ صلاحیتوں اور قوتوں کو پہچان کر انہیں اجاگر کرنا۔
- ہمیشہ اپنے آپ کو چاق و چوبند، تندرست اور صحت مند رکھنا۔
- اسباق میں پیدا ہونے والے اشکالات کو اپنے اساتذہ سے حل کرانا۔
- اساتذہ جو کچھ پڑھاتے ہیں اسے اپنے ذہن میں بٹھانا اور اسے اپنی کاپی میں محفوظ کرنا۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:40 PM

3۔ تساہل یا ٹال مٹول

طلبہ کے اندر تعلیم سے بے زاری اور بے توجہی کا تیسرا سبب تساہل ہے۔تساہل (Procrastination) سے مراد، مزاج اور خواہش نفس کے مطابق غیر اہم چیز کو زیادہ اہمیت دینا ہے۔طلبہ اہم سے اہم ترین کاموں کو موڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے یا مناسب وقت اور سکون کے لمحات کے انتظار میں چھوڑ دیتے ہیں۔

آج کل طلبہ کو تساہل میں بکثرت مبتلا کرنے والی چیزیں انٹرنیٹ اور سیل فون ہیں۔طلبہ اپنے بیشتر وقت کو سیل فون اور انٹر نیٹ کے غلط استعمال میں ضائع کر دیتے ہیں۔اپنی راتوں کی نیندیں محض فلموں، گیمس اور دیگر غلط اور ناجائز چیزوں کے دیکھنے کی نذر کر دیتے ہیں۔

طلبہ کو چاہئے کہ تساہل کو ختم کرتے ہوئے کلاس روم میں پڑھائے جانے والے اسباق کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہیں۔اساتذہ کی محنت اور دلچسپی کو اپنے لئے مفید بنا کر طلبہ نہ صرف اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکتے ہیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی تباہی سے بچا سکتے ہیں جب امتحان سر پر آ کھڑا ہو تو اس وقت گھبراہٹ میں مبتلا نہ ہوں بلکہ پہلے ہی سے مستعد رہ کر پوری محنت کرتے ہوئے اسے آسان بنانے کی فکر کریں۔

طلبہ کی زندگی پر تساہل کے برے اثرات، اعتماد اور عزت میں کمی، والدین، اساتذہ، اہل خاندان اور خیر خواہوں کے ساتھ تنازعات، احساس کمتری، شرمندگی، خود ملامتی، اضطراب، گھٹن اور جسمانی تکلیف یا بیماری کی شکل میں مرتب ہوتے ہیں۔چنانچہ طلبہ کو چاہئے کہ درج ذیل کاموں کو پوری یکسوئی کے ساتھ انجام دیں۔

- کلاس میں یکسوئی اور توجہ کے ساتھ پڑھیں۔
- گھر پر باقاعدگی سے لکھیں اور پڑھیں۔
- اپنیکیریئر کی پلاننگ کریں۔
- تساہل اور پھر کبھی کے تصور کو چھوڑ دیں۔
- اپنے لئے نیک اور اچھے دوستوں کا انتخاب کریں۔
- روزانہ اپنی زندگی کا احتساب کریں۔
- صبح سویرے اٹھ کر نماز ادا کریں اور اسکول کو جانے کی تیاری کریں۔
- رات میں جلد سو جائیں اور ٹی وی وغیرہ دیکھنے سے مکمل پرہیز کریں، انٹرنیٹ اور سیل فون میں وقت کو ضائع نہ کریں۔
- دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں اور فضول باتوں کی وجہ سے اپنے پڑوسیوں اور دیگر محلے والوں پر بار گراں نہ بنیں۔
- اپنے والدین، اساتذہ اور خیر خواہوں کی نصیحتوں کو خاطر میں لاتے ہوئے اپنی اصلاح کر لیں، وغیرہ، وغیرہ۔

4۔ بداخلاقی

طلبہ کی تعلیم سے بے زاری اور اس سے بے توجہی کا چوتھا سبب بداخلاقی ہے۔نوجوان اور طلبہ کے اخلاق آج کل بہت بگڑے ہوئے ہیں۔اللہ تعالی نے نبی اکرم ﷺ کو اخلاق عالیہ کی تعلیم دینے کے لئے اس دنیا میں نبی و رسول بنا کر بھیجا۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:40 PM

چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔ ''مجھے اخلاق کی تعلیم کو مکمل طور پر دینے کے لئے بھیجا گیا ہے''۔
آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ صرف ملت اسلامیہ ہی کیلئے نہیں، بلکہ ساری انسانیت کے لئے نمونہ ہیں۔طلبہ ونوجوانوں کو چاہئے کہ وہ فلم ایکٹرس، کھلاڑیوں، خدا بیزار اور بے دین لوگوں کو اپنا آئیڈیل اور رول ماڈل بنانے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کا اسوہ اختیار کریں۔یہی راستہ دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت دلانے والا ہے۔

لباس، پوشاک اور وضع قطع کو پروقار بنائیں۔

5 وقت کی ناقدری

تعلیم سے بےتوجہی کا ایک اہم سبب وقت کی ناقدری بھی ہے۔وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔اس کا غلط استعمال دنیا اور آخرت دونوں جگہوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ وقت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے اردو کا مشہور محاورہ زبان زد خاص و عام ہے،''گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں''،''وقت برف کی ایک سل کی مانند ہے''۔ جو مسلسل پگھلتی رہتی ہے۔طلبہ اگر وقت کا صحیح طریقے سے استعمال نہیں کریں گے تو انہیں ہر جگہ ناکامی اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑے گا۔کسی بھی کام کی تکمیل کے لئے وقت کی اہمیت کے ساتھ دلچسپی کا بھی ہونا ضروری ہے جس کی وجہ سے بہت ساری صلاحتیں پیدا کر سکتے ہیں۔لہذا انہیں چاہئے کہ اپنے اوقات کو درج ذیل طریقوں سے استعمال کریں:

- وقت پر اسکول جائیں
- اسکول کا اور اپنا ہر کام وقت پر کریں۔
- وقت پر نمازیں ادا کریں۔
- مشکلوں کے وقت دوسروں کے کام آئیں۔
- دن اور رات کے اوقات کو بے کار اور لایعنی باتوں اور کاموں میں نہ گذاریں
- اپنے دوستوں کے ساتھ بے وقت کھیل کود میں مصروف نہ ہوجائیں۔
- اپنے اوقات کو کتب خانوں کی مفید اور کارآمد کتابوں سے استفادہ کرنے میں گزاریں۔
- روزانہ کے اخبارات کا ضرور مطالعہ کریں۔
- اپنے مفاد سے بڑھ کر قوم وملت کے مفاد کا لحاظ رکھیں۔

6۔ والدین اور اساتذہ کی ناقدری

طلبہ کی تعلیم سے بےتوجہی اور دوری کا آخری اور اہم سبب والدین، سرپرست حضرات اور اساتذہ کی ناقدری ہے۔طلبہ کے لئے والدین اور اساتذہ اللہ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ان کی قدر ومنزلت صرف اسلام ہی میں نہیں، بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی بہت زیادہ ہے۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:41 PM

اساتذہ اور والدین طلبہ کے لئے ہمیشہ معاون اور ہمدرد ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ اپنے بچوں کی بھلائی اور فائدے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور توانائیوں کو صرف کرتے رہتے ہیں۔ والدین اور اساتذہ کے معاملے میں طلبہ کو درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری اور لازم ہے:

- والدین اور اساتذہ کی قدر کما حقہ کریں۔
- ان کی نصیحتوں کو خاطر میں لائیں۔
- ان کی اطاعت وفرمانبرداری کریں۔
- ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا غلط برتاؤ نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔
- ان کو اپنے حق میں خیر خواہ سمجھیں۔ وغیرہ، وغیرہ۔

الغرض مذکورہ نکات کو اگر طلبہ ہمیشہ اپنی نظر میں رکھیں گے تو یقینی طور پر ان شاءاللہ مستقبل میں ترقی کے زینوں کو طے کرتے چلے جائیں گے۔ اور معاشرے کے لئے ایک اچھا شہری بن کر خوش حال زندگی گذار پائیں گے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

لغزش	:	غلطی	مادی	:	دنیوی
تساہل	:	ٹال مٹول	نصب العین	:	اصل مقصد
قوت ارادی	:	ارادہ کرنے کی قوت	اکتفا کرنا	:	بس کر لینا
مہلک اور تباہ کن	:	برباد کرنے والے	پوشیدہ	:	چھپا ہوا
اشکالات	:	شکوک	اضطراب	:	پریشانی
تنازعات	:	لڑائی جھگڑے	خیر خواہ	:	بھلائی چاہنے والا
احتساب کرنا	:	محاسبہ کرنا	معاون	:	مددگار

II واحد جمع لکھئے :

علم	+	علوم	تجربہ	+	تجربے
غلطی	+	غلطیاں	لغزش	+	لغزشیں
تصویر	+	تصاویر	صلاحیت	+	صلاحیتیں
مقصد	+	مقاصد	جذبہ	+	جذبات
اثر	+	اثرات			

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:41 PM

III اضداد لکھئے :

علم	×	جہل		اصلاح	×	بگاڑ
کاہلی	×	چستی		صحیح	×	غلط

IV مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

1) انسان ..... اور تجربے کے ذریعے اپنی غلطیوں اور لغزشوں کی اصلاح کرسکتا ہے۔

(علم جہل عمل)

2) ..... معاشرے کا اہم حصہ ہیں۔

(طلبہ اساتذہ عمائدین)

3) طلبہ میں تعلیم سے بے توجہی کا دوسرا سبب..... ہے۔

(کاہلی اور سستی چستی ضیاع وقت)

4) کلاس میں یکسوئی اور..... کے ساتھ پڑھیں

(توجہ بلاتوجہ پابندی)

5) والدین اور اساتذہ کی نصیحتوں کو ..... میں لائیں۔

(خاطر خیال لحاظ)



V ذیل کے سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

1) علم کا حصول کیوں لازم ہے؟

2) طلبہ کو اپنا نصب العین یعنی مقصد کا تعین کس جماعت میں لازم ہوتا ہے؟

3) کاہلی یا سستی طلبہ کو کس بات کا عادی بنا دیتی ہے؟

4) تساہل سے مراد کیا ہے؟

5) والدین اور اساتذہ، طلبہ کے حق میں کیا ثابت ہوئے ہیں؟

VI ذیل کے سوالات کے جوابات چار یا پانچ سطروں میں لکھیں۔

1) تساہل کو دور کرنے کے لیے کن باتوں کو عمل میں لانا چاہیے؟

2) طلبہ اور نوجوانوں کو اپنے نمونے کے لیے کس طرح کے لوگوں کا انتخاب نہیں کرنا چاہیے؟

3) طلبہ اپنے اوقات کو کس طرح استعمال کریں؟

4) والدین اور اساتذہ کے معاملے میں طلبہ کو کن باتوں کا لحاظ کرنا چاہیے؟

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:41 PM

اکائی 4

غزلیات

غزل

کاوشؔ بدری

سیکھنے کے مقاصد



- محاسبۂ نفس پر طلباء کو ابھارنا
- خودغرضی سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے خلوص وللّٰہیت اپنانا
- اپنے آپ میں کرم وانصاف جیسی خوبیاں پیدا کرنا
- علم وہنر کو عام کرنا

شاعر کا تعارف



وے پا عبدالرزاق پاشاہ کاوشؔ بدری بہ مقامِ آمبور 3/فروری 1927ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم آمبور میں پائی اور بی اے تک کی تعلیم محمڈن کالج مدراس سے حاصل کی۔ آپ نے ہمیشہ اپنے کلام اور تخلیقات میں عصری رجحانات کو سمونے کی کوشش کی ہے، آپ کی فنی بصیرت، عصری استعداد اور بھرپور صلاحیت کے نقوش ہر جگہ نمایاں ہیں۔ آپ کی تین تصانیف ''مثنوی قبلہ نما''، ''شردھانجلی'' ''کاویم'' منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ آپ کو بہار اردو اکیڈمی کی طرف سے ایوارڈ دیا گیا۔

نہ آئینہ ہو تو چہرہ دکھائی کیا دے گا
خود اپنی ذات کا سایہ دکھائی کیا دے گا

خدا کو دیکھ کے ہم لوگ لائے ہیں ایماں
نظر نہ ہو تو نظارہ دکھائی کیا دے گا

کرم تو خیر ستم کا تو ذکرِ خیر چلے
وگر نہ غیر بھی اپنا دکھائی کیا دے گا

جہاں ہر ایک غرض کے مرض کا مارا ہو
وہاں خلوص توانا دکھائی کیا دے گا

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:42 PM

کمال والے ہیں محتاج بے کمالوں کے
دیارِ سنگ میں ہیرا دکھائی کیا دے گا

کیا ہے جسم کو کاوشؔ نے روح میں تبدیل
کسی کو اس کا سراپا دکھائی کیا دے گا



حاصل کلام

شاعر کاوشؔ بدری اس غزل میں اپنے چہرے اور اپنی ذات کو آئینہ سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آئینہ سے ظاہری خوب صورتی اور بدنما داغ کا جہاں پتہ چلتا ہے وہیں باطنی حسن اور بہترین اخلاق کے حصول کا ہمیں درس بھی ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کو دیکھنے اور غور وفکر کرنے سے ہمیں اس پر ایمان ویقین حاصل ہوتا ہے۔

انسان کے اندر کرم اور ستم دونوں کے جذبات وصفات پائے جاتے ہیں۔ کرم کے ساتھ ساتھ ستم کا ذکر بھی ہونا چاہئے کیونکہ اس سے اپنے اور غیر کی پہچان ہوتی ہے۔ خودغرضی انسان کی ایک بدترین صفت ہے، جس کے اندر یہ بیماری پائی جائے اس سے خلوص وللّٰہیت کی امید کیسے کی جاسکتی ہے۔

اہلِ کمال کو چاہئے کہ وہ اپنا علم و ہنر غیروں کو بھی سکھائیں ورنہ پتھروں کے اس شہر میں ہیرے کا کوئی مقام نہیں ہوگا۔ انہیں خوبیوں اور کمالات کو اپنانے کے لئے شاعر کاوشؔ بدری نے اپنی روح یعنی باطنی خوبیوں کو اپنے جسم یعنی ظاہری خوبیوں کی طرف موڑ دیا ہے۔ کیا دنیا والے اس سراپا کو دیکھ کر اپنے اندر یہ عمدہ صفات پیدا کریں گے ؟

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

نظر	:	دیکھنا	کرم	:	انصاف۔مہربانی
ستم	:	ظلم	خیر	:	بھلی بات
غرض	:	مقصد۔ذاتی فائدہ	مرض	:	بیماری
خلوص	:	اپنائیت۔للّٰہیت	کمال	:	ہنر
دیار	:	علاقہ، ملک	سنگ	:	پتھر
سراپا	:	قد وقامت، شکل وصورت			

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:42 PM

II اضداد :

ایمان	×	کفر	کرم	×	ستم
خیر	×	شر	غیر	×	اپنا
غرض	×	بےغرضی	اہلِ کمال	×	بےکمال
محتاج	×	مستغنی	جسم	×	روح

III واحد جمع :

آئینہ	+	آئینے	چہرہ	+	چہرے
غرض	+	اغراض	مرض	+	امراض
دار	+	دیار	ہیرا	+	ہیرے
جسم	+	اجسام	روح	+	ارواح

IV مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) نہ آئینہ ہوتو ..... دکھائی کیا دے گا

(الف) ہاتھ (ب) پاؤں (ج) چہرہ

(2) خود اپنی ..... کا سایہ دکھائی کیا دے گا

(الف) ذات (ب) پات (ج) نفس

(3) ..... کو دیکھ کے ہم لوگ لائے ہیں ایماں

(الف) ولی (ب) خدا (ج) رسول

(4) نظر نہ ہوتو ..... دکھائی کیا دے گا

(الف) نقارہ (ب) تماشہ (ج) نظارہ

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے

(1) کرم تو خیر ستم کا تو ذکرِ خیر چلے
وگرنہ غیر بھی اپنا دکھائی کیا دے گا

(2) جہاں ہر ایک غرض کے مرض کا مارا ہو
وہاں خلوص تو انا دکھائی کیا دے گا

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:42 PM

VI مختصر ترین جوابات لکھئے :

(1) شاعر کاوشؔ بدری کو ایوارڈ کس نے دیا؟

(2) شاعر نے اپنی ذات کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟

(3) کمال والے کس کے محتاج ہیں؟

(4) ''کاویم'' کس کی تصنیف ہے؟

VI درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات یاد کیجئے:

(1) آئینہ سے ہم کیا دیکھتے ہیں؟

(2) غیر بھی اپنا کب دکھائی دے گا؟

(3) دلوں میں خلوص کب پیدا ہوگا؟

(4) ایمان و یقین ہمیں کیسے حاصل ہوتا ہے؟

(5) کاوشؔ بدری نے جسم کو کس میں تبدیل کر دیا؟

عملی سرگرمی:

آئینہ انسان کی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں لاتا ہے استاد کی مدد سے اس پر ایک نوٹ لکھئے۔

'' فضولیاتِ زندگی کو ضروریاتِ زندگی میں شامل کرنے ہی سے مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سیدھی سادی زندگی گزارنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرلو تو آرام اور سکون ملے گا''

(حضرت مولانا سید عبدالکبیر صاحب مرحوم سابق شیخ التفسیر جامعہ دار السلام عمر آباد)

لسانی سرگرمی : تصویر کو تحریری شکل میں پیش کرنا :

نیچے ایک تصویر دی گئی ہے۔ اس کا بغور مشاہدہ کیجئے اور پانچ جملوں میں اپنا خیال پیش کیجئے۔



1۔ .....

2۔ .....

3۔ .....

4۔ .....

5۔ .....

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:43 PM

اکائی 4

سرسری مطالعہ

گذرا ہوا زمانہ

سرسید احمد خان



برس کی اخیر رات میں ایک بڈھا اپنے اندھیرے گھر میں اکیلا بیٹھا ہے۔ رات بھی ڈراؤنی ہے، اندھیری ہے۔ گھٹا چھا رہی ہے۔ بجلی تڑپ تڑپ کر کڑکتی ہے۔ آندھی بڑے زور سے چلتی ہے۔ دل کانپتا ہے اور دم گھبراتا ہے۔ بڈھا نہایت غم گین ہے۔ مگر اس کا غم نہ اندھیرے گھر پر ہے نہ اکیلے پن پر اور نہ اندھیری رات اور بجلی کی کڑک اور آندھی کی گونج پر اور نہ برس کی اخیر رات پر۔ وہ اپنے پچھلے زمانے کو یاد کرتا ہے اور جتنا زیادہ یاد آتا ہے اتنا ہی غم بڑھتا ہے۔ ہاتھوں سے ڈھکے ہوئے منہ پر آنکھوں سے آنسو بھی بہے چلے جاتے ہیں۔

پچھلا زمانہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھرتا ہے۔ اپنا لڑکپن اس کو یاد آتا ہے۔ جب کہ اس کو کسی چیز کا غم اور کسی بات کی فکر دل میں نہ تھی۔ روپیہ اشرفی کے بدلے مٹھائی اچھی لگتی تھی۔ سارا گھر، ماں، باپ، بھائی، بہن اس کو پیار کرتے تھے۔ پڑھنے کے لئے کتابیں بغل میں لیے مکتب میں چلا جاتا تھا۔ مکتب کا خیال آتے ہی اسے اپنے ہم مکتب یاد آتے تھے، وہ اور زیادہ غمگین ہوتا تھا اور بے اختیار چلا اٹھتا تھا، ہائے وقت، ہائے وقت! ہائے گذرے ہوئے زمانے، افسوس کہ میں نے تجھے بہت دیر میں یاد کیا۔

پھر وہ اپنی جوانی کا زمانہ یاد کرتا تھا، اپنا سرخ و سفید چہرہ، سڈول ڈیل، بھرا بھرا بدن، رسیلی آنکھیں، موتی کی لڑی سے دانت، امنگ سے بھرا ہوا دل۔ ماں باپ کی جب نیکی اور خدا پرستی کی باتیں بتاتے تو یہ کہتا تھا کہ ''اوہ ابھی بہت وقت ہے۔'' اور بڑھاپا آنے کا کبھی خیال بھی نہ کرتا تھا۔ جب اس کو یہ یاد آتا تو وہ افسوس کرتا تھا کہ کیا اچھا ہوتا، اگر میں اس وقت کا خیال کرتا۔ اور خدا پرستی اور نیکی سے اپنے دل کو سنوارتا اور موت کے لئے تیار رہتا۔ آہ وقت گذر گیا، آہ وقت گذر گیا۔ اب پچھتائے کیا ہوتا ہے۔ افسوس میں نے آپ اپنے تئیں ہمیشہ یہ کہہ کر برباد کیا، ابھی وقت بہت ہے۔ ابھی وقت بہت ہے۔

یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ٹٹول ٹٹول کر کھڑکی تک آیا، کھڑکی کھولی۔ دیکھا کہ رات ویسی ہی ڈراؤنی ہے۔ اندھیری گھٹا چھا رہی ہے، بجلی کی کڑک سے دل پھٹا جاتا ہے۔ ہولناک آندھی چل رہی ہے۔ درختوں کے پتے اڑتے ہیں اور تنے ٹوٹتے ہیں۔ تب وہ چلا کر بولا۔ ''ہائے ہائے میری گذری ہوئی جوانی بھی ایسی ہی ڈراؤنی ہے جیسی یہ اندھیری رات، یہ کہہ کر پھر اپنی جگہ آ بیٹھا۔

اتنے میں اس کو اپنے ماں باپ، بھائی بہن، دوست آشنا یاد آئے، جن کی ہڈیاں قبروں میں گل کر خاک ہو چکی تھیں۔ ماں گویا محبت سے اسے چھاتی سے لگائے آنکھوں میں آنسو بھرے کھڑی ہے۔ یہ کہتی ہوئی کہ ''ہائے بیٹا وقت گذر گیا'' باپ کا نورانی چہرہ اس کے سامنے ہے اور

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:43 PM

اس کو یہ آواز آتی ہے کہ، کیوں بیٹا، ہم تمہارے ہی بھلے کے لئے نہ کہتے تھے، بھائی بہن دانتوں میں انگلی دئے خاموش ہیں اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں، دوست آشنا سب غمگین کھڑے ہیں اور کہتے ہیں۔ اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔

ایسی حالت میں اس کو وہ اپنی باتیں یاد آتی ہیں جو اس نے نہایت بے پروائی اور بے مروتی اور کج خلقی سے اپنے ماں، باپ، بھائی، بہن، دوست، آشنا کے ساتھ برتی تھیں۔ ماں کو رنجیدہ کرنا، باپ کو ناراض رکھنا، بھائی بہن سے بے مروت رہنا، دوست آشنا کے ساتھ ہمدردی نہ کرنا یاد آتا تھا اور اس پر ان گلی ہڈیوں میں سے ایسی محبت کا دیکھنا اس کے دل کو پاش پاش کرتا تھا۔ اس کا دم چھاتی میں گھٹ جاتا تھا اور یہ کہہ کر چلا اٹھتا تھا کہ ہائے وقت نکل گیا۔ اب کیوں کر اس کا بدل ہو۔

وہ گھبرا کر کھڑکی کی طرف دوڑا اور ٹکڑاتا، لڑکھڑاتا کھڑکی تک پہنچا، اس کو کھولا اور دیکھا کہ ہوا کچھ ٹھہری ہے اور بجلی کی کڑک کچھ تھمی ہے۔ پر رات ویسی ہی اندھیری ہے۔ اس کی گھبراہٹ کچھ کم ہوئی اور پھر اپنی جگہ آ بیٹھا۔ اتنے میں اس کو اپنا ادھیڑ پن یاد آیا جس میں وہ بہ نسبت بدی کے نیکی کی طرف زیادہ مائل تھا۔ وہ اپنا روزے رکھنا، نمازیں پڑھنا، حج کرنا، زکوٰۃ دینا، بھوکوں کو کھلانا، مسجدیں اور کنویں بنوانا، یاد کر کر اپنے دل کو تسلی دیتا تھا۔

وہ دیکھتا تھا کہ اس کے ذاتی اعمال کا اسی تک خاتمہ ہے۔ بھوکے پھر ویسے ہی بھوکے ہیں، مسجدیں یا تو ٹوٹ کر کھنڈر ہیں، یا پھر ویسے ہی جنگل ہیں، کنویں اندھے پڑے ہیں، کوئی اس کی آواز نہیں سنتا اور نہ مدد کر رہا ہے۔ اس کا دل پھر گھبراتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں نے کیا کیا، جو تمام فانی چیزوں سے دل لگایا۔ یہ پچھلی سمجھ پہلے ہی کیوں نہ سوجھی۔ اب کچھ بس نہیں چلتا۔ اور پھر یہ کہہ کر چلا اٹھتا ''ہائے وقت ہائے وقت! میں نے تجھ کو کیوں کھو دیا۔''

وہ گھبرا کر پھر کھڑکی کی طرف دوڑا۔ اس کے پٹ کھولے تو دیکھا کہ آسمان صاف ہے۔ آندھی تھم گئی ہے، گھٹا کھل گئی ہے، تارے نکل آئے ہیں، ان کی چمک سے اندھیرا بھی کچھ کم ہو گیا ہے۔ وہ دل بہلانے کے لئے تاروں بھری رات کو دیکھ رہا ہے کہ یکا یک اس کو آسمان کے بیچ میں ایک روشنی دکھائی دی اور اس میں ایک خوب صورت دلہن نظر آئی۔ اس نے ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھنا شروع کیا۔ جوں جوں اسے دیکھتا تھا وہ قریب آتی جاتی تھی، یہاں تک کہ وہ اس کے بہت پاس آ گئی۔ وہ اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور نہایت پاک دل اور محبت کے لہجے سے اس سے پوچھا کہ ''تم کون ہو؟'' وہ بولی کہ ''میں ہمیشہ زندہ رہنے والی نیکی ہوں۔'' اس نے پوچھا کہ ''تمہاری تسخیر کا بھی کوئی عمل ہے۔'' وہ بولی ''ہاں ہے، نہایت آسان، پر بہت مشکل، جو کوئی خدا کے فرض ادا کر کے انسان کی بھلائی اور اس کی بہتری میں سعی کرے اس کی میں مسخر ہوتی ہوں۔ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ انسان ہی ایسی چیز ہے جو آخر تک رہے گا۔ جو بھلائی کہ انسان کی بہتری کے لئے کی جاتی ہے وہ نسل در نسل اخیر تک چلی آتی ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اسی تک ختم ہو جاتے ہیں اس کی موت ان سب چیزوں کو ختم کر دیتی ہے۔ مگر انسان کی بھلائی اخیر تک جاری رہتی ہے، میں تمام انسانوں کی روح ہوں، جو مجھ کو تسخیر کرنا چاہے انسانوں کی بھلائی میں کوشش کرے۔ کم سے کم اپنی بھلائی میں تو دل و جان و مال سے کوشش کرے۔ یہ کہہ کر وہ دلہن غائب ہو گئی اور بڈھا پھر اپنی جگہ آ بیٹھا۔ اب پھر اس نے اپنا پچھلا زمانہ یاد کیا اور دیکھا کہ اس نے پچپن برس کی عمر میں کوئی کام بھی انسان کی بھلائی اور کم سے کم اپنی قوم کی بھلائی کا نہیں کیا تھا اس کے تمام کام ذاتی غرض پر مبنی تھے۔ نیک کام کئے تھے ثواب کے لالچ میں۔ خاص قومی بھلائی کی خالص نیت سے کچھ بھی واقف نہیں تھا۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:44 PM

اپنا حال سوچ کر وہ اس دل فریب دلہن کے ملنے سے مایوس ہوا۔ اپنا اخیر زمانہ دیکھ کر آئندہ کرنے کی بھی کچھ امید نہ پائی۔ تب تو نہایت مایوسی کے عالم میں چلا اٹھا ''ہائے وقت! ہائے وقت! کیا پھر تجھے میں بلا سکتا ہوں، ہائے میں دس ہزار دینار دیتا اگر وقت پھر آتا۔ اور میں جوان ہوسکتا۔'' یہ کہہ کر اس نے ایک آہ سرد بھری اور بے ہوش ہوگیا۔

تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اس کے کانوں میں میٹھی میٹھی باتوں کی آوازیں آنے لگیں۔ اس کی پیاری ماں اس کے پاس کھڑی ہوگئی۔ اس کو گلے لگا کر اس کی بلائیں لیں۔ اس کا باپ اس کو دکھائی دیا۔ چھوٹے بھائی بہن اس کے گرد کھڑے ہوئے۔ اماں نے کہا ''بیٹا! کیوں برس کے دن روتا ہے۔ کیوں تو بے قرار ہے۔ کیوں تیری ہچکی بندھ گئی ہے۔ اٹھ منہ ہاتھ دھو، کپڑے پہن۔ تیرے بھائی بہن تیرے منتظر کھڑے ہیں۔'' تب وہ لڑکا جاگا اور سمجھا کہ میں نے خواب دیکھا اور خواب میں بڈھا ہوگیا تھا۔ اس نے سارا خواب اپنی ماں سے کہا۔ اس نے سن کر جواب دیا کہ بیٹا اب تو ایسا مت کر جیسا اس پشیمان بڈھے نے کیا بلکہ ایسا کر جیسا تیری دلہن نے تجھ سے کہا۔

یہ سن کر وہ لڑکا پلنگ سے کود پڑا اور نہایت خوشی سے پکارا۔ اوہ! یہی میری زندگی کا پہلا دن ہے۔ میں کبھی اس بڈھے کی طرح نہ پچھتاؤں گا اور ضرور اس دلہن کو بیاہ لوں گا جس نے ایسا خوب صورت اپنا چہرہ مجھ کو دکھلایا اور ہمیشہ زندہ رہنے والی نیکی اپنا نام بتایا۔ اوخدا۔ اوخدا ۔ تو میری مدد کر۔ آمین

پس اے میرے پیارے نوجوان ہم وطنو! اور اے میری قوم کے بچو! اپنی قوم کی بھلائی پر کوشش کرو، تاکہ اخیر وقت میں اس بڈھے کی طرح نہ پچھتاؤ۔ ہمارا زمانہ تو اخیر ہے۔ اب خدا سے دعا ہے کہ کوئی نوجوان اٹھے اور اپنی قوم کی بھلائی میں کوشش کرے۔ آمین

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

گھٹا	:	بادل، ابر	امنگ	:	خواہش
ٹٹولنا	:	آواز	آشنا	:	جان پہچان والا
کج خلقی	:	برے اخلاق	بے مروتی	:	پاس ولحاظ کی پرواہ کئے بغیر
تھمنا	:	رکنا	فانی	:	فنا ہونے والی
تسخیر	:	اپنے قابو میں کر لینا	بے قرار	:	پریشان۔ اضطراب
بہتری	:	اچھائی۔ بھلائی	سعی	:	کوشش
نسل	:	پیڑھی۔ خاندان۔ قبیلہ	اردگرد	:	اطراف
بیاہ کرنا	:	شادی کرنا			

III صحیح جواب منتخب کیجئے:

(1) برس کی اخیر رات ایک بڈھا اپنے اندھیرے .....میں اکیلا بیٹھا ہے؟

(گھر صحن کمرہ)

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:45 PM

(2) بڈھا بے اختیار چلا اٹھتا ہے .....

(اللہ اللہ ہائے وقت ہائے وقت اماں اماں)

(3) کرسی پر بیٹھ کر بڈھے نے ماں باپ، بھائی بہن، .....آشنا سب کو یاد کیا۔

(دشمن عزیز دوست)

(4) بڈھے کے سارے کام ذاتی ..... پر مبنی تھے

(نقصان غرض فائدہ)

(5) کوئی ..... اٹھے اور اپنی قوم کی بھلائی میں کوشش کرے۔

(بچہ جماعت نوجوان)



III مختصر جوابات لکھئے :

(1) ایک بڈھا اپنے اندھیرے گھر میں کیسے بیٹھا ہوا تھا؟

(2) جوانی کے زمانہ کا منظر پیش کیجئے۔

(3) بڈھے کو کیا چیز یاد آتی تھی؟

(4) دلہن نے بڈھے کے پوچھنے پر کیا جواب دیا؟

(5) مضمون ''گذرا ہوا زمانہ'' سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

IV۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

1۔ سبق ''گذرا ہوا زمانہ'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

2۔ سرسید احمد خان نے سبق ''گذرا ہوا زمانہ'' میں کن باتوں کا ذکر کیا ہے؟

خلیفۂ اوّل

مدینہ منورہ کے مضافات میں ایک نابینا عورت کا گھر تھا۔ یہ بے چاری بالکل بے آسرا اور تنہا تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ اس کے گھر کے کام نمٹانے جاتے تو آپؓ کو اس کا گھر ہمیشہ صاف ستھرا ملتا۔ وہ جب بھی اس نیک شخص کے بارے میں پوچھتے تو وہ کہتی ''میں کیسے جان سکتی ہوں، میں تو نابینا ہوں''۔

آخر ایک روز حضرت عمر فاروقؓ صبح سویرے اس کے گھر کے پاس چھپ گئے کہ دیکھیں کون مدد کے لئے آتا ہے۔ کچھ دیر بعد انہوں نے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آتے دیکھا۔ حضرت عمرؓ یہ کہتے ہوتے وہاں سے رخصت ہوئے کہ اے ابوبکرؓ! آپ سے نیکیوں میں جیتنا ناممکن ہے۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:45 PM

اکائی 4

اردو قواعد

سابقے اور لاحقے
Prefix-Suffix

سابقے : اس جز کو کہتے ہیں جو کسی لفظ کے شروع میں بڑھا دیا جاتا ہے جس سے اس لفظ کے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

با	(ساتھ)	باوفا	باادب	بااثر	باوقار	باقاعدہ
بے	(بغیر کے معنی میں)	بےمحل	بےعمل	بےعلم	بےمثال	بےکار
بد	(برے کے معنی)	بدنصیب	بدچلن	بدنما	بدمذاق	بدزبان
لا	(نہیں کے معنی میں)	لاپتہ	لازوال	لاحاصل	لاچار	لاوارث
غیر	(نہیں کے معنی میں)	غیرموزوں	غیرمرتب	غیرارادی	غیرفطری	غیرشعوری

اوپر دی گئی مثالوں میں لفظ کے شروع میں ایک ''جز'' بڑھا دیا گیا ہے جس سے معنی میں تبدیلی آ گئی ہے۔ جیسے پڑھ ۔ ادب ایک لفظ ہے۔ اس کے شروع میں با بڑھا دیا گیا ہے۔ اسی طرح زوال سے پہلے لا بڑھایا گیا ہے۔ جس سے معنی بدل گئے۔ اسی طرح دوسروں مثالوں پر نظر دوڑانے آپ اس کو اچھی طرح سمجھ لیں گے۔

لاحقے : اس جز کو کہتے ہیں جو کسی لفظ کے بعد میں بڑھا دیا جاتا ہے جس سے اس لفظ کے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

پوش	(ڈھانپنے والا)	پاپوش	میزپوش	سفیدپوش	سرپوش	گل پوش
دار	(رکھنے والا)	جان دار	حق دار	عیب دار	سمجھ دار	مال دار
ستان	(جگہ)	ترکستان	انگلستان	نخلستان	گلستان	بوستان
آرا	(سنوارنے والا)	حسن آرا	جلوہ آرا	جہاں آرا	انجمن آرا	صف آرا
گاہ	(جگہ)	رزم گاہ	جلسہ گاہ	نمائش گاہ	قربان گاہ	
خواہ	(چاہنے والے کے معنی)	خیرخواہ	ہواخواہ	بدخواہ	خاطرخواہ	

اوپر دی گئی مثالیں لاحقے کی ہیں جس میں ایک جز کو لفظ کے بعد میں بڑھا دیا گیا ہے جیسے پا کے بعد پوش۔ عیب کے بعد دار ۔ آرام کے بعد گاہ اس کے بڑھانے سے معنی میں تبدیلی آ گئی ہے۔ اسے لاحقے کہتے ہیں۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:45 PM

تذکیروتانیث Gender

مذکر سے مونث بنانے کے قاعدے:

(1) اگر مذکر کے آخر میں ''الف'' یا ''ہ'' ہوتو اس سے مؤنث بناتے وقت ''ی'' سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے

شہزادہ	:	شہزادی	مرغا	:	مرغی
دادا	:	دادی	لڑکا	:	لڑکی

(2) اگر مذکر کے آخر میں ''ی'' ہوتو اس سے مؤنث بناتے وقت ''ن'' سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً

مالی	:	مالن	دھوبی	:	دھوبن
جوگی	:	جوگن	بھنگی	:	بھنگن

(3) مذکر کے آخر میں ''ی''، ''نی''، ''انی'' بڑھانے سے بھی مونث بنتے ہیں۔

کمہار	:	کمہاری	کبوتر	:	کبوتری
فقیر	:	فقیرنی	اونٹ	:	اونٹنی
سید	:	سیدانی	شیخ	:	شیخانی

بے جان اسموں کی تذکیروتانیث

(1) ایسے الفاظ جن کے آخر میں ''ا'' یا ''ہ'' ہوتو عام طور پر مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے دریا۔ دانا۔ آٹا۔ ٹولہ۔ پروانہ

(2) درختوں کے نام بھی عام طور پر مذکر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً پیپل۔ آم۔ جامن۔ انار۔ نیم۔ امرود۔ کیکر

(3) جن الفاظ کے آخر میں ''ی'' ہوتو وہ عموماً مونث بولے جاتے ہیں۔ جیسے۔ پہاڑی۔ روٹی۔ لاٹھی۔ جھاڑی۔ لکڑی۔ مٹی۔ کاپی۔

(4) جن الفاظ کے آخر میں ''ت'' ہو وہ بھی مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے رات۔ رحمت۔ اجازت موت۔ چھت۔ کہاوت

مشق

(1) سابقہ کسے کہتے ہیں؟ لکھئے۔

(2) درجِ ذیل مثالوں سے سابقے اور الفاظ الگ کیجئے:

اہلِ علم بے عقل پرنور لاپتہ باقاعدہ بدچلن

(3) لاحقے کی تعریف کیجئے اور مثالیں لکھئے۔

(4) درجِ ذیل مثالوں سے لاحقے اور الفاظ الگ کیجئے۔

10 urdu reader Unit-4
Wednesday, February 20, 2019 5:32:45 PM

اکائی 5

حصّۂ نظم

ایک آرزو

علامہ اقبالؔ



سیکھنے کے مقاصد

- شاعر کے پیغامِ عمل کا فہم حاصل کر کے اس پر عمل کرنا۔
- فطرت کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہونا۔
- مالکِ حقیقی سے اپنا رابطہ مضبوط کرنا۔
- اپنے آپ کو ایک دردمند انسان بنانا۔

شاعر کا تعارف

ڈاکٹر محمد اقبالؔ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو بچپن ہی سے شعر و شاعری سے دلچسپی تھی۔ داغؔ کی اصلاح نے کلام میں روانی اور زبان میں صفائی پیدا کی۔ آپ نے یورپ کا سفر کیا اور فلسفہ کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد جرمنی سے ایرانی فلسفہ پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری پائی۔ لندن واپس آ کر بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے ہندوستان آ گئے۔ آپ کی صلاحیت و قابلیت کے پیشِ نظر حکومتِ برطانیہ نے آپ کو سر کا خطاب عطا کیا۔

اردو شاعری میں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم آپ کے تین مجموعے ہیں۔ ارمغانِ حجاز میں فارسی اور اردو دونوں کے کلام شامل ہیں۔ آپ کی نظمیں حب الوطنی، اخلاقی، قومی، تعلیمی اور سماجی موضوعات پر مبنی ہیں۔

شاعر نے اس نظم ''ایک آرزو'' میں اپنے ملک کے باشندوں کو غفلت کی زندگی سے ہٹا کر عمل کرنے پر ابھارا ہے۔

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:21 PM

مرتا ہوں خامشی پر یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا
ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نما ہو

ہو ہاتھ کا سرھانا سبزہ کا ہو بچھونا
شرمائے جس سے جلوت خلوت میں وہ ادا ہو

مانوس اس قدر ہو صورت سے میری بلبل
ننھے سے دل میں اس کے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

مہندی لگائے سورج جب شام کی دلہن کو
سرخی لئے سنہری ہر پھول کی قبا ہو

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم
امید ان کی میرا ٹوٹا ہوا دیا ہو

بجلی چمک کے ان کو کٹیا مری دکھا دے
جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو

پچھلے پہر کی کوئل وہ صبح کی مؤذن
میں اس کا ہمنوا ہوں وہ میری ہمنوا ہو

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا مرا وضو ہو، نالہ مری دعا ہو

ہر درد مند دل کو رونا مرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:21 PM



حاصل کلام

شاعر کو ایک ایسے پُرسکون جگہ کی تلاش ہے جہاں شور شرابہ، بھیڑ بھاڑ، بلند آواز میں اور ہنگامے نہ ہوں تاکہ وہ دنیا کی پریشانیوں اور غموں سے آزاد رہے۔ پہاڑ کے دامن میں ایک چھوٹا سا سیدھا سادہ جھونپڑا ہی سہی جو دنیا کی تکلفات سے خالی ہو۔ جہاں سہانی اور پرفضا صبح ہو اور پھول کی کلی چٹکتی رہے۔ یا ایسا ساغر ہو جس میں پوری دنیا کو دیکھا جا سکتا ہو۔

جو عین فطری چیزوں پر مبنی ہو، سامنے سبزہ اور گل ہو، بلبل اور دل کو لبھانے والے پرندے اتنے مانوس ہوں کہ ان کے ننھے منے دل مجھ سے بے خوف رہیں۔ اور ندی کے دونوں جانب ہرے بھرے خوشنما بیل بوٹے ہوں جو پانی کو جھک جھک کر چھوتے ہوں جیسے ایک حسینہ اپنی زیب و زینت، بناؤ اور سنگھار کو آئینہ میں دیکھ کر اتر ا رہی ہو۔ آسمان پر پھیلنے والی سرخی جب شام کے دل کش منظر پر پڑے تو ایسا لگے جیسے سورج نے کسی چیز پر مہندی لگا دی ہو۔ یا راتوں میں پیدل چل چل کر تھکے ہوئے مسافروں کو اس منظر نے اپنی طرف راغب کر لیا ہو۔ اور جب آسمان پر سیاہ بادل گھرے ہوئے ہوں، اس تاریکی کے دوران بجلی چمک کر میری کٹیا (چھوٹا سا گھر) دکھا دے۔

آخر میں شاعر نے اس حسین منظر کو پیش کرنے کی یہ وجہ بتائی ہے کہ وہ دنیا کے شور و شغب اور اس کے بے اثر فریاد سے ہٹ کر رات کی تنہائیوں میں یکسوئی سے اپنے رب کو یاد کرنا چاہتا ہے اس کی یہ آرزو ہے کہ وہ، صبح سویرے جب کہ ہر طرف سناٹا ہو، خدا کی حمد و ثنا بیان کرے جیسے کوئل اپنی سریلی آواز میں کوکو کا نغمہ سناتی ہے۔ ایسے وقت جب پھولوں پر شبنم کے قطرے ٹپک رہے ہوں تو وہ اللہ کے سامنے گڑگڑا کر روتے ہوئے دعاؤں میں مصروف رہے گویا رونا ہی اس کا وضو ہو، اس کی فریاد ہی اس کی دعا ہو۔ ہر دردمند انسان کے لئے یہ ایسی آواز ثابت ہو جو اسے خوابِ غفلت سے جگا کر ہوش کے ناخن لینے پر مجبور کر سکے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

لطف	:	مزہ، لذت	شورش	:	ہنگامہ
سکوت	:	خاموشی	عزلت	:	تنہائی
سرود	:	نغمہ	ساغر	:	شراب کا پیالہ
جہاں نما	:	دنیا کو دکھانے والا	جلوت	:	مجمع۔ بھیڑ
خلوت	:	تنہائی	آغوش	:	دامن
قبا	:	لباس	ہم نوا	:	ہم آواز
نالہ	:	آہ و بکا			

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:22 PM

II صحیح جواب منتخب کیجئے:

1 (الف) نظم ''ایک آرزو'' خوشی کے جذبات کا اظہار ہے

(ب) یہ نظم شاعر کے آرزو کی ترجمانی کرتی ہے

(ج) یہ نظم جانوروں کے داستان پر مبنی ہے

2 اس نظم کے ذریعہ شاعر محمد اقبالؔ نے

(الف) رونے کا پیغام دیا ہے

(ب) مایوسی کا پیغام دیا ہے

(ج) غافل لوگوں کو جگانا چاہا ہے

3 شاعر کی آرزو ہے کہ جب ہر سو بادل گھرے ہوئے ہوں اور لوگ راستہ چلتے چلتے تھک جائیں تو شاعر

(الف) انہیں گھر تک پہنچا دے

(ب) انہیں اپنی کٹیا میں پناہ دے

(ج) انہیں خدا کو یاد کرنے کا مشورہ دے



III مختصر جوابات لکھئے

(1) شاعر کی آرزو کیا ہے؟

(2) شاعر دنیا کی محفلوں سے کیوں دور جانا چاہتا ہے؟

(3) کوئل کی سریلی آواز کے ساتھ شاعر کیا کرنا چاہتا ہے؟

(4) شاعر دردمند دل کو کیوں رلانا چاہتا ہے؟

(5) رات کے آخری حصہ میں شاعر کیا کرنا پسند کرتا ہے؟

IV تفصیلی جواب لکھئے:

(1) شاعر نے شام کو دلہن سے اور سورج کو ڈوبتے وقت آسمان پر پھیلے شفق یعنی سرخی کو مہندی سے کیوں تشبیہ دی؟

(2) نظم ''ایک آرزو'' میں شاعر نے کس طرح منظر کشی کی ہے؟

پہیلیاں بوجھئے

1۔ چار کھڑے چار پڑے — ایک ایک منہ میں دو دو پڑے

2۔ جل کر بنے جل میں رہے — آنکھوں دیکھا خسرو کہے

3۔ ایک چیز ایسی کہلائے — ہر مذہب کا آدمی کھائے

4۔ ہری ڈبیا سفید دانے — اس میں بیٹھے حبشی دیوانے

جوابات: ۱۔ بھٹا ۲۔ مچھلی (سبق پر) ۳۔ نمک ۴۔ تربوز

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:22 PM

اکائی 5

حصّۂ نثر

امام بوعلی سینا ؒ - دنیا کے پہلے ڈاکٹر اور ماہر نفسیات

محمد جاوید اکرم



امام بوعلی سینا ؒ

سیکھنے کے مقاصد

- سائنسی ترقیات کے سلسلے میں مسلم سائنس دانوں کے رول سے طلباء کو واقف کرانا۔
- امام بوعلی سینا ؒ کی سائنسی خدمات اور ان کے تخصصات سے آگاہ کرانا۔
- طلباء کے اندر علم سائنس کے حصول کا شوق دلانا۔

انسان کی زندگی کا انحصار سب سے پہلے روٹی، کپڑا اور مکان پر تھا۔ ابتدا میں جانوروں کا شکار کرتا، پیڑوں کے پھل پھول اور پتے کھاتا، جانوروں کی کھال زیب تن کرتا اور غاروں میں زندگی بسر کرتا تھا۔

پہیہ کی ایجاد نے اس کی زندگی بدل دی۔ آہستہ آہستہ اس نے سفر کے مراحل طے کرنے شروع کئے۔ تجارت کو فروغ دیا۔ ایک دوسرے کی طرز زندگی اور حالات کو جاننے پہچاننے کا موقع ملا۔

چھٹی ؔ عیسوی تک یورپ کے عوام کو اُن کے مذہبی رہ نماؤں نے علم سے دور رکھا۔ وہاں کے عیسائی پادریوں نے مذہب کی بنیاد پر لوگوں پر اپنی دھاگ جمائی تھی۔ نت نئی معلومات، تحقیقات، آفاق وانفس کا علم سیکھنا، اس پر غور وفکر کرنا گویا انہیں اپنی موت کو دعوت دینا تھا۔ کئی اہل علم حضرات کو زندہ جلا دیا گیا اور کئی دانشور، مفکرین اور فلسفی ترک وطن پر مجبور ہو گئے۔

یونان اُس وقت فلسفیوں، سائنس دانوں، محققین سے بھرا پڑا تھا۔ ریاضیات، جیومٹری (علم ہندسہ)، طبیعیات، حیاتیات، وغیرہ پر کئی قلمی کتابیں لکھی گئیں جو اُس وقت کے بادشاہوں کے شاہی کتب خانوں میں محفوظ کی گئی تھیں۔ عوام تک ان کی رسائی ممکن نہ تھی۔ صرف امراء اور حکام ہی ان سے استفادہ کر سکتے تھے۔

ایسے تاریک دور میں عرب سے خورشید رسالت کی کرنیں بکھرنے لگیں۔ دین اسلام نے انسان کو تفکر اور تدبر کرنے کا پیغام دیا۔ علم کا حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں پر فرض قرار دیا۔ دور دراز مقامات (چین) تک جا کر بھی علم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ ایسے میں لوگوں کے ذہنوں میں ایک انقلاب رونما ہوا۔

وہ تھا علم کا حصول۔ مشاہدات کی بنیاد پر آفاق وانفس میں خالق کی خلاقیت کو پہچاننا۔ اپنے اطراف واکناف میں قدرت پر غور وفکر کرنا،

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:23 PM

وغیرہ۔ اس سے لوگوں کے ذہنوں میں جو اندھے عقیدے، بدشگونیاں، شکوک وشبہات اور بدگمانیاں تھیں، وہ سب دور ہونے لگیں۔ آہستہ آہستہ ان کے سوچ کی گرہیں کھلتی گئیں۔ تب جا کر صرف عرب ہی میں نہیں، بلکہ اس کے چاروں اردگرد یہاں تک کہ یورپ میں بھی علم کا یہ چراغ روشن ہوتا چلا گیا۔ اس کار خیر کو انجام دینے میں خلیفہ ہارون رشید، مامون رشید، محمود غزنوی جیسے وقت کے خلفاء نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے نہ صرف دین کے ذخیرہ کو محفوظ کیا، بلکہ دنیا بھر میں موجود علمی کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں کیا، بلکہ ان سائنس دانوں اور محققین کی عزت افزائی کی اور ان کی تحقیق میں ہر قسم کا تعاون کیا۔

حالانکہ بعض بنیادی نظریات اور حقائق کو عربوں نے یونان سے حاصل کیا تھا۔ مسلمانوں نے نئی نئی ایجادات وقت گزاری کے لئے، تفریحی طور پر یا لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے نہیں، بلکہ وقت کی ضرورت کے لئے ایجاد کی تھیں۔ مثال کے طور پر نماز کے اوقات کو جاننے کے لئے گھڑی کی ایجاد۔ قبلہ معلوم کرنے کے لئے سمتوں کو معین کرنا اور مقناطیسی سوئی، وغیرہ۔ اس طرح مسلمانوں نے تاریخ، فلسفہ، ریاضیات، طبیعیات، کیمیاء، حیاتیات، طب، جیسے علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ مسلمانوں کے علوم وفنون اور ہنر کے چشموں سے آج بھی ساری دنیا سیراب ہو رہی ہے۔ تاریخ اہل مغرب کی اس خیانت کو ہرگز معاف نہیں کر سکتی، کیوں کہ انہوں نے مسلمانوں اور ان کی تصنیفات کے ناموں کی ایسی تحریف کی کہ دنیا والے تو دور کی بات، خود ہم ان کی سناسنی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ موجودہ دور کی ساری ایجادات اہل مغرب ہی کی دین ہیں۔ جب کہ اس کی ساری بنیاد مسلم سائنس دانوں نے ڈالی ہے، جن کا تعلق عرب اور اس کے آس پاس کے علاقوں سے ہے۔

آج ہم جس مشہور شخصیت سے متعلق معلومات حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ ان کا نام ابن سینا ہے۔ ان کو بوعلی سینا بھی کہتے ہیں۔ اہل مغرب نے ان کے نام کو تحریف کر کے AVICENNA بنا دیا۔ کیا آپ ان کے نام کو پڑھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں؟



بوعلی سینا 980ء مطابق 370ھ میں بخارا (موجودہ ازبکستان) کے ایک شہر خرشین میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصلی نام حسین بن عبداللہ تھا۔ امام بوعلی سینا ایک مشہور حافظ قرآن، فقیہہ دین، ماہر طبیعیات، ریاضی دان اور ڈاکٹر گذرے ہیں۔ دس سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ اس کے بعد ساری زندگی کتابوں کے مطالعہ میں اور لکھنے لکھانے میں گزار دی۔ بخارا میں ابوعبداللہ ناتلی کی شاگردی حاصل ہوئی جن سے انہوں نے منطق، فلسفہ اور جیومٹری کی تعلیم حاصل کی۔ محمود مساح، جو ایک سبزی فروش تھے، اُن سے ریاضی کی تعلیم پائی۔ اسماعیل زاہد سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ بچپن ہی سے یہ بہت ذہین تھے۔ وہ خود سے اُس زمانے کے نامور فلسفی بطلیموس کی کتاب ''مجسطی'' کا مطالعہ کر لیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے طب کی طرف توجہ کی۔

جب بخارا کا حکمران نوح بن منصور سامانی بیمار ہوا تو کئی اطباء سے اس کا علاج کروایا گیا، مگر افاقہ نہ ہوا۔ آخر میں کسی نے بوعلی سینا کے بارے میں کہا تو انہیں دربار میں بلایا گیا۔ ان کے علاج سے نوح ابن منصور مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اُس وقت ان کی عمر صرف سولہ سال کی تھی۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ انہیں ابن منصور کے دربار میں جگہ مل گئی۔ ابن منصور کتابوں اور عالموں کا بڑا قدردان تھا۔ اس نے ایک ایسی لائبریری تیار کی تھی جہاں پر مختلف علوم وفنون کی کتابیں الگ الگ کمروں میں ترتیب وار جوڑی گئی تھیں۔ اُس وقت تک چھپائی کی مشین ایجاد

100 95 75 25 5 0
10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:23 PM

نہیں ہوئی تھی۔ ہاتھ سے قلمی نسخے لکھے جاتے تھے۔ اور وہ لائبریریوں میں محفوظ کئے جاتے تھے۔ عام لوگوں کی ان کتابوں تک رسائی ناممکن تھی۔ اب بوعلی سینا کو یہ موقع میسر آیا کہ انہوں نے اس شاہی کتب خانہ کی تمام کتابیں اپنے ذہن میں پیوست کرلیں۔ اگر کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آتا تو بار بار پڑھتے، یہاں تک کہ وہ مسئلہ ان کی سمجھ میں آجاتا یا وہ کتاب مکمل طور پر انہیں یاد ہوجاتی۔ اس طرح وہ دن رات اس کتب خانہ میں کتابوں کا مطالعہ کرتے رہے۔ دینی علوم کے اندر بھی انہوں نے اتنی مہارت بہم پہنچائی تھی کہ صرف ان کے ہمسایے کی فرمائش پر انہوں نے فقہ کی ایک کتاب بیس جلدوں میں لکھی جس کا نام ''الحاصل والمحاصل'' ہے اور ان کے نام سے منسوب بھی کردی۔

1002ء میں شاہی کتب خانہ میں آگ لگ گئی۔ ان کے حاسدوں نے الزام ان پر لگا دیا، جس کی وجہ سے مجبوراً انہیں وطن چھوڑنا پڑا اور ایران کے ایک شہر خوارزم چلے آئے۔

اُن دنوں خوارزم میں علی ابن مامون کی حکمرانی تھی۔ وہ بھی علم دوست حاکم تھا۔ بوعلی سینا کی علمی خدمات کا چرچہ سن کر اس نے ان کو اپنے دربار میں رکھ لیا۔ دس سال انہوں نے بہت ہی آرام سے گزارے۔ مگر انہوں نے اس دوران بھی اپنی تصنیف کا کام نہیں چھوڑا۔ ابن مامون کی وفات کے بعد اس کا بھائی ابوالعباس مامون حکمران بنا۔ اس نے ان کی مزید قدر کی۔

محمود غزنوی بھی علم وفن کا دل دادہ اور علماء کا قدر دان تھا۔ 1012ء میں محمود غزنوی کو بوعلی سینا کے علم وفضل کا جب پتہ چلا تو اس نے ابوالعباس سے ان کی مانگ کی کہ وہ بوعلی سینا کو اُن کے دربار میں بھیج دے۔ مگر ابن سینا کو یہ بات پسند نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے انکار کردیا۔ جس کی وجہ سے انہیں شاہ خوارزم ابوالعباس مامون کے دربار سے نکل کر صحرا میں کئی میل کا سفر کرنا پڑا۔ اس کے بعد ایران کے ایک شہر جرجان پہنچے۔ یہاں انہوں نے اپنی زندگی کے تقریباً 25 سال ابوعبید جرجانی کے ساتھ گذارے۔



القانون فی الطب کا ایک صفحہ-انسانی ڈھانچہ کا نظام

بوعلی سینا کی عظیم کتاب ''القانون فی الطب'':

اُس زمانے میں تمام کتابیں عربی زبان میں لکھی جاتی تھیں۔ بوعلی سینا کی شاہ کار کتاب ''القانون فی الطب'' ہے۔ 1012ء میں اسے انہوں نے لکھنا شروع کیا اور 1024ء میں اس کی تمام جلدیں مکمل ہوئیں۔

اس میں دس لاکھ الفاظ ہیں اور یہ پانچ جلدوں میں آج بھی موجود ہے۔

اسے علم طب کا ایک انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

پہلی جلد میں بدن کے تمام اعضاء کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔

دوسری جلد میں جڑی بوٹیوں کے خواص اور ان کے اثرات کی تفصیل دی گئی ہے۔

تیسری اور چوتھی جلد میں انسانی امراض سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

پانچویں جلد میں کونسی بیماری کے لئے کونسی دوا دی جاسکتی ہے، اس کے اسباب اور طریقۂ علاج بتایا گیا ہے۔

یورپ کی تمام میڈیکل یونیورسٹیوں میں ''القانون فی الطب'' تقریباً 600 سال تک پڑھائی جاتی رہی۔ مگر کسی کو یہ کانوں کان خبر نہیں تھی کہ اس کا اصل مصنف کون ہے۔ کیوں کہ اس کتاب کا نام "The Canon of Medicine" بتایا گیا اور اس کے مصنف کا نام Avicenna کہا گیا۔ آج بھی یہ کتاب ان کے کتب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہے۔

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:24 PM

علم طب سے متعلق جتنی بھی تحقیقات ہوئی ہیں، ان سب کی بنیاد یہی ''القانون فی الطب'' ہے۔ اس کتاب کے ترجمے لاطینی، فرانسیسی اور جرمن زبان میں کئی تشریحات کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔

انسانی اعضاء کی تشریح سے متعلق خاکے، ان کے استعمال کردہ آلے آج بھی موجود ہیں اور سرجری کے دوران ان کا استعمال ہوتا ہے۔

ماں کے پیٹ میں بچہ کی پرورش سے متعلق ایک کتاب لکھی، جس میں موجود حیرت انگیز حقائق سے آج بھی موجودہ اسکین والی طبی دنیا دانتوں تلے انگلی دبائے ہوئے ہے۔

بوعلی سینا نے پہلی مرتبہ علم الامراض کے لئے دوا کے علاوہ مریض کی نفسیات (Psychology) پر بھی غور کیا۔ یہ سب سے پہلے ماہر نفسیات (Psychiatrist) مانے جاتے ہیں۔

صرف فقہ اور علم طب ہی نہیں، علم ادب اور فن لغت میں بھی انہوں نے 10 جلدوں میں ایک کتاب ''لسان العرب'' لکھی جس نے اس وقت کے تمام اہل لغت کا لوہا منوالیا۔

قدیم کیلنڈر (تقویم/جنتری) جس میں بعض غلطیاں تھیں۔ علم فلکیات کے ذریعہ اصلاحات کے بعد انہوں نے جدید کیلنڈر کی تشکیل دی، جو آج تک جاری ہے۔ اس کے لئے انہیں تقریباً آٹھ سال لگے۔

چھوٹے سے چھوٹے طول کی پیمائش کے طریقہ کی ایجاد انہی کی دین ہے۔ جسے ہم آج ورنیر پیما کے نام سے جانتے ہیں۔

ہمدان میں شمس الدولہ کے دربار میں کچھ عرصہ تک وہ وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز رہے، اسی دوران انہوں نے اپنی مشہور اور شاہ کار تصنیف ''الشفاء'' لکھی، جس کی 18 جلدیں ہیں۔ اس میں انہوں نے فلسفہ، علم ریاضی، علم کیمیاء اور علم حیاتیات سے متعلق تفصیلی بحث کی ہے۔

شمس الدولہ کے انتقال کے بعد علاء الدولہ نے اپنے یہاں آنے کی دعوت دی۔ جب بوعلی سینا نے انکار کیا تو انہیں قید کرلیا گیا۔ چار مہینہ قید میں رہے۔ قید میں بھی وہ چپ نہیں بیٹھے۔ کتاب الہدایہ، حی بن یقظان اور کتاب القولنج نامی تین کتابیں لکھ ڈالیں۔

انہوں نے تمام کتابیں عربی میں تصنیف کیں۔ فارسی میں بھی ان کی ایک کتاب ''دانش نامہ علائی'' ہے، جو فلسفہ اور سائنس پر مبنی ہے۔

دنیائے علم و دانش کی یہ باکمال شخصیت 58 برس کی عمر میں 1038ء مطابق 428ھ میں بمقام ہمدان، اس دارِفانی سے کوچ کرگئی۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

جب انہیں پتہ چل گیا کہ ان کی موت کا وقت قریب آگیا ہے تو اس وقت بھی وہ پرسکون تھے۔ غسل کر کے عبادت اور تلاوت میں مصروف ہوگئے۔ اپنے مال میں سے خیرات کیا اور غلام کو آزاد کردیا۔

جب کبھی کسی مسئلہ کا حل معلوم نہ ہوتا تو بار بار پڑھتے، اس کے بعد وضو کر کے نماز میں کھڑے ہوجاتے۔ زندگی بھر شریعت کے پابند رہے۔

زندگی میں اتنے اونچ نیچ اور اتار چڑھاؤ کے باوجود کبھی ان کے تیور پر بل نہیں آئے۔ ہمیشہ پرسکون زندگی گزاری۔ کبھی بھی کسی بھی قسم کی مصیبت پیش آتی تو وضو کرتے اور فوراً اللہ کی طرف رجوع ہوتے۔ اصولِ شریعت کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کیا۔ اگر آپ چاہتے تو اپنے دینی اور دنیاوی علم کے بل بوتے پر شاہانہ زندگی گزارتے۔ مگر کبھی مصاحبانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ اپنے دل میں جو بات آتی، اسی پر پیروکار ہوتے۔

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:25 PM

بوعلی سینا کے خصوصی اوصاف :

بوعلی سینا ؒ ہمیشہ اپنے اصولوں کے پابند رہے۔ کبھی مصلحت کی خاطر اپنے اصول سے دست بردار نہیں ہوئے۔ اسی وجہ سے کبھی انہیں وزیر اعظم کا عہدہ ملا، کبھی انہیں قید خانہ میں زندگی گزارنی پڑی۔ کبھی سیکڑوں میل کا سفر صحراء وغیرہ میں کرنے کی صعوبت برداشت کی۔ مگر کسی حال میں انہوں نے مطالعہ کو چھوڑا اور نہ ہی لکھنے لکھانے کے عمل کو۔ جیل میں بھی انہوں نے کاغذ اور قلم مانگا اور بہت ساری جلدیں لکھ ڈالیں۔ بہر حال جہاں بھی گئے، انہوں نے لکھا اور خوب لکھا یہاں تک کہ کتابوں کی ضخیم جلدیں تیار ہوگئیں۔

انہوں نے بہت کم عمر پائی۔ اس مختصر سے دورانِ حیات میں انہوں نے 450 کتابیں لکھ ڈالیں، جن میں سے 240 کتابیں آج بھی موجود ہیں۔ دیگر قلمی نسخے آج بھی مغربی دنیا کے بعض کتب خانوں اور عجائب گھروں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔

آیئے ہم بھی یہ عزم کریں کہ خوب محنت اور جفاکشی سے علم حاصل کریں گے اور ان شاءاللہ اس دور کے بوعلی سینا بنیں گے۔

مشق

I۔ الفاظ معنی

انحصار	–	منحصر ہونا	خالق	–	پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ
زیب تن کرنا	–	لباس پہننا	خلاقیت	–	پیدا کرنے کی صفت
تجارت	–	بیوپار، کاروبار	محققین	–	تحقیق کرنے والے
فروغ دینا	–	ترقی دینا	عزت افزائی کرنا	–	عزت بڑھانا
رہ نما	–	لیڈر، رہبر	طب	–	علم ادویات
آفاق	–	کائنات	تحریف	–	تبدیلی، ردّ وبدل
انفس	–	اپنی ذات کے اندر، اپنے جسم میں	فقیہ	–	دین کی گہری سمجھ رکھنے والا
دانشور	–	سمجھ رکھنے والے	ذہین	–	اچھا ذہن والے، ہوشیار
مفکر	–	سوچنے والے	افاقہ	–	کمی
ریاضیات	–	حساب کا علم	صحت یاب	–	تندرست
طبیعیات	–	فِزِکس	ہمسایہ	–	پڑوسی
حیاتیات	–	بیالوجی	حکمرانی	–	بادشاہت
رسائی	–	پہنچ	دلدادہ	–	شیدائی، چاہنے والا
خورشیدِ رسالت	–	رسالت کا سورج یعنی حضرت محمدؐ	شاہ کار	–	بہترین کام، بڑا کارنامہ
تفکر وتدبر	–	غور وفکر کرنا	انقلاب	–	بڑی تبدیلی
مشاہدات	–	غور کرنا			

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:25 PM

(ii) واحد جمع

مذہب	+	مذاہب	تصنیف	+	تصانیف
مفکر	+	مفکرین	تحریف	+	تحریفات
مشاہدہ	+	مشاہدات	عالم	+	علماء
علم	+	علوم	فاضل	+	فضلاء
فن	+	فنون	عضو	+	اعضاء
تشریح	+	تشریحات	خلیفہ	+	خلفاء
تحقیق	+	تحقیقات	محقق	+	محققین
ایجاد	+	ایجادات	حقیقت	+	حقائق
مرض	+	امراض	بحث	+	ابحاث
جِلد	+	جلدیں	عزم	+	عزائم

کیا تم جانتے ہو؟

اسپین (اندلس) کے مشہور شہر قرطبہ میں ابوالقاسم الزہراوی نے اپنی آنکھ کھولی۔ انہوں نے سرجری (Operation) سے متعلق پہلی کتاب تصنیف کی جس کا نام ''تصریف'' ہے۔ جدید دور کی سرجری انہی کی دین ہے۔ یورپ کی میڈیکل یونیورسٹیوں میں تصریف کئی صدیوں تک سرجری کی واحد معیاری کتاب کے طور پر درسی نصاب میں شامل تھی۔



القانون فی الطب کا ایک اور صفحہ

(iii) اضداد :

فروغ	×	تنزل	عوام	×	خواص
ترغیب	×	ترہیب	خالق	×	مخلوق
تعاون	×	عدم تعاون	خیانت	×	امانت
ذہین	×	غبی	قدردان	×	ناقدردان
مکمل	×	نامکمل، ناقص	علم دوست	×	علم دشمن
طول	×	عرض	صعوبت	×	سہولت

سبق میں موجود محاورے اور ان کا مطلب :

زیب تن کرنا	: لباس پہننا	دانتوں تلے انگلی دبانا	: انتہائی تعجب کرنا
اپنی دھاک بٹھانا	: رعب جمانا	لوہا منوانا	: اپنی قابلیت منوالینا
خورشیدِ رسالت کی کرنیں بکھرنا	: رسول اللہؐ کی رسالت کا فیض پھیلنا	دارِفانی سے کوچ کرنا	: انتقال ہونا، وفات پانا
علم کا چراغ ہونا	: علم کی اشاعت ہونا	اپنی آنکھ کھولنا	: پیدا ہونا
کتب خانوں کی زینت بننا	: کسی کتاب کا کتب خانہ میں موجود ہونا	تیور پر بل نہ آنا	: پریشانی کا پاس نہ آنا
کانوں کان خبر نہ ہونا	: اس طرح کی بات ہونا جس کی دوسرے کو بالکل خبر نہ ہو۔	سوچ کی گرہیں کھولنا	: ذہن کا کشادہ ہونا، خیالات میں وسعت آنا

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:26 PM

II۔ خالی جگہوں کو قوسین میں دئے گئے مناسب الفاظ سے بھرتی کیجئے۔

(القانون فی الطب ، مکمل ، علم طب ، الشفاء ، الفاظ ، علم فلکیات)

بوعلی سینا ؒ کی شاہ کار کتاب ..... ہے۔ 1012ء میں اسے انہوں نے لکھنا شروع کیا اور 1024ء میں اس کی تمام جلدیں ..... ہوئیں۔ اس میں دس لاکھ ..... ہیں۔ اور یہ پانچ جلدوں میں آج بھی موجود ہے۔ اُسے ..... کا ایک انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ان کی ایک اور مشہور کتاب ..... ہے،جس کی 18 جلدیں ہیں۔ ..... کے ذریعے اصلاحات کے بعد انہوں نے جدید کیلنڈر کی تشکیل دی۔

III۔ درج ذیل سوالوں کے جوابات لکھئے۔



1۔ دنیا کے پہلے ڈاکٹر اور ماہر نفسیات کون تھے؟

2۔ بوعلی سینا ؒ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ ان کا اصلی نام کیا تھا؟

3۔ بوعلی سینا کے اساتذہ کے نام لکھئے۔

4۔ بوعلی سینا ؒ کی کسی چار کتابوں کے نام لکھئے۔

5۔ کونسی کتاب یورپ کی یونیورسٹیوں میں چھ سو سالوں تک پڑھائی جاتی رہی؟

6۔ مغربی دنیا میں بوعلی سینا ؒ کس نام سے مشہور ہیں؟ القانون الطب کو مغرب نے کس نام سے پیش کیا؟

7۔ بوعلی سینا کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟ ان کی عمر کیا تھی؟

IV۔ تفصیلی جواب دیجئے۔

1۔ بوعلی سینا ؒ کی کتاب القانون فی الطب کے بارے میں ایک تفصیلی نوٹ لکھئے۔

2۔ بوعلی سینا ؒ کے خصوصی اوصاف پر تفصیل سے لکھئے۔

3۔ بوعلی سینا ؒ کی زندگی کے بارے میں اپنے الفاظ میں لکھئے۔

V۔ لسانی سرگرمیاں۔



1۔ بوعلی سینا ؒ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجئے اور انہیں اپنی کاپی میں لکھئے۔

2۔ کسی دوسرے مسلم سائنس دان کی سوانح اور ان کی خدمات پر ایک مضمون لکھئے۔

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو نہ صرف ہماری ہدایت کا سروسامان ہے، بلکہ ہمیں آفاق وانفس کے دلائل کے ساتھ کائنات کی تخلیق پر غور وفکر کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ ہمارے ذہنوں کے سوتوں کو کھولتی ہے اور ہمیں غور وفکر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ یہی حق ہے۔کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ ہے''۔ (سورہ حم سجدہ: آیت 53)

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:26 PM

اکائی 5

غزلیات

غزل

فراقؔ گورکھپوری

سیکھنے کے مقاصد

- دنیا کو اچھی بنانے کے لئے محنت ومشقت کرنے سے منہ نہ موڑنا۔
- دوستی اور دشمنی کے معیار کو پرکھنا۔
- اپنے اور پرائے کے درد کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔

شاعر کا تعارف

نام رگھوپتی سہائے اور فراقؔ تخلص۔ اردو کے علاوہ انہیں انگریزی ادب پر بھی کافی عبور حاصل تھا۔ آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں ''رمز و کنایات''، ''گل نغمہ''، ''اردو کی عشقیہ شاعری''، ''اندازے'' بہت مشہور و مقبول ہیں۔ آپ نے اپنی رباعیوں میں شمالی ہندوستان کی گھریلو زندگی کی بہترین عکاسی کی ہے۔



بندگی سے کبھی نہیں ملتی — اس طرح زندگی نہیں ملتی
لینے سے تاج و تخت ملتا ہے — مانگنے سے بھیک بھی نہیں ملتی
باصفا دوستی کو کیا روئیں — باصفا دشمنی نہیں ملتی
جب تک اونچی نہ ہو ضمیر کی لو — آنکھ کو روشنی نہیں ملتی
سوزِ غم سے نہ ہو جو مالا مال — اس کو سچی خوشی نہیں ملتی
یوں تو ملنے کو مل گیا ہے خدا — پر تری وستی نہیں ملتی
بس وہ بھرپور زندگی ہے فراقؔ — جس میں آسودگی نہیں ملتی

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:28 PM

حاصل کلام

شاعر فراقؔ کہتا ہے کہ زندگی محنت و مشقت کرنے سے، بنتی اور سنورتی ہے، نہ کہ صرف عبادت و بندگی کرنے سے۔ ہمیں اس وہم و گمان اور خوش فہمی میں نہ رہنا چاہئے کہ دنیا اور اس کے تخت و تاج خود بخود حاصل ہو جائیں گے۔ دنیا کی خوشیاں اور راحتیں پانے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ یہاں مانگنے سے بھیک بھی نہیں ملتی۔

انسان کے اندر بے لوث محبت اور پاکیزہ دوستی کے بجائے خود غرضی اور مطلب پرستی عام ہوتی جارہی ہے یہاں تک کہ پاکیزہ دشمنی بھی نہیں ملتی۔ اس پر افسوس کر کے رونے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔ حالانکہ انسان کا ضمیر اور اس کے دل کی تمنائیں اور آرزوئیں اگر بلند ہوں تو اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو سکتی ہے۔ لیکن سچی خوشی پانے کے لئے غم کی تپش اور درد کی تڑپ برداشت کرنی ہی پڑتی ہے۔

اللہ کی ذات تو ہر دم ہمارے ساتھ ہے اور شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، مگر اے دوست! تیرا حال یہ ہے کہ تو ہمیں دیکھ کر بھی انجان بن جاتا ہے تو تیری دوستی ہمیں کہاں سے نصیب ہو سکتی ہے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ زندگی تو متضاد کیفیات اور جذبات کا نام ہے جس میں چین و راحت، آرام و سکون، فارغ البالی اور آسودگی کے ساتھ ساتھ دکھ، درد، اور غم کی تھوڑی سی آمیزش بھی ہوتی ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

بندگی	:	عبادت	باصفا	:	پاکیزہ
سوزِ غم	:	غم کی جلن، تڑپ	لو	:	شعلہ، آنچ، امید، خیال
ضمیر	:	دل، دماغ	آسودگی	:	راحت، خوش حالی

II واحد جمع لکھئے:

زندگی	+	زندگیاں	ضمیر	+	ضمیریں
روشنی	+	روشنیاں	دوستی	+	دوستیاں

III اضداد لکھئے:

بندگی	×	بے بندگی	دوستی	×	دشمنی
اونچی	×	نیچی	روشنی	×	تاریکی
آسودگی	×	بدحالی			

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:28 PM

IV خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) لینے سے تاج و ..... ملتا ہے

(2) مانگنے سے ..... بھی نہیں ملتی

(3) جب تک اونچی نہ ہو ..... کی لو

(4) ..... کو روشنی نہیں ملتی

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) یوں تو ملنے کو مل گیا ہے خدا پر تری دوستی نہیں ملتی

(ب) بس وہ بھرپور زندگی ہے فراقؔ جس میں آسودگی نہیں ملتی

VI مختصر جوابات لکھئے:



(1) زندگی کس چیز سے بنتی اور سنورتی ہے؟

(2) مانگنے سے کیا چیز تک نہیں ملتی؟

(3) ضمیر کی لو اونچی ہونے پر آنکھ کو کیا چیز ملتی ہے؟

(4) سچی خوشی کب حاصل ہوتی ہے؟

(5) زندگی کب بھرپور ہوتی ہے؟

عملی مشق:

اس غزل سے اپنی پسند کا ایک شعر منتخب کر کے اس کی تشریح اپنی کاپی میں قلمبند کیجئے۔

دوست کے درجے

عقل مندوں نے دوستوں کی تین اقسام بتائی ہیں۔

1۔ جو تیرا غم سنے اور تیری مدد کرے۔ یہ اعلیٰ درجے کا دوست ہے۔

2۔ جو تیرا غم سنے اور تجھے تسلی دے۔ یہ متوسط درجے کا دوست ہے۔

3۔ جو صرف تیرا غم سنے۔ یہ سب سے نچلے درجے کا دوست ہے۔ اس کا ہونا، نہ ہونا برابر ہے، بلکہ نہ ہونا بہتر ہے۔

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:28 PM

اکائی 5
سرسری مطالعہ

نور و نار



علی عباس حسینی

’’آپ جو چاہے سمجھیں! گاؤں والے جو دل میں آئے کہیں! مگر میں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا! میرا داماد ہی سہی مگر تھا وہ شرابی اور جواری۔‘‘

مولانا اجتبیٰ نے سمدھی کو ڈیوڑھی میں کھڑے کھڑے جواب دیا اور گھر کا دروازہ دھڑام سے بند کرلیا۔ سمدھی نے حیرت سے بند دروازے کو دیکھا اور آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔

اپنے داماد اظہر کی نماز جنازہ پڑھانے سے صاف انکار تو کر دیا اور وہ بھی ایسی حالت میں جب کہ آس پاس کے کسی گاؤں میں نماز پڑھانے والا موجود نہیں تھا مگر دل ہی میں دل میں انہیں اس بات پر پشیمانی ہو رہی تھی اور بے قراری کے عالم میں یہ خیال انہیں ستا رہا تھا کہ جذبات میں آکر انہوں نے غلط فیصلہ کیا ہے۔ وہ اپنے گھر کے دالان میں ادھر اُدھر ٹہلتے رہے۔ ایسے میں انہیں گزرے ہوئے تمام واقعات یاد آنے لگے۔ اظہر سے ان کی اکلوتی بیٹی ذکیہ بیاہی گئی تھی، اسی لئے تو انہیں اس کی ساری حرکتوں کی خبر تھی۔ گھر کی ایک ملازمہ رحیمن کے ذریعہ انہیں یہ خبر ملی تھی کہ اظہر نے ذکیہ پر کس کس طرح کے ظلم وستم ڈھائے تھے۔ ذکیہ ایک معصوم اور نیک سیرت لڑکی تھی، ان کی سب کچھ تو یہی تھی۔ ساری خوشی، ساری پونجی، ساری امیدیں، اس کی زندگی کا اجالا۔ ذکیہ کے بعد ان کی زندگی کیا تھی، بالکل ایک بھول بھلیاں، بس ایک ہڈیاں۔ وہ اس کا چھوٹا سا قد، اس کا دبلا جسم، وہ اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پاؤں، اور اس کا مسکراتا چہرہ! عجب دل پایا تھا۔ اس بچی نے۔ نہ اسے کھانے کی فکر، نہ پہننے کی۔ پیسے ہوں یا نہ ہوں، ہر حالت میں خوش۔ ترکاری گوشت نہ پکا ہو، روٹی چٹنی ہی سہی۔ ایک ہی وقت کھانا ملے۔ کوئی فکر نہیں۔ نوکرانی گھر میں ہوئی تو اس کا ہر کام میں ہاتھ بٹاتی، نہ ہوئی سارا کام خود کر ڈالا۔ جب باپ کے سامنے دسترخوان لگاتی تو اس انداز سے کھلاتی اور کھاتی کہ صرف دال روٹی ہی سامنے نہیں ہے بلکہ انواع واقسام کی نعمتیں دسترخوان پر چنی ہوئی ہیں۔ اور مولانا کے لئے ہر نوالہ لذیذ سے لذیذ تر بن جاتا۔ وہ خوش ہو کر کہتے۔ ’’ذکو تو یقیناً حور ہے۔‘‘ اور وہ بڑی سادگی سے کہتی ’’ اباجان! میں ایسی خوش قسمت ہوں کہاں، خدا کا شکر ضرور ادا کرتی ہوں کہ آپ کو میری پکائی ہوئی ہر چیز پسند آتی ہے‘‘۔

اس طرح کی بچی اور بیاہ دی گئی اظہر جیسے لامذہب آدمی سے۔ عزیزوں نے اصرار کیا کہ کھاتا پیتا گھرانا ہے، لڑکا کماتا ہے، پولیس کا داروغہ ہے، خوش مزاج ہے، جانا بوجھا ہے۔ ذکیہ کو خوش رکھے گا۔ مگر..... مگر ..... اظہر پولیس کا ایک داروغہ تو تھا لیکن اس کی عادتیں ذکیہ سے بالکل متضاد تھیں۔ نہ اسے اسلامی عقائد واحکام کی پرواہ تھی اور نہ نیکی اور سچائی سے کچھ لگاؤ تھا۔ وہ شرابی اور جواری تھا مگر معصوم ذکیہ کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنے شوہر کے ان کرتوتوں کو نظر انداز کر دیتی تھی اور کبھی اس سے ناراض نہیں ہوتی تھی۔

100 95 75 25 5 0

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:29 PM

اور مولانا پنجرے میں بند شیر کی طرح ٹہلنے لگے۔ان کی نظریں اپنے غصہ کا شکار ڈھونڈ رہی تھیں۔کوئی ایسی چیز جسے توڑ پھاڑ کر، جلا کر وہ اپنے دل کا بخار نکال سکیں۔اوران کی نظران چیزوں پر جاٗرکی جو اظہر نے اپنی زندگی سے مایوس ہونے پر ذکیہ کی یادگار کے طور پران کے پاس بھیج دی تھیں۔کاٹھ کا صندوق، جہیز میں دی ہوئی وظائف کی کتابیں اور جز دان میں لپٹا ہوا قرآن۔جب سے یہ چیزیں آئی تھیں مولانا نے انہیں کھول کر نہ دیکھا، اچانک مولانا کی نظر ذکیہ کی کتابوں پر پڑی ورایک ڈائری اٹھا کرانہوں نے اس کے چنداوراق پلٹے تواس میں ذکیہ کی تحریریں دکھائی دیں۔مولانا نے انہیں پڑھنا شروع کیا لکھا تھا۔

''میرے نکاح کوآج تیسرا دن ہے۔مجھ میں نہیں آتا کہ کسی کوجسمانی اذیت پہنچانے میں اپنے کوخوشی کیوں محسوس ہوتی ہےاورلوگ اس تقریب کوشادی کیوں کہتے ہیں۔''

میرے سرتاج نوکری پر گئے۔مجھے معلوم نہ ہوسکا انہیں کیا پسند ہے، کیا ناپسند۔میں پہلے ہی دن سے برابر دعا کررہی ہوں کہ خدا مجھے ان کی پسند کا بنادے۔

لوگ ساس نندوں کو برا کہتے ہیں۔میری ساس نندیں تو مجھ سے اس قدر محبت کرتی ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی وہ مجھ ہی سے لینا چاہتی ہیں۔

ابا جان کوآج کل کون کھلاتا ہوگا؟ کلوشام ہی کو چلی گئی ہوگی اوروہ کھاتے ہیں رات گئے۔انہیں گرم روٹیاں کیسے ملتی ہوں گی؟

مولانا نے رک کرایک لمبی سانس بھرلی۔وہ تھوڑی دیرفضا میں گھورتے رہے۔پھرانہوں نے ڈائری کے کئی ورق سرسری نظر ڈال کر پلٹ دئے.....شروع شروع میں دودو چار جملوں میں بات کہہ دی جاتی تھی۔اب پورے پورے صفحے لکھے ہوئے ملنے لگے۔

بہرحال اظہر کے تعلق سے بہت سی باتیں ان کے سامنے آئیں۔اظہر ہمیشہ رات کو دیر گھر لوٹتا تھا مگر بھولی بھالی ذکیہ یہ سوچتی تھی کہ وہ اپنا فرض نبھانے کے لئے دیر گئے رات تک کام کرتا رہتا ہے۔ایک رات اظہر جب اپنا سارا مال جوے میں ہار بیٹھا تو چپکے سے گھر آ کر ذکیہ کے زیورات چوری کر کے لے جانے کی کوشش کررہا تھا تو اتنے میں ذکیہ کی آنکھ کھل گئی۔شوہر کو بدحواس دیکھ کر وہ معاملہ کی تہہ کو پہنچ گئی اور خود ہی اپنے سارے زیورات شوہر کے حوالے کردئے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ زن زیورات کا اصلی حق دار اظہر ہی ہے۔

ان اوراق میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ ایک دن شراب کے نشہ میں چور ہوکر گھر لوٹا لیکن معصوم ذکیہ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ شاید مسلسل کاموں کی وجہ سے وہ تھک گیا ہےاوراپنی تھکان دور کرنے کے لئے اس نے حکیموں کی دوا پی لی ہے۔انہیں اوراق کے ذریعہ آگے چل کر یہ بھی پتہ چلا کہ آخر کار اپنی بیوی کی معصومیت اوراس کی نیک سیرت سے اتنا متاثر ہوا کہ ایک دن اس نے ذکیہ سے معافی مانگی اوراس بات کا اعتراف کیا کہ ایسی نیک سیرت بیوی پرظلم وستم کرکے وہ نہایت شرمندہ ہے۔اظہر کی ان باتوں سے اوراس کے اس طرح بدل جانے سے ذکیہ کو بہت تعجب ہوا اور رحیمن کو بھی اس کا اندازہ ہوا کہ اب وہ ساری بری عادتوں سے باز آچکا ہے۔باہر کا بیٹھنا، آدھی آدھی رات تک گھومنا ترک کردیا گیا ہے۔ پھر وہ لکھتی ہے کہ اب جب بھی سرکاری کاموں سے فرصت ملتی ہے وہ میرے ہی پاس بیٹھے رہتے ہیں۔میں بہت خوش ہوں۔اللہ سب کو ایسا ہی چاہنے والا شوہر دے۔

ذکیہ کی تحریروں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اظہر کی زندگی میں اس طرح کی تبدیلی کے تھوڑے ہی دن بعد وہ بیمار ہوگئی تو اظہر نے اس کی ہر طرح سے تیمارداری کی۔ایک بار ایسا ہوا کہ میری طبیعت بگڑ گئی تو سنبھلنے ہی کو نہیں آتی تھی۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ ہسپتال میں کئی دن گزارنا

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:30 PM

پڑے گا لیکن میں نے کہہ دیا کہ میں نہ جاؤں گی۔ مجھے یقین ہے موت وقتِ مقررہ پر آئے گی۔ نہ ایک لمحہ بعد نہ ایک لمحہ پہلے۔ پھر میں اس کے قدم کیوں چھوڑوں جس کی وجہ سے زندگی جنت ہے! مرنے کے بعد وہ ملنے کی نہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ میں لاکھ چاہتی ہوں وہ مجھ سے الگ رہیں۔ اپنے کھانے کے برتن، گلاس، کٹورا، چائے کی پیالی، بستر، تولیہ ہر چیز الگ کر لی ہے۔ رحیمن کو تاکید کرتی ہوں کہ میری استعمال کی ہوئی چیزیں ان کے پاس نہ پہنچنے پائیں لیکن وہ ہیں کہ ہر وقت لئے ہی رہتے ہیں۔ میری ہر چیز اس طرح استعمال کرتے ہیں جیسے مجھے کوئی بیماری نہیں۔ اندر آئیں گے تو جھٹ میرے پلنگ پر بیٹھ جائیں گے۔ کھانستے کھانستے اٹھ اجاؤں گی تو برابر پیٹھ سہلائیں گے، تولیہ سے منہ پونچھتے رہیں گے۔

ان سب باتوں کا ذکر کر کے ذکیہ نے آخر چند دعائیہ کلمات بھی تحریر کئے تھے کہ خدا اظہر کو ہمیشہ خوش رکھے اور جنت میں بھی اسے اپنے شوہر کی معیت نصیب فرمائے۔ بس خدا سے ہر وقت دعا ہے کہ وہ ہر طرح کی بیماری آزاری سے محفوظ رہیں۔ اے میرے اللہ! اپنی گنہ گار بندی کی اتنی سی بات سن لے!

اس کتاب کے آخری اوراق میں یہ دو جملے پڑھ کر مولانا کا دل لرز گیا اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ان تحریروں نے اظہر کے تعلق سے مولانا کا دل صاف کر دیا اور انہیں ایسا محسوس ہوا کہ ان کی ذکو! اپنے دل نشین انداز میں ان سے کہہ رہی ہے۔ ''ابا جان! ابا جان! ملاقات کی بھوکی روح اپنے ہم دم کو پاس بلا لینے میں کامیاب ہوئی۔ ہم جدائی کے زخم کو ناسور میں بدلنا نہیں چاہتے۔ ہماری جنت ایک دوسرے کے ساتھ ہی رہنے میں ہے۔!..... اور ابا جان جسے میں اچھا سمجھتی ہوں اسے آپ برا سمجھنے والے کون؟ اور جسے آپ نے گناہ کرتے نہیں دیکھا، اس کے گنہ گار ہونے کا آپ کو یقین کیسے؟

اور مولانا اجتبیٰ حسین صاحب کو خیال آیا کہ اظہر کی لاش مسجد کے سامنے اب بھی رکھی ہوئی ہے اور لوگ منتظر ہیں کہ امام صاحب آئیں تو نماز پڑھی جائے گی اور وہ لپکتے، ہانپتے، سسکتے گھر سے نکلے اور صفوں کے آگے کھڑے ہو کر انہوں نے ہاتھ اٹھا کر گواہی دی:

''سب کے بخشنے والے! ہم اس میت کے بارے میں سوائے نیکی اور بھلائی کے کچھ نہیں جانتے!

حاصلِ مطالعہ

''نور و نار'' ایک نہایت دلچسپ اور سبق آموز افسانہ ہے۔ اس افسانہ میں ایک بھولی بھالی معصوم لڑکی ذکیہ کی شوہر خواہی کا نقشہ نہایت خوب صورت انداز میں کھینچا گیا ہے۔ اس کی محبت اور وفا شعاری نہایت زوردار اور مؤثر الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔ شوہر کی بدسلوکی پر ذکیہ کا صبر و شکر سے کام لینا اور اس کے حکم و فرمان پر اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جانا اطاعت و فرماں برداری کی ایک اچھی مثال ہے۔ جو ہندوستانی اور خاص طور پر ایک مسلمان عورت کا سب سے اعلیٰ کردار ہے۔

اس افسانے میں علی عباس حسینی نے انسانی نفسیات کا تجزیہ کرتے ہوئے اس پر روشنی ڈالی ہے کہ ایک نیک سیرت عورت کے اوصاف اور کردار اور اس کا حسنِ سلوک ایک گنہ گار انسان کو بھی راہِ راست پر لے آتا ہے۔ اس افسانے میں اس بات کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ کسی شخص کے متعلق پوری واقفیت حاصل کئے بغیر اس کے بارے میں کوئی نتیجہ اخذ کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ کیا پتہ اس نے توبہ کر لی ہو۔

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:30 PM

I الفاظ معانی اور اشارے :

جواری	:	جوا کھیلنے والا	دھڑاک	:	زور سے
پشیمانی	:	افسوس	دالان	:	بڑا اور لمبا کمرہ
پونجی	:	سرمایہ	کرتوتوں	:	برے کاموں
اوراق	:	صفحے۔پیپرس	تحریر	:	لکھاوٹ
سرتاج	:	شوہر	بدحواس	:	پریشان،گھبرا ہوا
تہہ	:	نچلا حصہ	زن	:	عورت
ترک کرنا	:	چھوڑنا	تیمارداری	:	بیمار پرسی،عیادت
جھٹ	:	فوراً	لرزنا	:	کانپنا

II مناسب ترین جواب منتخب کر کے لکھئے:

(1) ..... کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے مولانا نے انکار کیا تھا؟

(بیٹا داماد بھائی)

(2) جذبات میں آکر مولانا نے .....فیصلہ تو نہیں کیا۔

(غلط صحیح درست)

(3) مولانا کی بیٹی کا نام .....تھا

(حمیدہ نصیرہ ذکیہ)

(4) اظہر ..... کا ایک داروغہ تھا

(اسپتال پولیس فوج)

(5) کتاب کے آخری ..... کے دو جملے پڑھ کر مولانا کا دل لرز گیا۔

(ورق سطر پیرگراف)

III مختصر جوابات لکھئے:



(1) مولانا نے اپنے داماد اظہر کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے کیوں انکار کیا تھا؟

(2) ذکیہ اپنے ابا کے لئے دسترخوان لگاتی تو کس انداز سے کھلاتی اور کھاتی تھی؟

(3) ذکیہ کی ڈائری مولانا کو کہاں سے ملی؟

(4) ذکیہ اپنے شوہر کے دیر سے آنے پر کیا سوچا کرتی تھی؟

(5) مولانا کا دل کیوں لرز گیا؟

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:31 PM

اکائی 5

اردو قواعد

محاورے

جب ایک یا کئی الفاظ آپس میں مل کر اپنے اصلی معنی میں نہیں بولے جاتے بلکہ اور دوسرے معنوں میں بولے جاتے ہیں تو اسے محاورہ کہتے ہیں جیسے ''آنکھیں دکھانا'' کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ کسی ڈاکٹر کو علاج وغیرہ کے لئے آنکھیں دکھانا لیکن محاورہ میں ''مقابلہ اور برابری'' کرنے کے ہیں۔

محاورے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ محاورے کے معنی اور اصلی معنوں میں کوئی لگاؤ یا مناسبت ہو اور اہلِ زبان نے اس کو بولا بھی ہو۔

محاورے	معنی	موقعہ استعمال
آب آب ہونا	شرمندہ ہونا	امتحان میں نقل کرتے ہوئے سمیر کو پکڑا گیا تو وہ آب آب ہو گیا
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	شمیمہ کی اعلیٰ نمبرات سے کامیابی پر ان کے والدین باغ باغ ہو گئے
پاپڑ بیلنا	مصیبتیں برداشت کرنا	حکومت کی ملازمت حاصل کرنے کے لئے افروز نے بہت سے پاپڑ بیلے
تاک میں رہنا	موقع کی تلاش میں رہنا	چور ہمیشہ چرانے کی تاک میں رہتا ہے
جان چھڑکنا	بہت زیادہ چاہنا	فہیم اپنے بھائیوں پر جان چھڑکتا ہے
چار چاند لگانا	عزت بڑھانا	ہیڈ ماسٹر کی آمد نے ہماری محفل کو چار چاند لگا دیا
حرف آنا	الزام لگنا	نوجوانوں کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس سے ان کے والدین کی عزت پر حرف آئے
خون کے گھونٹ پینا	صبر کرنا	اپنی والدہ کے خلاف باتیں سن کر ضمیر خان خون کے گھونٹ پینے لگ گیا
دانت کھٹے کرنا	شکست دینا	لڑائی کے موقع ایک جماعت کے دانت کھٹے ہو گئے
رفو چکر ہونا	فرار ہو جانا	عامر عابد کی رقم لے کر رفو چکر ہو گیا
زہر کے گھونٹ پینا	غصے کو ضبط کرنا	ایک مسلمان لڑکا گالیاں سن کر زہر کے گھونٹ پی لیتا ہے
سبز باغ دکھانا	فریب دینا	کریم نے زبیر کو سبز باغ دکھا کر اپنی زمین کا سودا کر لیا
کھری کھری سنانا	سچی بات کرنا	جھگڑے کے موقع پر عمارہ نے اپنی سہیلیوں کو کھری کھری سنا کر خاموش کر دیا
غضب ڈھانا	ستم کرنا	چھوٹے بچے کو تھپڑ مار کر آپ نے غضب ڈھا دیا
کانوں کان خبر نہ ہونا	بالکل خبر نہ ہونا، بات راز میں رکھنا	میرے یہاں آنے کی کانوں کان خبر نہ ہوئی
گل کھلانا	فساد برپا کرنا	راشد اتنا شریر ہے کہ ہر روز کوئی نہ کوئی گل کھلاتا ہے

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:31 PM

مٹھی گرم کرنا	رشوت دینا	رمیش نے اپنے ساتھی کی مٹھی گرم کردی۔
نظریں بچانا	بچ کر نکلنا	مسکان نظریں بچا کر نکل گئی
نیند اچاٹ ہونا	نیند نہ آنا	ذرا سی آہٹ سے میری نیند اچاٹ ہو جاتی ہے
نہال کرنا	خوش کرنا	فصیحہ نے اعلیٰ نمبرات لے کر اپنی ماں صبیحہ کو نہال کر دیا
وجد میں آنا	خوشی سے جھومنے لگنا	بہترین قرأت سن کر سامعین وجد میں آ گئے

ضرب الامثال

ضرب الامثال اس مقولہ یا کہاوت کو کہا جاتا ہے جو کسی شخص کی زبان یا نوک قلم سے بے ساختہ ادا کیا گیا ہو اور لوگوں میں رواج پا گیا ہو۔ کبھی یہ کسی مشہور شاعر کا کوئی مصرعہ ہوتا ہے یا کبھی پورا شعر بھی ضرب الامثال کے طور پر رواج پا جاتا ہے یا کوئی معنی خیز جملہ ہوتا ہے۔ ضرب الامثال ہمارے مختلف خیالات کا خلاصہ اور دنیوی تجربات کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ یہ دلچسپ ہونے کے ساتھ عوام کی زبان پر بآسانی چڑھ جاتے ہیں۔

ضرب الامثال	معنی
آدمی کا شیطان آدمی ہی ہے	آدمی صحبت سے ہی خراب ہوتا ہے
آستین کا سانپ	قریبی دوست جو دشمن بن جائے
اندھیر انگری چوپٹ راج	ہر طرف بدانتظامی اور بے سلیقگی کا پایا جانا
بھینس کے آگے بین بجانا	ناسمجھ اور کم عقل آدمیوں کے روبرو عقلمندی کی باتیں کرنا
بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں بھی سبحان اللہ	بڑے تو بدمعاش تھے ہی چھوٹے بھی ان سے بڑھ کر نکلے
پڑھیں فارسی اور بیچیں تیل	شریف ہو کر رذیل اور معمولی کام کرنا
تن سکھی تو من سکھی	پیٹ کو کھانا ملے تو عقل بھی ٹھکانے رہتی ہے
جتنا گڑ ڈالو اتنا ہی میٹھا	جتنی زیادہ محنت کروگے اتنا ہی اچھا پھل ملے گا
جیسی کرنی ویسی بھرنی	ہر اچھے کام کا بدلہ اچھا اور برے کا برا ہوتا ہے
چھوٹا منہ بڑی بات	بڑوں کی محفل میں چھوٹوں کا بولنا
خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں	خدا کی طرف سے سزا اچانک ملتی ہے
حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ	دوسروں کے مال کو بے دریغ خرچ کرنا
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	نکما اور نالائق آدمی کسی کام کا نہیں رہتا

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:31 PM

دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں	راز کی بات ہر ایک آدمی سے اور ہر جگہ نہیں کہی جاتی
زعفران کی قدر گدھے کو کیا معلوم	بے عقل آدمی اچھی چیز کی قدر نہیں کرتا
رسی جل گئی پر بل نہیں گیا	تباہ و برباد ہو گئے مگر مغروری ختم نہیں ہوئی
سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلتا	ہر کام نرمی سے نہیں ہوتا
شیخ چلی کے منصوبے بنانا	ناممکن باتیں کرنا
ضرورت ایجاد کی ماں ہے	ضرورت پڑنے پر انسان کوئی نہ کوئی تدبیر کر ہی لیتا ہے
عقل بڑی کہ بھینس	بے تکی باتیں کرنے والا
کتے کی دم ٹیڑھی کی ٹیڑھی	نالائق آدمی تربیت سے سدھرتا نہیں
یہ منہ اور مسور کی دال	کسی چیز کی تمنا کرنے سے پہلے اس کے قابل بننا چاہئے
گھر کی مرغی دال برابر	گھر کی عمدہ چیز کی بھی قدر کم ہوتی ہے
لاتوں کے بھوت باتوں سے نہ مانے	شریر آدمی سزا کے بغیر قابو میں نہیں آتا

کیا تم جانتے ہو؟

غیر منقوط نثر کا ایک نمونہ

اردو ادب میں غیر منقوط نثر جسے اردوئے معرا بھی کہا جاتا ہے ایک بہترین اور مشکل ترین صنعت ہے۔ محمد ولی رازی نے اس صنعت غیر منقوط نویسی میں سیرتِ رسول ﷺ کی ایک کتاب لکھی ہے جو پوری کی پوری از اول تا آخر غیر منقوط حروف سے بنے الفاظ پر مشتمل ہے۔ نمونہ کے طور پر اس کا ایک صفحہ ذیل میں دیا گیا ہے تا کہ اردو زبان و ادب کے طلباء اس نرالی صنعت سے واقف ہو کر محظوظ ہوں۔

اللہ کے اسم سے کہ عام رحم والا کمال رحم والا ہے

امام رسل، سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے لئے لاکھوں درود و سلام کہ اس کا ہر عمل اور اس کی ہر ادا، وحی الٰہی کے اسرار لئے ہوئے ہے۔ لاکھوں سلام اس مہرِ علم و عمل کو کہ اس کے طلوع سے صدہا سال کی گمراہی اور لاعلمی سے لوگوں کو رہائی ملی۔

وہ رسولِ امّی کہ اللہ اس کا معلم ہے، وحی اس کا مدرسہ، علم اس کی کملی ہے اور عدل اس کی کرسی ہے۔ رحم و کرم اس کا علم ہے اور صلہ رحمی اس کا درس، وہ ہادیٔ کامل کہ اس کی دعا سے لوگ موالی سے ملوک اور عامی سے ملکی ہوئے۔ وہ مصلحِ کامل و اکمل کہ اس کی اِک اِک ادا سے کردار و عمل کو کمال حاصل ہوا اور اس کی مساعی سے سارے عالم کے گمراہ اور علم سے محروم علم و آگہی کے امام ہوئے اور علم و عمل کا وہ کوہِ گراں کہ کلام الٰہی اس کے لئے گواہی دے کہ

''اس کا ہر عمل سارے عالم کے لئے اُسوۂ کاملہ ہے''

وہ امام الرسل کہ معمارِ حرم سلام اللہ علیٰ رُوحہ کی دعا ہے۔ وہ رسولِ مکی کہ سارے رسولوں کو اس کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ وہ رسولِ موعود کہ اس کی آمد سے اہلِ عالم کے لئے اللہ کا وعدہ مکمل ہوا۔ وہ مورِ دِ وحی کہ اس کے لئے لوگوں کو اللہ کا حکم ہوا کہ

''ہر وہ امر کہ اللہ کا رسول لوگوں کو دے، اس کو لے لو اور ہر اس امر سے کہ وہ لوگوں کو روکے، دور رہو''

(اقتباس از کتاب سیرت ''ہادیٔ عالم ﷺ'' تصنیف: محمد ولی (رازی)

10 urdu reader Unit-5
Wednesday, February 20, 2019 5:33:32 PM

اکائی 6

حصّۂ نظم

رباعیات

سیکھنے کے مقاصد

- اردو کی مشہور صنف رباعی سے واقف کرانا
- رباعی میں پیش کردہ مواعظ ونصائح سے طلباء کو مستفیض کرانا
- رباعی کی خصوصیات وامتیازات سے طلباء کو روشناس کرانا

رباعی کی تعریف

رباعی، اُردو شاعری کی ایک مشہور صنف ہے، جس کے چار مصرعے ہوتے ہیں۔ پہلے، دوسرے اور چوتھے (آخری) مصرعے میں قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔ آخری مصرعہ زوردار اور معنی خیز ہوتا ہے۔

میر ببر علی انیسؔ



گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں
یا معدن کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہر جا تیری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

میر انیسؔ نے اس رباعی میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عقل کو حیران کرنے والی طاقت اس کائنات کے ذرے ذرے میں نظر آتی ہے، گلشن وصحرا ہو یا جنگل وبیاباں، دریا ہو یا آبشار اس کی قدرت اور نشانیاں ہر جگہ پائی جاتی ہیں۔ لیکن انسان اپنی آنکھوں سے ان بے شمار جلوؤں کا نظارہ پورے طور پر نہیں کرسکتا۔

اس رباعی میں شاعر نے انسان کی عاجزی اور اس کے محدود وسائل کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

سوالات:

(1) قدرت کے لاکھوں جلوے کہاں کہاں پائے جاتے ہیں؟

(2) میر انیسؔ کو کس بات پر حیرانی ہے؟

(3) ''معدنِ کوہ'' اور ''دشت ودریا'' کے معنی کیا ہیں؟

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:09 PM

اکبر حسین اکبرؔ الہ آبادی



غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا
افعال مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا
اکبر نے سنا ہے اہلِ غیرت سے یہی
جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

اس رباعی کو زبانی یاد کیجئے۔

اکبرؔ نے اس رباعی میں زندگی کے ایک اصلاحی پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر بہت ساری صلاحیتیں ودیعت کی ہیں جو کسی اونچے مقصد کے حاصل کرنے میں استعمال کی جانی چاہئے، اگر ایسا کرنا اس کے بس کی بات نہ ہو تو کم سے کم دوسروں کو تو نقصان نہ پہنچائے کیونکہ نقصان دہ کاموں کے کرنے سے نہ کرنا بہتر ہے۔ پھر انہوں نے اہلِ غیرت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دنیا میں جینا چاہتے ہو تو عزت کے ساتھ جیو، ورنہ بے غیرتی کی ذلیل زندگی سے موت بہتر ہے جیسا کہ شیرِ میسور ٹیپو سلطان شہیدؒ کا مشہور مقولہ ہے۔ ''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔''

سوالات :

(1) کس کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا ہے؟

(2) ''کچھ نہ کرنا'' یہ کن چیزوں سے بہتر ہے؟

(3) اہلِ غیرت سے اکبر نے کیا سنا ہے؟

کیا تم جانتے ہو؟

غیر منقوط نثر کا ایک اور نمونہ

رسول اللہؐ کا وصالِ مسعود

ہادیٔ کامل صلی اللہ علی رسولہ وسلم سارے لوگوں کے سردار ہو کر اہلِ اسلام کی اصلاح کے لئے سراسر کرم و عطا ہوئے۔ اک معلوم عرصہ کے لئے اس عالم مادی آ کر رہے۔ لوگوں کو راہِ ھدیٰ دکھائی۔ اسلام کے احکام و اسرار عطا کئے۔ لوگوں کو حلال و حرام کا علم عطا ہوا۔ عدل وصلۂ رحمی، عطا و کرم، ہمدردی و مددگاری کا عمل عام ہوا۔ لوگوں کی اصلاح کا اہم کام مکمل ہوا۔ اگلے لوگوں کے لئے ہر ہر کام کے لئے اسوۂ مطہرہ عطا ہوا۔ اس لئے سارے دوسرے رسولوں کی طرح سرورِ عالم صلی اللہ علی رسولہ وسلم کے لئے حکم وصال آ کر رہا۔ اللہ کا ارادہ ہوا کہ اللہ کا رسولؐ اس عالمِ مادی کی اصلاح کا کام مکمل کر کے اللہ واحد سے آ ملے۔ (ماخوذ از صفحہ 404 کتاب ہادیٔ عالمؐ)

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:10 PM

فدوؔی باقوی

جو آیا ہے اُسے چھان لیا ہے میں نے
ہے اصل میں کیا جان لیا ہے میں نے
اب بننے بنانے کی کوئی سعی نہ کر
دنیا تجھے پہچان لیا ہے میں نے

اس رباعی کو زبانی یاد کیجئے۔

فدوؔی باقوی صاحب دنیا کی بے ثباتی کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک کے حالات کو چھان کر دیکھا تو اس کی اصل اور حقیقت معلوم ہوگئی اس لئے اے انسان ! تو اس دنیا کو بنانے کی کوشش میں اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح صرف مت کر دے۔

سوالات :

(1) فدوؔی باقوی نے کیا چھانا ہے؟
(2) دنیا کی حقیقت کو شاعر نے کیسے سمجھایا ہے؟
(3) فدوؔی باقوی کی ''رباعی'' کو یاد کیجئے۔

اصغر ویلوری



غیر مبہم ہو مختصر بھی ہو
لفظ ہر ایک پر اثر بھی ہو
جو بھی نکلے زباں سے بات نہیں
بات سچی بھی معتبر بھی ہو

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:10 PM

اصغؔر ویلوری زبان کی اہمیت اور زبان سے نکلنے والے الفاظ کی گہرائی اور گیرائی کے متعلق کہتے ہیں کہ جو بھی کلمہ زبان سے ادا ہو سیدھا سادہ اور مختصر ہونے کے ساتھ دل پر اثر کرنے والا ہو۔ اور زبان سے بے تکی بات نہ نکلے۔ بات سچی ہو اور دلیل کے ساتھ قابلِ قبول بھی ہو۔

سوالات:

(1) اصغؔر ویلوری نے زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کے متعلق کیا کہا ہے؟

(2) بات کیسی ہونی چاہئے؟

(3) مبہم اور مختصر کے معنی لکھئے۔

نورؔ آفاق



دو گھڑی کی خوشی ہو تو کیا فائدہ
اس طرح زندگی ہو تو کیا فائدہ
دل میں ایمان کا نورؔ ہی جب نہ ہو
ہر طرف روشنی ہو تو کیا فائدہ

شاعر نورؔ آفاق حقیقی خوشی کی وضاحت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ تھوڑی دیر کی خوشی انسان کو زندگی میں مل جائے اور پوری دنیا ہر طرف روشن ہو جائے لیکن ایمان کی روشنی دل میں نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں۔

سوالات:

(1) کیا دو گھڑی کے فائدہ سے سچی خوشی حاصل ہوتی ہے؟

(2) ایمان کا نور کہاں ہوتا ہے؟

(3) حقیقی فائدہ کب حاصل ہوتا ہے؟

والدین کا بہترین عطیہ اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت ہے۔ (حدیث نبوی)
سنگِ مرمر کے ٹکڑے کے لئے جس طرح سنگ تراشی ہے ویسے ہی انسانی روح کے لئے تعلیم ہے۔ (ایڈیسن)

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:10 PM

اکائی 6

حصّۂ نثر

کثافت میاں حاضر ہوں (ڈرامہ)

ماخوذ



سیکھنے کے مقاصد

- ڈرامہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- سماجی مسائل اوران کے حل کوڈرامائی انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- اپنی بات کوعوام کے سامنے دلائل کے ساتھ واضح کرنے کی قابلیت پیدا کرنا۔
- ماحول کوآلودگی سے پاک صاف رکھنے کی اہمیت بتانا۔

کثافت میاں اپنے والدنجاست میاں کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہیں۔اچانک تین بار آواز آنے لگتی ہے۔کثافت میاں داخل ہوکر کٹہرے میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔

سرکاری وکیل : آپ کا نام کیا ہے؟

کثافت میاں : کثافت میاں عرف پولوشن

سرکاری وکیل : والدہ کا نام بتایئے

کثافت میاں : آلودگی بیگم

سرکاری وکیل : آپ تواسم بامسمیٰ ہیں۔جج صاحب۔یہ اپنے نام کی مناسبت سے ساری دنیا میں گندگی پھیلا رہے ہیں۔کھیت کھلیان، زمین آسمان، ندیاں، سمندر، جنگل اور پہاڑ ہر جگہ کوآلودہ کررکھا ہے۔

کثافت میاں : حضور! اس میں میری کوئی غلطی نہیں۔آپ لوگ اس کے زیادہ ذمہ دار ہیں۔

سرکاری وکیل : مائی لارڈ! کثافت میاں خودکوقانون کے پھندے سے بچانے کے لئے دوسروں کو پھانسنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ان کے جرائم کے کئی چشم دید گواہ موجود ہیں۔ انہیں عدالت میں حاضر کرنے کی اجازت دی جائے۔

جج : اجازت ہے

سرکاری وکیل : سب سے پہلے زمین کو پیش کیا جائے

دربان : زمین صاحبہ حاضر ہوں۔

جج : وکیل صاحب! کوئی اور گواہ۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:11 PM

سرکاری وکیل : زمین کو پیش کرنا چاہتا ہوں (زمین عدالت کے کٹہرے میں کھڑی ہوتی ہے)۔

جج : آپ کو کثافت میاں سے کیا شکایت ہے۔

زمین : مائی لارڈ! زمینی آلودگی کے یہی ذمہ دار ہیں۔ میں خدا کے فضل سے زرخیز اور سرسبز و شاداب تھی، ہر جگہ اناج، غلہ، دالیں، ترکاریاں، پھل پھلاریاں، پھول، سب قدرتی طور پر پائے جاتے تھے لیکن صنعتی انقلاب اور جنگلات کا صفایا کرنے کے باعث آلودگی میں اضافہ ہوا ہے۔ جج صاحب! آپ کثافت میاں کو ایسی عبرت ناک سزا دیں جس سے یہاں کے باشندے حیران اور ششدر رہ جائیں۔

سرکاری وکیل : دونوں بہنوں کو پیش کیا جائے۔

دربان : گنگا جمنا حاضر ہوں۔

دو بہنیں : گنگا اور جمنا چلانے لگتی ہیں۔ ارے یہ مکار ہے، فریبی ہے، اس نے تو بہت لوگوں کی جانیں برباد کی ہیں، اس نے ہمیں بھی نہیں چھوڑا.....

جج : یاد رہے کہ یہ عدالت کی چہار دیواری ہے۔ یہاں جذبات نہیں چلتے، یہاں تو ثبوت اور دلیل سے ہی بات کرنی ہوتی ہے۔ جو کچھ کہنا ہے کٹہرے میں کھڑے ہو کر کہیں۔

بہنیں : جج صاحب! کثافت میاں کے خلاف ہمارے پاس بیسیوں ثبوت ہیں۔ سب سے بڑا ثبوت تو ہم خود ہیں۔

جج : تم دونوں کیا کہنا چاہتی ہو۔

گنگا : قدرت نے مجھے بے مثال رنگ و روپ عطا کیا تھا۔ میں نے بچپن ہی سے خوب صورتی کا خیال رکھا اور میں صاف وشفاف پانی سیراب کرتی تھی لیکن اس نالائق نے ہمارے پورے خاندان کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ آپ چاہیں تو میری بہن سے بھی دریافت کر لیں۔

(جمنا حاضر ہوتی ہے اور اس کی نظر کثافت میاں پر پڑتے ہی دوڑ پڑتی ہے اور کہتی ہے۔ اے منحوس! تجھے آج زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ جج کہہ اٹھتے ہیں۔ آرڈر .....آرڈر ! محترمہ آپ اپنے آپ کو سنبھالیں یہ عدالت ہے۔ آپ عدالت کی توہین نہیں کر سکتیں۔ جو کچھ کہنا ہے کٹہرے میں کھڑے ہو کر کہیں)۔

جمنا : جج صاحب! یہ کثافت میاں ایک مرتبہ میرے ساتھ آئے۔ ہم دونوں چلتے رہے لیکن تھوڑی ہی دور گئے کہ انہوں نے اپنے دوستوں کوڑا، کرکٹ، گندگی، تیزاب، کیڑے مارنے کی دوائیں، پولی تھین کی تھیلیاں سب آلودگی بڑھانے والی چیزوں کو شامل کر لیا اور میری حالت خراب کر دی ہے۔ آپ انہیں کڑی سے کڑی سزا دیجئے۔

جج : کوئی اور گواہ پیش کیجئے

سرکاری وکیل : تاج محل، لال قلعہ، قطب مینار، جامع مسجد اور نئی دہلی کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جج : ارے وکیل صاحب! ان میں سے کسی ایک کو کٹہرے میں کھڑا کیجئے۔

تاج محل : جج صاحب! میرا شمار دنیا کے سات عجائب میں ہوتا ہے۔ میری خوب صورتی کو دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے

100 95 75 25 5 0

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:11 PM

لوگ تشریف لاتے ہیں لیکن کثافت میاں نے تو ایسا ظلم ڈھایا ہے کہ میری رنگت ہی خراب ہونے لگی ہے۔

جج : آپ تو سفید مرمر سے بنے ہوئے ہیں۔آپ کا رنگ کوئی کیسے خراب کرسکتا ہے؟۔

تاج محل : کارخانوں کی چمنیوں، موٹر گاڑیوں اور اینٹ کی بھٹیوں سے نکلنے والے دھوئیں نے فضا کو بری طرح آلودہ کررکھا ہے۔ اس سے میری رنگت میں فرق آ گیا ہے، جس کے ذمہ دار کثافت میاں ہی ہیں۔

جج : کثافت میاں سے مخاطب ہوکر۔کیا آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

کثافت میاں : صفائی سے تو میرا دور کا واسطہ نہیں۔صفائی کو اسلام نے آدھا ایمان ضرور کہا ہے لیکن مجھے اپنے جرم کا اقرار ہے۔

جج : تمام بیانات اور دلائل کو سننے کے بعد عدالت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ کثافت میاں کو شہر بدر کردیا جائے

کثافت میاں : جج صاحب! معاف کریں۔میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔اصل ذمہ دار تو وہ لوگ ہیں جو اپنے ذاتی مفادات کے لئے قومی مفادات کو قربان کررہے ہیں اور وہ عام انسان ہیں جو ہر طرف گندگیوں کو پھینکتے ہیں۔دریاؤں کو آلودہ کرتے ہیں اور درختوں کو کاٹتے ہیں۔

جج : کثافت میاں کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے عدالت ایسے لوگوں کو ذمہ دار گردانتی ہے جو زمینی، فضائی اور آبی آلودگی کے پھیلانے میں مدد ومعاون بنتے ہیں، اور ان کو ہدایت دیتی ہے کہ وہ شہروں اور آبادیوں کو پاک وصاف رکھنے کے لئے اپنے کارخانوں، فیکٹریوں کو شہروں سے دور رکھیں۔اور فاضل اشیاء کی نکاسی کا معقول انتظام کریں۔ نیز حکومت اور فلاحی اداروں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ عوام کے اندر براہِ راست مذاکرے، مباحثے، اخبارات، کتابچے، ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عوام میں ماحولیاتی بیداری پیدا کریں۔

ڈرامہ کی تشریح :

ڈرامہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''کرنا'' کے ہیں۔اردو ادب کی یہ ایک ایسی صنف ہے جس میں کرداروں اور مناظر کے ذریعہ کسی کہانی کو پیش کیا جاتا ہے اور کرداروں کی ذہنی اور جذباتی کشمکش کو مکالمے اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ اسٹیج کی زینت بنایا جاتا ہے۔ عام طور پر ڈرامہ میں آمنے سامنے بات چیت کے انداز میں معاشرہ کی غلطیوں کی اصلاح بھی کی جاتی ہے۔

ڈرامہ کے اجزاء ترکیبی :

(1) پلاٹ یا کہانی (2) کردار

(3) مکالمے (4) پیش کش

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:12 PM

I معانی اور اشارے:

عدالت	:	کورٹ		کثافت	:	آلودگی، گندگی، غلاظت	
دفعہ	:	مرتبہ		نجاست	:	گندگی	
اسم بامسمّٰی	:	نام کی طرح		جرائم	:	گناہ	
چشم دید	:	اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا		مکار	:	فریبی۔دھوکہ باز	
شفاف	:	صاف		عجوبہ	:	حیرت انگیز نمونہ	
رنگت	:	رنگ		فضا	:	ہوا	
زرخیز	:	سرسبز و شاداب		شہر بدر کرنا	:	شہر سے بھگا دینا	
مفادات	:	فائدے		فاضل اشیاء	:	فضول اشیاء	

II اضداد لکھئے:

کثافت	×	نظافت		زمین	×	آسمان	
فلاح	×	خسران		تباہ کرنا	×	آباد کرنا	
دوست	×	دشمن		دور	×	نزدیک	
ظلم	×	انصاف		پھول	×	کانٹا	

III واحد جمع لکھئے:

کثافت	+	کثافتیں		آلودگی	+	آلودگیاں	
قانون	+	قوانین		پھندہ	+	پھندے	
جرم	+	جرائم		جذبہ	+	جذبات	
عدالت	+	عدالتیں		کٹہرہ	+	کٹہرے	
عجوبہ	+	عجائب		صفائی	+	صفائیاں	
مباحثہ	+	مباحثے		مذاکرہ	+	مذاکرے	
خبر	+	اخبار		بیان	+	بیانات	

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:12 PM

IV مناسب جوڑ لگایئے:

تاج محل	دو بہنیں
گنگا جمنا	شاہ جہاں
جنگلات کی کٹائی	مذاکروں، مباحثوں، اخبارات، ٹی وی وغیرہ کا استعمال
ماحولیاتی بیداری عام کرنے کے لئے	آلودگی میں اضافہ کا سبب

V مختصر سوالات کے جوابات لکھئے:



(1) ڈرامہ کی تعریف کیجئے۔

(2) کثافت میاں کہاں کہاں گندگی پھیلا رہے ہیں؟

(3) کثافت میاں نے کن دو بہنوں کو خاص کر آلودہ کیا؟

(4) گنگا کثافت میاں کے کون کون سے دوست گناتی ہے؟

VI تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) تاج محل نے اپنی خوبصورتی کو آلودہ کرنے والی کون کون سی اشیاء بیان کی ہیں؟

(2) زمین نے کن چیزوں کو کثافت کا سبب بتایا ہے؟

(3) جج صاحب نے کثافت میاں کو کیا سزا سنائی ہے؟

خواتین اور معاشرہ : اسلام ایک ایسا معاشرہ تعمیر کرانا چاہتا ہے، جہاں ایک دوسرے سے ہمدردی اور غم گساری کا ماحول ہو۔ سماج کے باشعور اور خوش حال افراد مل کر کمزوروں اور پیچھے رہ جانے والوں کے لئے سوچیں اور ان کی فکری اور معاشی سطح کو بلند کریں۔ مرد اور عورت کے باہمی تعاون اور مل کر اللہ کی رضا کی خاطر محنت کرنے سے معاشرہ ترقی پا سکتا ہے۔ حلقہ نسواں کی ترقی تو پوری طرح عورت ہی کے ذمہ آتی ہے۔ مرد اُن کے مسائل کو حل کرنے کی اور کوشش کریں تو کامیاب کسی حد تک ہو جائیں گے، مگر سو فیصد کامیابی اور بہترین نتائج اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں، جب عورت خود ڈٹ کر حکمت کے ساتھ اس کی کوشش کرے۔

آج سماج میں دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کا نظام عام ہو رہا ہے، جس میں امیر مزید امیر اور غریب مزید غریب ہو رہا ہے۔ ہر طرف غربت کا سمندر اور مالداری کے جزیرے نظر آ رہے ہیں۔ ایسے میں پوری دنیا اسلام کے معاشی نظام کی طرف دیکھ بھی رہی ہے اور کچھ ممالک اسے اختیار بھی کر رہے ہیں۔ خواتین کو چاہئے کہ وہ معیشت کے میدان میں اپنے آپ کو پیچھے نہ رکھیں۔ آپؐ کے دور میں مدینہ کے مارکیٹ میں جہاں مردوں کے لئے جگہ تھی، وہیں عورتوں کے لئے بھی ایک مختص جگہ تھی، جہاں خواتین اپنی مصنوعات فروخت کیا کرتی تھیں۔

فاخرہ عتیق

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:12 PM

اکائی 6

غزلیات

غزل



اصغر حسین اصغر گونڈوی

سیکھنے کے مقاصد

- اردو غزل کی معنویت اور اس کی ادبی دل کشی سے طلبہ کو لطف اندوز کرانا۔
- طلبہ کے دلوں میں عشقِ حقیقی کے حصول کی تڑپ پیدا کرنا۔
- انسان کی حقیقت کو اجاگر کرنا۔
- دنیا کے عیش و آرام میں مست نہ ہو جانا۔

آلامِ روزگار کو آساں بنا دیا
جو غم ہوا اُسے غمِ جاناں بنا دیا

میں کامیاب دید بھی محروم دید بھی
جلووں کے اژدحام نے حیراں بنا دیا

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

وہ شورشیں نظامِ جہاں جن کے دم سے ہے
جب مختصر کیا اُنہیں انساں بنا دیا

کہتے ہیں اک فریبِ مسلسل ہے زندگی
اس کو بھی وقفِ حسرت و حرماں بنا دیا

اُس حسنِ کارو بار کو مستوں سے پوچھئے
جس کو فریبِ ہوش نے عصیاں بنا دیا

اس غزل کے پہلے 4 شعر زبانی یاد کیجئے۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:13 PM

شاعر کا تعارف

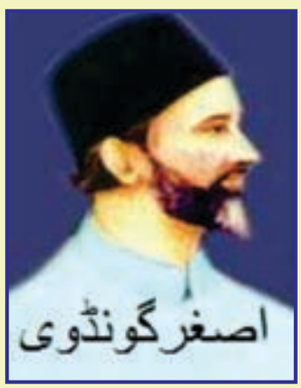

اصغر گونڈوی کا اصل نام اصغر حسین، تخلص اصغؔر، ان کے والد منشی تفضّل حسین تھے۔ آپ یکم مارچ 1884ء کو گورکھپور میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 30 نومبر 1936ء کو گونڈا میں ہوا۔ اصغؔر بڑے پایہ کے شاعر تھے اور اپنے آپ میں ایک دبستان کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ کی شاعری میں عشق کی پاکیزگی دکھائی دیتی ہے۔ آپ کے کلام کے کئی مجموعے چھپ چکے ہیں۔ جیسے سرودِ زندگی، نشاطِ روح، دیوانِ اصغؔر اور کلیات اصغؔر وغیرہ

حاصل کلام

شاعر اصغر گونڈوی کہتے ہیں کہ میں نے محبوبِ حقیقی کے عشق میں زمانہ کے تمام مصائب ومشکلات کو آسان بنادیا اور دنیا کے سارے غموں سے دست بردار ہوکر ایک ہی غم یعنی پیارے رب کی محبت کو اپنالیا ہے۔ محبوبِ حقیقی کے جلوے کائنات میں اس کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کے ہجوم کی وجہ سے میں حیران وسرگرداں ہوجاتا ہوں۔ اس سبب سے میں کبھی دیدار کی لذت سے کامران وشادماں ہوجاتا ہوں اور کبھی محروم ہوجاتا ہوں۔

جب محبوبِ حقیقی کے جمال کا پرتو (عکس) پھول کی کلیوں پر پڑتا ہے تو ان میں جان آجاتی ہے اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو گلستاں وجود میں آجاتا ہے۔ وہ ہنگامے جن سے ساری دنیا کا نظام چل رہا ہے انہیں سمیٹ کر انسان میں سمودیا گیا ہے اور انسان ایک عالمِ اصغر بن گیا ہے۔ ہم نے ان کی نگاہِ ناز کو تکلیف دہ سمجھا تھا۔ لیکن حقیقت میں وہی ہمارے لئے طاقت وقوت کا سرچشمہ ہے۔

دنیا کی زندگی جو مسلسل ایک دھوکہ ہے اس سے ہم نے کنارہ کشی اختیار کرکے اس کے عیش وآرام سے اپنے آپ کو ناامید کرلیا ہے۔ خدا کے وہ عاشق بندے جو محبوبِ حقیقی کے حسن کے نظارے میں بےخود اور مگن رہتے ہیں، وہی حقیقت حال سے واقف ہیں، اس کے حسن کی لذت سے محروم وگنہ گار لوگ بےخبر ہیں۔

پتے کی باتیں

زندگی بہت مختصر ہے، جب سمجھ میں آنے لگتی ہے تو دنیا میں رہنے کا وقت بہت کم رہ جاتا ہے۔

خونی رشتوں میں جب دوریاں بڑھ جاتی ہیں تو اپنوں کی خبریں غیروں کی زبان سے سننے کو ملتی ہیں۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:13 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

آلامِ روزگار	:	زمانہ کی مصیبتیں	غمِ جاناں	:	پیارے محبوب کا غم
دید	:	دیدار۔ نظارہ	جلوہ	:	ظاہر ہونا۔نمودار ہونا
اژدحام	:	بھیڑ۔ہجوم	حیران ہونا	:	دنگ رہ جانا
لب کشا ہونا	:	گفتگو کرنا	گلستاں	:	باغ۔چمن
شورشیں	:	فتنے۔ہنگامے۔فساد	نگاہ ناز	:	بڑائی کی نگاہ۔نخرے
رگِ جان	:	شہ رگ، وہ بڑی رگ جس سے تمام رگوں میں خون پہنچتا ہے۔			
فریبِ مسلسل	:	لگاتار دھوکہ	حسرت وحرماں	:	پشیمانی اور ناامیدی
مستوں	:	بےخود لوگ، اپنی حالت میں مست اور خوش رہنے والے			
عصیاں	:	گناہ، نافرمانی	نشتر	:	زخم چیرنے کا آواز

II اضداد لکھئے:

آسان	×	مشکل	غم	×	خوشی
کامیاب	×	ناکام	محروم	×	نامحروم
مختصر	×	مطوّل	مسلسل	×	غیر مسلسل

III واحد جمع لکھئے:

الم	+	آلام	جلوہ	+	جلوے
کلی	+	کلیاں	شورش	+	شورشیں
وقف	+	اوقاف	حسرت	+	حسرتیں

IV مندرجۂ ذیل اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) میں کامیاب دید بھی محروم دید بھی
جلوؤں کے اژدحام نے حیراں بنا دیا

(ب) یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:14 PM

V درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:



(1) شاعر نے دنیا کے سارے غموں کو کون سے غم میں تبدیل کر دیا ہے؟

(2) شاعر بیک وقت کیوں دیدار سے مستفید اور محروم ہے؟

(3) محبوب کے مسکرانے سے کیا فائدہ ہوا؟

(4) بقولِ شاعر انسان کو کیسے بنایا گیا ہے؟

(5) شاعر نے نگاہِ ناز کو کیا سمجھا تھا اور وہ حقیقت میں کیا تھا؟

(6) زندگی کی حقیقت کیا ہے؟

(7) خدا کے چاہنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے؟



لسانی سرگرمی :

اس غزل سے اپنے کسی پسندیدہ شعر کی تشریح کیجئے۔

فرمانِ باری تعالیٰ

جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کے لئے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے اور جو شخص کوئی بدی لے کر آئے گا تو اس کو صرف اسی ایک بدی کی سزا دی جائے گی اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ اے پیغمبرؐ! کہہ دو کہ میرے پروردگار نے مجھے ایک سیدھے راستہ پر لگا دیا ہے جو کجی سے پاک دین ہے،

ابراہیمؑ ! کا دین جنہوں نے پوری طرح یکسو ہو کر اپنا رخ صرف اللہ کی طرف کیا ہوا تھا، اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔ کہہ دو کہ: ”بے شک میری نماز، میری عبادت، اور میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے آگے سب سے پہلے سر جھکانے والا ہوں“۔

(آیت نمبر۔160 تا 163۔سورۂ انعام)

حدیث نبوی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین کلام وہ ہے جو مختصر ہو اور بامعنی ہو“۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا ”غنیٰ مال و دولت کی کثرت کا نام نہیں ہے بلکہ اصل غنیٰ دل کی بے نیازی کا نام ہے“۔

حضور ﷺ نے فرمایا ”ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے افضل ترین شاخ کلمہ طیّبہ لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ اور حیاء ایمان کا ایک خصوصی شعبہ (حصہ) ہے“۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:14 PM

اکائی 6
سرسری مطالعہ

سبق آموز حکایات

ماخوذ از : مثنوی مولانا رومؒ

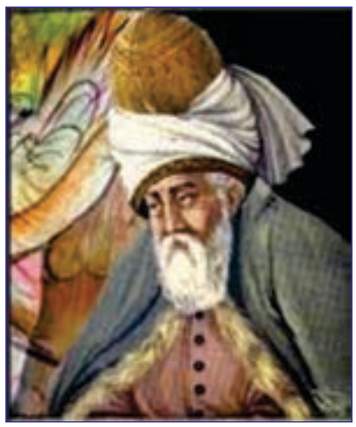

تصویر : جلال الدین رومی المعروف بہ مولانا رومؒ

حکایت 1 : قصہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک رات حضرت سلطان محمود غزنویؒ شاہی لباس اتار کر عام لباس میں رعیت کی نگرانی کے لئے تنہا گشت فرما رہے تھے کہ اچانک چوروں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ آپس میں کچھ مشورہ کر رہا ہے۔ چوروں نے سلطان محمود کو دیکھ کر دریافت کیا کہ اے شخص تو کون ہے؟

بادشاہ نے کہا کہ میں بھی تم ہی میں سے ایک ہوں۔ وہ لوگ سمجھے کہ یہ بھی کوئی چور ہے اس لئے ساتھ لے لیا۔ پھر آپس میں باتیں کرنے لگے اور یہ مشورہ ہوا کہ ہر ایک اپنا اپنا ہنر بیان کرے تاکہ وہی کام اس کے سپرد کیا جائے۔

ایک نے کہا اے میرے ساتھیو! میں اپنے کانوں میں ایسی خاصیت رکھتا ہوں کہ کتا جو کچھ اپنی آواز میں کہتا ہے اسے میں سمجھ لیتا ہوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

دوسرے نے کہا کہ میری آنکھوں میں ایسی خاصیت ہے کہ جس شخص کو اندھیری رات میں دیکھ لیتا ہوں اس کو دن میں بلا شک وشبہ پہچان لیتا ہوں۔

تیسرے نے کہا کہ میرے بازوؤں میں ایسی قوت ہے کہ میں ہاتھ کے زور سے نقب لگا لیتا ہوں یعنی گھر میں داخل ہونے کے لئے مضبوط دیوار میں بھی ہاتھ سے سوراخ کر دیتا ہوں۔

چوتھے نے کہا کہ میری ناک میں ایسی خاصیت ہے کہ میں مٹی سونگھ کر معلوم کر لیتا ہوں کہ اس جگہ خزانہ مدفون ہے یا نہیں۔ جیسے مجنون نے بغیر بتلائے ہوئے خاک سونگھ کر معلوم کر لیا تھا کہ یہ جگہ لیلیٰ کی قبر ہے۔

پانچویں شخص نے کہا کہ میرے پنجہ میں ایسی قوت ہے کہ محل خواہ کتنا ہی بلند ہو لیکن میں اپنے پنجہ کے زور سے کمند کو پھینک کر اس محل کے کنگرہ میں اُسے مضبوط لگا دیتا ہوں اور اس طرح کمند کے سہارے مکان میں آسانی سے داخل ہو جاتا ہوں۔

پھر سب نے مل کر بادشاہ سے دریافت کیا کہ اے شخص تیرے اندر کیا ہنر ہے جس سے چوری کرنے میں مدد مل سکے۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:15 PM

میری ڈاڑھی میں ایسی خاصیت ہے کہ پھانسی کے مجرموں کو جب جلاّ دوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔اس وقت اگر میری ڈاڑھی ہل جاتی ہے تو سب اسی وقت رہائی پا جاتے ہیں۔

یہ سنتے ہی چوروں نے کہا: اے ہمارے سردار! چونکہ یوم مشقت میں خلاصی کا ذریعہ آپ ہی ہیں۔یعنی اگر ہم پکڑے جائیں تو آپ کی برکت سے چھوٹ جائیں گے اس لئے اب ہم سب کو بے فکری ہوگئی۔ کیونکہ اوروں کے پاس تو صرف ایسے ہنر تھے جن سے چوری کی تکمیل ہوتی تھی لیکن سزا کے خطرہ سے بچانے کا ہنر کسی کے پاس نہ تھا یہی ایک کسر باقی تھی جو آپ کی وجہ سے پوری ہوگئی اور سزا کا خطرہ بھی ختم ہوگیا بس اب کام میں لگ جانا چاہیئے۔اس مشورہ کے بعد سب نے قصرِ شاہ محمود کی طرف رخ کیا اور شاہ خود بھی ان کے ہمراہ ہوگیا۔راستہ میں جب کتا بھونکنے لگا۔تو کتے کی آواز سمجھنے والے نے کہا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ تمہارے ساتھ بادشاہ بھی ہے لیکن اس کی بات کی طرف چوروں نے دھیان نہ دیا کیونکہ لالچ ہنر کو پوشیدہ کر دیتا ہے۔

ایک نے خاک سونگی اور بتادیا کہ شاہی خزانہ یہاں ہے۔ایک نے کمند پھینکی اور شاہی محل میں داخل ہوگیا۔نقب زن نے نقب لگادی اور سب نے مل کر آپس میں خزانہ تقسیم کرلیا اور جلدی جلدی ہر ایک نے مالِ مسروقہ پوشیدہ کرلیا۔بادشاہ نے ہر ایک کا حلیہ پہچان لیا اور ہر ایک کی قیام گاہ کے راستوں کو محفوظ کرلیا اور اپنے کو ان سے مخفی کر کے محل شاہی کی طرف واپس ہوگیا۔

بادشاہ نے دن کو عدالت میں شب کا تمام ماجرا بیان کر کے سپاہیوں کو حکم دیا کہ سب کو گرفتار کرلو اور سزائے قتل سنادو۔جب وہ سب کے سب مشکیں کسی ہوئیں عدالت میں حاضر ہوئے تو تخت شاہی کے سامنے ہر ایک خوف سے کانپنے لگا لیکن وہ چور جو اندھیری رات میں دیکھے ہوئے شخص کو دن میں پہچان لیتا تھا وہ مطمئن تھا اس پر خوف کے ساتھ رجاء کے آثار بھی نمایاں تھے۔یعنی وہ ہیبت سلطانی اور قہر انتقامی سے ترساں اور ساتھ ہی لطفِ سلطانی کا امیدوار بھی تھا کہ حسب وعدہ جب مراحم خسروانہ سے ڈاڑھی ہل جائے گی تو فی الفور خلاصی ہوجائے گی اور حسب وعدہ میں اپنے تمام گروہ کو بھی چھڑالوں گا کیونکہ غایت مروت سے بادشاہ اپنے جان پہچان والے سے اعراض نہ کرے گا بلکہ عرض (درخواست) قبول کر کے سب کو چھوڑ دے گا۔

اس شخص کا چہرہ خوف اور امید سے کبھی زرد کبھی سرخ ہو رہا تھا کہ بادشاہ محمود نے شاہی رعب وجلال کے ساتھ حکم نافذ فرمایا کہ ان سب کو جلادوں کے سپرد کر کے دار پر لٹکا دو اور چونکہ اس مقدمہ میں سلطان خود شاہد ہے اس لئے کسی اور کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے۔یہ سنتے ہی اس شخص نے دل کو سنبھال کر ادب سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔اجازت حاصل کر کے اس نے کہا حضور! ہم میں سے ہر ایک نے اپنے مجرمانہ ہنر کی تکمیل کردی۔اب شاہانہ ہنر کا ظہور حسب وعدہ فرمادیا جائے۔میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میری ڈاڑھی میں ایسی خاصیت ہے کہ اگر کرم سے ہل جائے تو مجرم خلاصی پا جاوے۔لہذا اے بادشاہ! اب اپنی ڈاڑھی ہلا دیجئے تاکہ آپ کے لطف وکرم سے ہم سب اپنے جرائم کی عقوبت وسزا سے نجات پا جائیں۔ہمارے ہنروں نے تو ہمیں دار تک پہنچادیا اب صرف آپ ہی کا ہنر ہمیں اس عقوبت سے نجات دلا سکتا ہے۔آپ کے ہنر کے ظہور کا یہی وقت ہے۔ہاں کرم سے جلد ڈاڑھی ہلایئے کہ خوف سے ہمارے کلیجے منہ کو آرہے ہیں۔اپنی ڈاڑھی کی خاصیت سے ہم سب کو جلد مسرور فرمادیجئے۔

سلطان محمود اس گفتگو سے مسکرایا اور اس کا دریائے کرم مجرمین کی فریاد ونالۂ اضطرار سے جوش میں آگیا۔ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی خاصیت دکھادی حتی کہ تمہارے کمال اور ہنر نے تمہاری گردنوں کو مبتلائے قہر کردیا بجز اس شخص کے کہ یہ سلطان کا عارف تھا اور اس

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:15 PM

کی نظر نے رات کی ظلمت میں ہمیں دیکھ لیا تھا اور ہمیں پہچان لیا تھا پس اس شخص کی اسی نگاہِ سلطان شناس کی وجہ سے تم سب کو رہا کرتا ہوں۔ مجھے اس پہچاننے والی آنکھ سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی ڈاڑھی کا ہنر ظاہر نہ کروں۔

فائدہ 1 :

اس حکایت میں عبرت و نصیحت یہ ہے کہ جس وقت تم جرائم کا ارتکاب کرتے ہو تو شہنشاہِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور وہ تمہارے کرتوتوں سے باخبر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو''۔ بندہ جب کسی نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے تو گویا خزانہ حدود الٰہیہ میں خیانت کرتا ہے۔ اللہ کے حقوق کی خیانت ہو یا بندوں کے حقوق کی یہ سب اللہ کے خزانے کی چوریاں ہیں اس لئے ہر وقت یہ خیال رہے کہ شہنشاہِ حقیقی ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں دیکھ رہا ہے۔

فائدہ 2 :

اس حکایت سے یہ نصیحت بھی ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی سزا انجام کار عالمِ آخرت میں دیں گے اگر چہ کہ دنیا میں فی الحال نظر انداز فرمادیں جیسے خزانۂ شاہی کی چوری کے وقت سلطان اگر چہ چوروں کو دیکھ رہا تھا اور ان کے پاس ہی تھا لیکن اس حال میں انہیں سزا نہ دی بلکہ انجام کار گرفتار کرالیا۔ اگر ہر روز یہ استحضار کرلیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام اعمال کو دیکھ رہے ہیں تو گناہ کے ارتکاب سے خوف محسوس ہوگا۔

فائدہ 3 :

تیسری نصیحت یہ ہے کہ قیامت کے دن کوئی ہنر کام نہ دے گا بلکہ وہ تمام اعمال جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف انسان سے سرزد ہو رہے ہیں۔ قیامت کے دن اس کی گردن بندھوادیں گے۔ گو دنیا میں ان کو ہنر سمجھا جاتا ہو۔ جس طرح چوروں نے اپنے فن کو موقع کمال میں پیش کیا تھا لیکن ان کمالات ہی نے ان کی مشکیں کسوادیں۔

فائدہ 4 :

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی ہنر کام آنے والا نہیں ہے سوائے ایک ہنر کے اور وہ یہ ہے کہ اس دنیا کے ظلمت کدہ میں اللہ کو پہچاننے والی نظر پیدا کی جائے جیسے کہ وہ شخص جس کی نگاہ سلطان شناس تھی کہ اپنے اسی ہنر کی وجہ سے قہر و انتقامِ شاہی سے خود بھی بچ گیا اور سفارش کر کے دوسروں کو بھی بچالیا۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ یہ دنیا بھی ظلمت کدہ ہے یہاں کی اندھیری میں جو بندہ اتباعِ شریعتِ الٰہیہ کی برکت سے اپنے اللہ کو پہچان لے گا وہ قیامت کے دن خود بھی نارِ جہنم کی عقوبت سے خلاصی پائے گا اور دوسرے مجرمین (گنہ گار اہل ایمان) کے لئے بھی سفارش کرے گا۔ پھر حق تعالیٰ جس کے لئے چاہیں گے اس کی سفارش قبول فرما کر اپنی شانِ رحمت کا ظہور فرمائیں گے۔ بہت خوش نصیب ہے وہ بندہ جس نے دنیا میں رہ کر نگاہِ معرفت پیدا کرلی اور اپنے اللہ کو پہچان لیا۔

حکایت 2 : قصۂ سلطان محمود و ایاز

ایک روز صبح کے وقت سلطان محمود نے ارکین سلطنت کی عقل و فہم کا امتحان کرنے کے لئے خزانۂ شاہی سے ایک موتی نکلوایا اور سب سے پہلے وزیر کے ہاتھ میں دے کر اس سے دریافت کیا کہ یہ موتی کتنے دام میں فروخت ہوگا؟ وزیر نے عرض کیا کہ حضور! یہ موتی تو بہت ہی بیش

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:16 PM

قیمت ہے۔سونے سے لدے ہوئے دوسو گدھوں سے بھی اس کی قیمت زیادہ ہے۔

سلطان نے کہا کہ اچھا تو میرے حکم سے اس بیش قیمت موتی کو ریزہ ریزہ کردو۔وزیر نے عرض کیا کہ حضور اس موتی کو ضائع نہ کروں گا۔ میں آپ کے خزانہ دولت کا خیر خواہ ہوں اور اس گوہر کو توڑنا بدخواہی ہوگی۔بادشاہ نے اس کو شاباشی دی اور ایک شاہی خلعت عطا فرمائی۔ اور اس موتی کو وزیر کے ہاتھ سے لے کر سلطنت کے ایک دوسرے مقرب عہدیدار کو دیا اور اس سے بھی اس کی قیمت دریافت کی۔ اس نے کہا حضور ! اس بیش موتی کی قیمت آپ کی آدھی سلطنت ہے۔خدا اس موتی کو محفوظ رکھے۔بادشاہ نے اس کو بھی حکم دیا کہ اس موتی کو ریزہ ریزہ کردو۔اس نے عرض کیا حضور! ایسے قیمتی موتی کو توڑنے کے لئے میرا ہاتھ حرکت نہیں کرسکتا۔اس موتی کو توڑنا خزانۂ سلطنت سے دشمنی کے مترادف ہوگا۔

سلطان محمود نے اس کو بھی شاہی خلعت عطا فرمائی اور دیر تک اس کی تعریف کرتا رہا۔

غرض بادشاہ نے 65 اراکین سلطنت کو باری باری طلب کر کے یہی معاملہ فرمایا اور ہر ایک نے وزیر کی تقلید کی اور شاہی خلعت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سلطان سے شرف مدح بھی حاصل کیا۔بادشاہ جب سب کا امتحان کر چکا اور انعامات دے چکا تو آخر میں اس نے ایاز کو طلب کیا اور موتی کو اس کے ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ اے ایاز! ہر ایک نے اس موتی کو دیکھا تو بھی اس کی شعاعوں کو دیکھ لے اور غور کر کے بتا کہ اس کی کیا قیمت ہوگی۔

ایاز نے عرض کیا حضور! جس قدر قیمت اس موتی کی عرض کروں گا یہ موتی اس سے بھی کہیں زیادہ گراں اور بیش قیمت ہوگا۔شاہ نے حکم دیا کہ اچھا تو فوراً اس گوہر کو توڑ دے اور بالکل ریزہ ریزہ کردے۔ایاز سلطان کا مزاج شناس تھا اور سمجھ رہا تھا کہ بادشاہ اس وقت ہمارا امتحان لے رہا ہے۔سلطان کا حکم سنتے ہی اس نے گوہرِ بیش بہا کو چکنا چور کر دیا۔اور خلعت وانعامات کی ذرا بھی طمع نہ کی۔جیسے ہی ایاز نے وہ بیش بہا موتی توڑا، تمام وزراءِ سلطنت نے کہا کہ واللہ یہ شخص انتہا درجہ کا ناسپاس نعمت ہے۔جس نے اس پرنور ومحترم موتی کو توڑ دیا۔ایاز نے کہا۔اے محترم بزرگو! حکمِ شاہ کی قیمت زیادہ ہے یا اس موتی کی؟۔اے لوگو! تمہاری نظر موتی پر ہے، بادشاہ پر نہیں۔میں اپنی نظر کو بادشاہ سے نہ ہٹاؤں گا اور موتی کی طرف رخ نہ کروں گا۔کیونکہ بادشاہ سے نظر ہٹا کر موتی کی طرف متوجہ ہونا بادشاہ کی محبت واطاعت میں شرکت ہے۔

جس وقت ایاز نے اس راز کو اراکین سلطنت پر ظاہر کیا تو تمام اراکین جو ایاز کے مقرب بادشاہ ہونے کی وجہ سے حسد رکھتے تھے اس کی فتح وکامیابی سے ذلیل وخوار ہوگئے۔

اس حکایت میں نصیحت ہے کہ اَلاَمْرُ فَوْقَ الاَدَبْ یعنی حکمِ حاکم کے بعد اصل ادب یہی ہے کہ اس حکم پر عمل کیا جائے۔ایاز کو محمود سے ذاتی محبت تھی اور دوسرے وزراء وامراء کو اپنی کرسیوں، عہدوں اور تنخواہوں سے محبت تھی۔یہ فہم وعقل جو ایاز کے اندر تھی وہ محبت کا ذاتی فیضان تھا۔محبت خود ادب سکھاتی ہے۔

اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ نفس کی وہ تمام خواہشات جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہیں خواہ وہ کتنی ہی قیمتی، لذیذ اور حسین نظر آئیں مگر عاشق اور جانباز کو چاہئے کہ وہ کسی بری خواہش پر ہرگز عمل نہ کرے اور اس خواہش کے موتی کو حکمِ الٰہی کے پتھر سے بے دریغ توڑ دے۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:17 PM

حکایت 3 : ایک مچھر کی فریاد حضرت سلیمان علیہ السلام سے

ایک مچھر نے اپنا مقدمہ (کیس) حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو پیش کیا اور کہا کہ اے وہ ذاتِ گرامی جس کی حکومت انسانوں، جنوں، چرندوں، پرندوں اور ہوا پر ہے۔ میری مصیبت دور کر دیجئے اور میرا فیصلہ کیجئے۔

حضرت سلیمانؑ نے دریافت فرمایا کہ اے انصاف طلب کرنے والے تو کس سے اپنا انصاف چاہتا ہے۔ بیان کر۔ مچھر نے کہا کہ میرا درد و غم ہوا کے ہاتھ سے ہے اور اسی کا مجھ پر بے حد ظلم ہے۔ یعنی جب میں کسی جاندار کا خون چوسنے کی کوشش کرتا ہوں تو ہوا مجھے وہاں سے اُڑا دیتی ہے۔

حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ اے مچھر! مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ کوئی فیصلہ اس وقت تک نہ کروں جب تک دونوں فریق حاضر نہ ہوں۔ مچھر نے کہا بے شک آپ درست فرماتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ہوا کو حکم دیا کہ جلد حاضر ہو تیرے ظلم سے تنگ آ کر ایک فریادی حاضر ہے اور شکایت کر رہا ہے۔ ہوا حکم سنتے ہی تیز رفتاری سے حضرت سلیمانؑ کے روبرو حاضر ہوگئی اور مچھر اس ہوا کی تیزی سے راہِ فرار پر بے اختیار مجبور ہوگیا۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ اے مچھر! کہاں جاتا ہے۔ ٹھہر جا کہ میں تم دونوں کا فیصلہ کر دوں۔ مچھر نے کہا کہ اے شاہِ جن وانس! میری موت ہوا ہی کے وجود سے ہے۔ ہوا جب آئی تو مجھے قرار نہ رہا کیوں کہ وہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے میری جگہ سے مجھ کو اکھاڑ پھینکتی ہے۔

اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب خدا کا قرب عطا ہوگا اور دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت آئے گی تو دنیا کی محبت کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دے گی۔ جب دل میں بڑائی اور تکبر ہوگا تو خدا کی قربت حاصل نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص قرب اور تعلق کے لئے نفس کی خواہشات کو مٹانا ہوگا اور اللہ کی مرضیات پر چلنا ہوگا۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

لباس	:	کپڑے	گشت کرنا	:	گھومنا
گروہ	:	جماعت	دریافت کرنا	:	معلوم کرنا
ہنر	:	کمال	نقب لگانا	:	سوراخ کرنا
مدفون	:	دفن کیا ہوا	قوت	:	طاقت
رہائی	:	چھٹکارا۔ خلاصی	قصر	:	محل
عقوبت	:	سزا	معرفت	:	پہچان
مشکیں کسنا	:	دونوں بازو باندھ دینا	عقل و فہم	:	سوجھ بوجھ
خاک	:	مٹی	مخفی	:	پوشیدہ
مسروقہ مال	:	چُرایا ہوا مال	قیام گاہ	:	گھر
رجاء	:	امید	عرض	:	درخواست

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:17 PM

دار	:	پھانسی پر لٹکانے کی جگہ	شاہد	:	گواہ
کرم	:	مہربانی	مسرور	:	خوش
گفتگو	:	بات چیت	مجرمین	:	گنہ گار
نالہ	:	آواز	ظلمت	:	تاریکی
نگاہِ سلطان شناس	:	بادشاہ کو پہچاننے والی نظر	ہنگامہ	:	شوروغل
شاہ	:	بادشاہ	گوہر	:	موتی
بیش قیمت	:	قیمتی	دام	:	قیمت
ریزہ ریزہ کرنا	:	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	عہدیدار	:	ذمہ دار
خلعت	:	شاہی لباس، اعزازی جوڑا	چکنا چور کرنا	:	توڑ کر ریزہ ریزہ کر دینا
مقدمہ	:	کیس	روبرو	:	سامنے
ذات گرامی	:	مکرم شخصیت	چرندے	:	چرنے والے جانور
پرندے	:	اڑنے والے جانور	فریق	:	دو افراد میں سے ایک
درست	:	صحیح	راہِ فرار	:	بھاگنے کا راستہ
شاہِ جن وانس	:	جنوں اور انسانوں کے بادشاہ	قرار	:	سکون
ہلاک کرنا	:	برباد کرنا	قرب	:	نزدیکی
تکبر	:	بڑائی	مرضیات	:	مرضی کی جمع، پسندیدہ چیزیں
مراحمِ خسروانہ	:	شاہی عنایات			

II مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) ایک رات حضرت سلطان محمودؒ عام لباس میں ..... فرما رہے تھے

(گھوم گشت دوڑ)

(2) میری ناک میں ایسی خاصیت ہے کہ ..... سونگھ کر خزانہ کو معلوم کر لیتا ہوں

(مٹی پھول خوشبو)

(3) اگر ہم پکڑے جائیں تو آپ کی ..... سے ہم چھوٹ جائیں گے

(رحمت عنایت برکت)

(4) سلطان محمود نے اراکین سلطنت کا امتحان لینے کے لئے خزانہ سے ایک قیمتی ..... نکلوایا

(ہیرا موتی سونا)

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:17 PM

(5) بادشاہ نے ..... اراکینِ سلطنت کو باری باری طلب کر کے موتی توڑنے کا حکم دیا
(75 65 55)

(6) ایاز نے سمجھا کہ بادشاہ اس وقت ہمارا ..... لے رہا ہے۔
(امتحان جواب جانچ)

(7) اے لوگو تمہاری نظر موتی پر ہے ..... پر نہیں۔
(وزیر بادشاہ عہدیدار)

(8) مچھر نے کہا کہ میرا .....ہوا کے ہاتھ سے ہے
(دردوغم مصیبت محنت ومشقت)

(9) مچھر ہوا کی تیز رفتاری سے ..... پر بے اختیار مجبور ہو گیا۔
(راہِ ہدایت راہِ فرار راہِ مشقت)

III درج ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:



(1) سلطان محمود غزنویؒ ایک رات کیا کر رہے تھے؟
(2) سلطان نے اپنی کیا خاصیت بتائی؟
(3) لالچ ہنر کو کیا کر دیتا ہے؟
(4) سلطان نے کس شخص کی سفارش پر چوروں کو رہا کیا؟
(5) ایک مقرب عہدہ دار نے موتی کے توڑنے کا حکم سنتے ہی کیا کہا؟
(6) بادشاہ کا حکم سنتے ہی ایاز نے کیا کہا؟
(7) وزراء اور اراکین کے اعتراض کرنے پر ایاز نے کیا کہا؟
(8) محمود وایاز کے واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
(9) مچھر نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں آ کر کیا شکایت کی؟
(10) ہوا کے حاضر ہوتے ہی مچھر کو کیا ہوا؟
(11) مچھر کے اس واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟

IV۔ تفصیلی جواب دیجئے۔

1۔ محمود غزنوی کا واقعہ اپنے الفاظ میں پیش کیجئے۔
2۔ محمود غزنوی اور ایاز کی حکایت کو اپنے الفاظ میں پیش کیجئے۔
3۔ ایک مچھر نے حضرت سلیمانؑ سے کیا فریاد کی، اپنے الفاظ میں بیان کیجئے۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:18 PM

اکائی 6

اردو قواعد

علامتِ فاعل ''نے'' کے قاعدے



'' نے '' علامتِ فاعل ہے مگر یہ علامت فاعل کے ساتھ ہر جگہ نہیں آتی۔ اس کے استعمال کے خاص موقعے ہیں۔

جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(1) '' نے '' علامتِ فاعل صرف فعل متعدی کے ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی احتمالی اور حالِ قریب کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے: میں نے کھانا کھایا۔ سلیم نے احمد کو خط لکھا ہے۔ میں نے یہ خبر کل سنی تھی۔ زاہدہ نے یہ کتاب پڑھی ہوگی۔ وغیرہ

ماضی استمراری کے ساتھ ''نے'' کا استعمال نہیں ہوتا۔

(2) اگرچہ '' لانا '' لے جانا، بھولنا، شرمانا، بولنا متعدی افعال ہیں مگر اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ '' نے '' نہیں آتا۔ جیسے: میں کتاب لے آیا۔ وہ رقعہ لے گیا۔ میں تمہارا نام نہیں بھولا۔ وہ اپنی اس حرکت سے شرمایا۔

لیکن بعض اوقات جب بولنے کے ساتھ کوئی لفظ بطورِ مفعول ہوتا ہے تو '' نے '' لگا دیتے ہیں۔

جیسے : اس نے جھوٹ بولا۔ مگر وہ جھوٹ بولا، بھی صحیح ہے۔

(3) بعض متعدی فعل ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ '' نے '' کا استعمال ہوتا بھی ہے اور نہیں بھی۔ جیسے:

میں بازی جیتا	میں نے بازی جیتی
میں بات سمجھا	میں نے بات سمجھی
میں شرط ہارا	میں نے شرط ہاری
میں کام سیکھا	میں نے کام سیکھا

(4) بعض افعال لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لازم ہونے کی صورت میں '' نے '' کا استعمال نہیں ہوتا مگر متعدی کی حالت میں '' نے '' آتا ہے۔ جیسے

پکارنا	وہ پکارا	(لازم)	اس نے مجھے پکارا (متعدی)
بھرنا	اس کا پیٹ بھرا	(لازم)	میں نے پانی بھرا (متعدی)
پلٹنا	خط میں جب آپ نے تحریر سراسر پلٹی		(متعدی)

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:18 PM

علامت مفعول ''کو'' کے قاعدے

'' کو '' مفعول کی علامت ہے۔اس کے استعمال کے حسبِ ذیل قاعدے ہیں۔

(1) جب فعل کا ایک ہی مفعول ہو اور ذی عقل ہو تو مفعول کے ساتھ '' کو '' آتا ہے۔ جیسے

ندیم نے فہیم کو مارا میں نے شاہد کو دیکھا وغیرہ

(2) اگر مفعول غیر ذی عقل یا بے جان شئے ہے تو اس کے ساتھ '' کو '' نہیں آتا۔

جیسے: میں نے کھانا کھایا۔ بکری پانی پیتی ہے۔ شاکر نے سانپ مارا وغیرہ

(3) جہاں دو مفعول ہوں ایک قریب، اور دوسرا بعید، تو ایسی صورت میں مفعول قریب کے ساتھ '' کو '' نہیں لاتے اور بعید کے ساتھ '' کو '' لاتے ہیں۔جیسے: میں نے تمہارا قلم عمران کو دے دیا۔

(4) جہاں دو مفعول ہوں اور ان میں سے ایک شخص ہو اور دوسرا شئے تو مفعولِ شخصی کے ساتھ ہمیشہ '' کو '' آتا ہے۔جیسے:

عرفان نے خالد کو ایک تحفہ دیا۔ امین نے سب کو مٹھائی کھلائی راشدہ نے فقیر کو ایک روپیہ دے دیا وغیرہ۔

مشق

سوالات :

(1) '' نے '' اور '' کو '' کس کس کی علامتیں ہیں؟

(2) درجِ ذیل مثالوں میں علامت ''نے'' فعل ماضی کی کن اقسام کے ذریعہ استعمال کیا گیا ہے؟

راشدہ نے خط لکھا ہے اسلم نے کتاب پڑھی تھی رضوان نے تقریر سنائی ہوگی

(3) پکارنا پھرنا بدلنا ان الفاظ کو علامت '' نے '' کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے۔

(4) علامت '' کو '' کے استعمال سے دو جملے بنایئے۔

کیا تم جانتے ہو؟

علمِ صرف کسے کہتے ہیں؟

حروف اور سکنات کی بدلنے سے معنی میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے اسے علم صرف کہتے ہیں۔ان الفاظ کے معانی پر غور کریں

خُلق	:	اخلاق	خَلق	:	مخلوق
صَدا	:	آواز	سَدا	:	ہمیشہ
ہُوا	:	کسی کام کا پورا ہونا	ہَوا	:	انسانی جان کے لئے لازمی چیز۔

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:18 PM

لسانی صلاحیتیں



ایک طالب علم اور بینک مینیجر کے درمیان کی گفتگو جس میں بینک کا کھاتہ کھلوانے کا ذکر ہے۔ اسے مکمل کیجئے:

طالب علم: میں اسکول کا طالب علم ہوں۔ میرا نام عبدالرشید ہے۔

مینیجر : بتایئے کیا خدمت درکار ہے ؟

طالب علم: .....

مینیجر : تم کون سی جماعت میں پڑھتے ہو ؟

طالب علم: .....

مینیجر : ..... ؟

طالب علم: جی ہاں یہ شناختی کارڈ ہے لیجئے۔

مینیجر : ٹھیک ہے۔ آپ کو ہمارا پلیکیشن فارم بھرتی کر کے اس پر اپنا ایک پاسپورٹ سائز فوٹو چسپاں کر کے دینا ہوگا۔

طالب علم: .....

مینیجر : .....اسکول کے میر مدرس کی دستخط، مہر کروا کر لے آیئے۔

بعض عام محاورے، ان کا مطلب اور جملوں میں استعمال :

1۔ آب آب ہونا	: شرمندہ ہونا۔	جب شاہد کی چوری پکڑی گئی تو وہ آب آب ہوگیا۔
2۔ آسمان سر پر اٹھانا	: بہت شور مچانا۔	کبڈی کھیلتے ہوئے فوزان اور ریحان آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔
3۔ امید بر آنا	: خواہش کا پورا ہونا۔	یس یس یل سی کے امتحان میں اول آنے کی میری امید بر آئی۔
4۔ دل بھر آنا	: غم گین ہونا۔	سلیم کے دردناک حالات سن کر میرا دل بھر آیا۔
5۔ ڈنکا بجنا	: شہرت ہونا۔	پورے ملک میں ہندوستان کی ٹیم کی کامیابی کا ڈنکا بجنے لگا۔
6۔ جان پر کھیلنا	: اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنا	راشد نے جان پر کھیل کر اپنے دوست کو ڈوبنے سے بچالیا۔
7۔ دانت کھٹے کرنا	: شکست دینا	غزوہ بدر میں مسلمانوں نے کافروں کے دانت کھٹے کئے۔
8۔ داغ بیل ڈالنا	: بنیاد رکھنا/آغاز کرنا	بابر نے ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی داغ بیل ڈالی۔
9۔ کانوں کان خبر نہ ہونا:	بالکل خبر نہ ہونا	میرے یہاں آنے کی کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی۔
10۔ گل کھلانا	: فساد برپا کرنا	شارق اتنا شریر ہے کہ ہر روز اسکول میں کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلاتا ہے۔

درج ذیل مضمون کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

Plants are green in colour. They have a substance called Chlorophyll in their leaves. It gives green colour to the plants. It also helps the plants to prepare their own food. Plants give us pure air. They are helpful in keeping the environment clean.

10 urdu reader Unit-6
Thursday, February 21, 2019 7:21:19 PM

خط نویسی کا ایک نمونہ

درجِ ذیل اشتہار کی روشنی میں ملازمت (نوکری) حاصل کرنے کے لئے ایک درخواست لکھئے۔ نام کی جگہ الف الف الف۔ اور پتہ کی جگہ ج۔ج۔ج لکھا جائے۔

ضرورت ہے

ایک کمپنی کی نئی برانچ کے لئے ایک سیلز مین کی ۔ جو کپڑوں کے فروخت کرنے میں مہارت رکھتا ہو۔
کم سے کم قابلیت کسی بھی اعلیٰ یونیورسٹی سے ڈگری کا حامل ہو۔ دوسال کا تجربہ رکھتا ہو۔
درخواست اس پتہ پر بھیجی جائے۔ سٹی سلک ہاؤس۔ 20، رام نگر۔ کوئمبتور

من جانب:
الف الف الف
ج ج ج

بخدمت جناب مینجر صاحب
سٹی سلک ہاؤز۔ 20، رام نگر۔ کوئمبتور

عرض داشت : درخواستِ ملازمت برائے سیلز مین

اخبار ''مسلمان'' مؤرخہ 13/جولائی 2019ء میں آپ کی کمپنی کا ایک اشتہار نظر سے گذرا جس میں آپ نے اپنی نئی کمپنی کی برانچ کے لئے ایک سیلز مین کی ضرورت کا ذکر کیا ہے۔ میں بہ حیثیت امیدوار یہ درخواست پیش کرتا ہوں۔ میری ذاتی و تعلیمی صلاحیت کی تفصیلات حسبِ ذیل ہیں۔

نام	:	الف الف الف
عمر	:	25 سال
پتہ	:	ج ج ج
تعلیمی قابلیت	:	بی۔اے۔اردو
مہارتی صلاحیتیں	:	ڈپلوما کورس (کمپیوٹر)
تجربہ	:	چار سال بہ حیثیت سیلس مین
زبان دانی	:	انگریزی۔ ٹمل۔اردو۔ہندی
دلچسپیاں	:	ٹینس بال۔فوٹوگرافی۔سفر و سیاحت

امید کہ مندرجۂ بالا قابلیت کی روشنی میں مجھے آپ کی کمپنی میں خدمت کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کمپنی کی ترقی میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کروں گا اور وقت کا پابند رہوں گا۔ مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ شکریہ

والسلام
الف الف الف

مکتوب الیہ کا پتہ
جناب مینجر صاحب
سٹی سلک ہاؤس۔
20، رام نگر۔ کوئمبتور

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:46:58 PM

اکائی 7

حصّۂ نظم

چپ کی داد

خواجہ الطاف حسین حالؔی

سیکھنے کے مقاصد

- ماؤں، بہنوں، بیٹیوں میں فطری خوبیوں کو اپنانے کی ترغیب دلانا۔
- خواتین میں اخلاقِ حسنہ پیدا کروانا۔
- عورتوں کو ماں، باپ، شوہر اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق بتلانا۔

شاعر کا تعارف



خواجہ الطاف حسین حالؔی

خواجہ الطاف حسین نام اور حالؔی تخلص تھا۔ حالؔی اچھے نثر نگار بھی تھے۔ ان کی نثری تصانیف میں حیاتِ سعدی، حیاتِ جاوید، یادگارِ غالب اور مقالاتِ حالؔی مشہور ہیں۔ 1914ء میں حالؔی کا انتقال ہوا۔

اے ماؤ ! بہنو ! بیٹیو! دنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہیں، قوموں کی عزت تم سے ہے

تم گھر کی ہو شہزادیاں، شہروں کی ہو آبادیاں
غم گیں دلوں کی شادیاں، دکھ سکھ میں راحت تم سے ہے

تم ہو تو غربت ہے وطن، تم بِن رہے ویرانہ چمن
ہو دیس یا پردیس، جینے کی حلاوت تم سے ہے

نیکی کی تم تصویر ہو ، عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسبان، ایمان سلامت تم سے ہے

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:46:59 PM

فطرت تمہاری ہے حیا، طینت میں ہے مہر و وفا
گھٹی میں ہے صبر و رضا، انسان عبارت تم سے ہے

مونس ہو خاوندوں کی تم، غم خوار فرزندوں کی تم
تم بن ہے گھر ویران سب، گھر بھر میں برکت تم سے ہے

تم آس ہو بیمار کی، ڈھارس ہو تم بے کار کی
دولت ہو تم نادار کی، عُسرت میں عشرت تم سے ہے

میکے میں سارے گھر کی تھیں، گو مالک ومختار تم
پر سارے کنبے کی رہیں، بچپن سے خدمت گار تم

ماں باپ کے حکموں پہ پتلی کی طرح پھرتی رہیں
غم خوار باپوں کی رہیں، ماؤں کی تابعدار تم

راتوں کو چھوٹے بھائی بہنوں کی خبر اٹھ ٹھ کے لی
بچہ کوئی سونے میں رویا، اور ہوئیں بیدار تم

سسرال میں پہنچیں تو وہاں، اک دوسرا دیکھا جہاں
جا اتری گویا دیس سے، پردیس میں اک بار تم

بدلے نہ شوہر کی نظر، سسرے کا دل میلا نہ ہو
آنکھوں میں ، ساس اور نند کی کھٹکو نہ مثل خار تم

غم کو غلط کرتی رہو، سسرال میں ہنس بول کر
شربت کے گھونٹوں کی طرح، پیتی رہو خونِ جگر

حاصل کلام

مولانا الطاف حسین حالؔی اس نظم میں نسوانی فطرت کو نہایت خوب صورت اسلوب میں پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے میری ماؤ! بہنو!، بیٹیو! دنیا اور قوموں کی عزت تم سے ہے، تم ہی ملکوں کی بستیاں ہو، یہ ملک ان بستیوں اور شہروں کی آبادیوں سے بنے ہوئے ہیں، سب کی عزت کا دارومدار تم سے ہے۔ تم گھروں کی ملکہ، اور شہزادیاں ہو، تم شہروں کو آباد کرنے والی آبادیاں ہو۔

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:46:59 PM

غمگین دل تمہیں دیکھ کر خوش اور شادمان ہو جاتا ہے، دکھ سکھ میں اور رنج و راحت میں تم سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ جب تم ساتھ رہتی ہو، تو ہمیں پردیس بھی وطن معلوم ہوتا ہے اور تمہارے بغیر خوش نما باغ بھی ویرانہ نظر آتا ہے۔

تم سراپا نیکی ہو، یا پاکدامنی کی تدبیر ہو، تم دین کی محافظ اور رکھوالی ہو، مردوں کا ایمان تم سے سلامت اور محفوظ ہے۔ تمہاری فطرت میں شرم وحیا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، تمہاری طبیعت اور سرشت میں وفاداری اور مہربانی پائی جاتی ہے، تمہاری گھٹی میں صبر و رضا گھول کر ڈالی گئی ہے۔ اور تم پیکر انسانیت ہو۔

تم اپنے شوہروں کی رفیق و ہمدرد ہو اور اپنے بال بچوں کی غم خوار ہو، تمہارے بغیر گھر ویرانہ ہے، گھر میں برکت، ہلچل اور بہار تو تم سے ہے، بیماروں کو تسلی اور تشفی تم سے ملتی ہے۔ بے روزگار اور بے کار لوگوں کو تم ہمت دلاتی ہو، غریب و مفلس اور لاچار، مجبور لوگوں کی دولت تم ہو۔ غم و تکلیف میں آرام اور خوشی کا سبب تم ہی ہو۔

تم اپنے میکے میں گھر کی ملکہ اور مالک و مختار تھیں، سارے گھر بار کی خدمت کرنے میں تم کبھی پیچھے نہیں ہٹیں،، ماں باپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تم پتلی کی طرح پھرتی رہیں، باپ کی غم خوار، اور ماں کی تابعدار تم تھیں، چھوٹے بھائی ہو یا بہنیں اٹھ اٹھ کر تم نے ان کا خیال رکھا، نیند میں کوئی بچہ جب رویا تو تم بیدار ہوتی تھیں۔

جب تم اپنے سسرال میں قدم رکھو، اگر چہ کہ وہ تمہارے لئے ایک دوسرا جہاں اور ایک پردیس ہوگا لیکن تمہاری خدمت کے پاک جذبہ میں کسی قسم کا بدلاؤ نہ آنے پائے، تمہیں اپنے شوہر کا خیال رکھنا ہوگا، اپنے سسرے کا دل جیتنا ہوگا، ساس اور نند کے دل میں تمہیں اپنے لئے جگہ بنانی ہوگی۔ یاد رہے کہ تم وہاں کانٹوں کی طرح نہ کھٹکو، بلکہ اپنے سارے غموں کو بھلا کر سسرال میں ہنسی خوشی کے میٹھے بول بولا کرو۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

غربت	:	اجنبیت	بِن	:	بغیر
ویرانہ	:	اُجاڑ اور غیر آباد جگہ	حلاوت	:	مٹھاس
عفت	:	پاکدامنی، عصمت	پاسبان	:	محافظ
سلامت	:	حفاظت	آس	:	امید
مونس	:	دوست، یار، غم گسار	طینت	:	طبیعت
عشرت	:	مزہ، عیش	عسرت	:	تنگی
تابعدار	:	اطاعت گزار	بیدار ہونا	:	جاگنا
جہاں	:	عالم، دنیا	خار	:	کانٹا
خون جگر پینا (محاورہ)	:	غم و غصہ، ضبط کرنا	غم کو غلط کرنا (محاورہ)	:	دل بہلانا، تفریح کرنا

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:00 PM

II اضداد لکھئے:

عزت	×	ذلت	دکھ	×	سکھ
دیس	×	پردیس	نیکی	×	بدی
تدبیر	×	تقدیر	ایمان	×	کفر
ویران	×	آباد	عسرت	×	عشرت
خار	×	گل			

III واحد جمع لکھئے:

عزت	+	عزتیں	شہزادی	+	شہزادیاں
راحت	+	راحتیں	ویرانہ	+	ویرانے
نیکی	+	نیکیاں	عسرت	+	عسرتیں
فکر	+	افکار	خبر	+	اخبار

IV مصرعے مکمل کر کے جوڑ لگائیے:

الف	ب
میکے میں سارے گھر کی تھیں	ماؤں کی تابعدار تم
پر سارے کنبے کی رہیں	پتلی کی طرح پھرتی رہیں
ماں باپ کے حکموں پہ	بچپن سے خدمت گار تم
غم خوار باپوں کی رہیں	گو مالک و مختار تم

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) اے ماؤ! بہنو! بیٹیو! دنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہیں، قوموں کی عزت تم سے ہے

(ب) غم کو غلط کرتی رہو، سسرال میں ہنس بول کر
شربت کے گھونٹوں کی طرح، پیتی رہو خونِ جگر

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:00 PM

VI مختصر جوابات لکھئے:

(1) نظم چپ کی داد میں مولانا حالی نے دنیا اور قوموں کی عزت کس کو قرار دیا ہے؟

(2) عورتوں سے دل کا سکون کب ملتا ہے؟

(3) عورتیں کس کی دولت ہیں؟

(4) بہو ساس اور نند کی نگاہوں میں کس طرح نہیں کھٹکنا چاہئے؟

VII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) عورت ہر ایک کے ساتھ کس طرح پیش آتی ہے؟

(2) ''چپ کی داد'' میں حالؔی نے عورتوں کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟

درجِ ذیل اشتہار کی روشنی میں ملازمت (نوکری) حاصل کرنے کے لئے ایک درخواست لکھیں۔ نام کی جگہ الف الف الف۔ اور پتہ کی جگہ ج۔ج۔ج لکھا جائے۔

1. ضرورت ہے

کمپنی کی نئی برانچ کے لئے ایک قابل اور تجربہ کار ٹیکنیشن کی ۔ جو کوئمبتور کی ایک ٹی وی کمپنی میں کام کرسکتا ہو۔ پرکشش تنخواہ۔ درخواست اس پتہ پر بھیجی جائے جس میں تجربہ، عمر، قابلیت اور صلاحیت کا ذکر ہو ۔

kovaitv@gmail.com

کوئمبتور: 641 005

2. ضرورت ہے

چنئی کی ایک کمپنی میں آفس استقبالیہ کے لئے ایک عدد لڑکی کی۔ جو کمپیوٹر جانتی ہو۔ انگریزی زبان سے واقف ہو اور بہترین اخلاق کی حامل ہو۔ درخواست اس پتہ پر بھیجی جائے جس میں تجربہ، عمر، قابلیت اور صلاحیت کا ذکر ہو۔

chennaioffice@gmail.com

رائے پیٹھ۔ چنئی

آفس فون نمبر : 044 - 24568921

3. ضرورت ہے

ایک اکاؤنٹ کلرک کی جو کمپیوٹر کی جانکاری کے ساتھ ساتھ کسی یونیورسٹی سے ڈگری یافتہ ہو۔ ایک ہفتہ کے اندر درخواست اس پتہ پر بھیجیں جس میں اپنی ساری تفصیلات شامل ہوں۔

accountoff@rediffmail.com چنئی۔ 600 034

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:00 PM

اکائی 7

حصّۂ نثر

تروکرل - تمل ادب کا ایک منفرد شاہ کار

حافظ ابرار الحق حسن

سیکھنے کے مقاصد

- مقامی وعلاقائی زبان کے عظیم ورثہ ''تروکرل'' کے اخلاقیات سے طلباء کو مستفید کرانا۔
- تمل زبان وادب کے تعلق سے طلبہ کے اندر دلچسپی پیدا کرنا
- عالمی ادب کا جو بہترین سرمایہ اردو میں موجود ہے اس کے تعلق سے طلبہ کو واقف کروانا۔

ہندوستان میں رائج زبانوں میں تمل زبان کو قدیم ترین ہونے کا امتیاز حاصل ہے۔تمل ادب کی تاریخ تقریباً ڈھائی ہزار سال پرانی ہے۔دل چسپ بات یہ ہے کہ قدیم تمل ادب کا قابل ذکر حصہ آج بھی محفوظ ہے۔تمل زبان کی تصنیفات میں ''تولکاپیم'' کو اولیت کا مقام حاصل ہے۔اس کے بعد جس تصنیف کو اہمیت حاصل ہے وہ تروولور کی تصنیف کردہ ''تروکرل'' ہے۔

تروّلور ..... ایک تعارف :

تمل زبان کی اس عظیم تصنیف کے مصنف تروولور کے اصلی نام، زمانہ، مقامِ پیدائش اور سوانحی حالات سے متعلق کوئی مضبوط تاریخی شواہد موجود نہیں ہیں۔تمل ناڈو سرکاری بیان کے مطابق آپ قبل مسیح کی پہلی صدی میں موجودہ چنئی کے قریب میلا پور میں رہائش پذیر تھے۔بعض کا خیال ہے کہ آپ کی پیدائش 31 سال قبل مسیح میں ہوئی۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مدورائی میں پیدا ہوئے۔ان کی ازدواجی زندگی سے متعلق یہ بات کہی جاتی ہے کہ کاویری پاکم کے قریب رہنے والے مارک سین نے تروولور کی شاعرانہ صلاحیت سے متاثر ہوکر اپنی بیٹی واسوگی کی شادی ان کے ساتھ کردی۔لیکن مذکورہ کسی بات کو حتمی طور سے مستند اور معتبر نہیں کہا جاسکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ نیڈونچچزین نامی پانڈیا خاندان کے بادشاہ کے دورِ حکومت میں تروولور نے تروکرل کو مدورائی سماج کے روبرو منظر عام پر لانے کے لئے بہت سی تکلیفیں سہیں۔آخر کار اوّی یارگی کی مدد سے تروکرل کو منظر عام پر لایا گیا۔اس کتاب کی معنویت اور مقبولیت نے مصنف کو بہت سارے اعزازی القاب سے نوازا۔جیسے نایانار، دیور، مدوپلور، سناپلورا، دیوپلور وغیرہ۔

بقول ڈاکٹر حیات افتخار :

تروکرل کے مطالعہ سے مصنف کی شخصیت کے جو خدوخال بنتے ہیں۔وہ یہ ہیں کہ وہ ایک جید عالم رہے ہوں گے۔انہوں نے خوشگوار ازدواجی زندگی گزاری ہوگی۔دنیاوی امور سے متعلق ان کا علم بہت وسیع رہا ہوگا۔ بہت لمبی عمر پائی ہوگی۔وہ کسی مخصوص مذہب سے وابستہ نہ رہے ہوں گے۔لیکن دھرم اور انصاف پر ان کا ایقان رہا ہوگا۔مذہبی ریاکاری اور توہم پرستی کے مخالف رہے ہوں گے۔

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:00 PM

ترو کرل۔تمل ادب کا اخلاقی کارنامہ:

اب آیئے اس عظیم تصنیف کے بارے میں کچھ واقفیت حاصل کریں۔ترو کرل کے مطالعہ سے مصنف کی اعلیٰ ادبی لیاقت، ان کی شاعری کی غیر معمولی صلاحیت، عجیب وغریب دل کو موہ لینے والی تشبیہات واستعارات، شاعر کی اعلیٰ درجہ کی انسانی نفسیات سے واقفیت اور تمل زبان کی فصاحت وبلاغت کے نادر نمونے قاری کے سامنے آتے ہیں۔

ان مذکورہ اوصاف اور ان کے علاوہ خصوصیات کے سبب اس کتاب کو مختلف القاب جیسے موپال، دیوانول، تمل مرئی، پودومرئی، ولوم، ایرڈی نول، پویاموژی وغیرہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

تمل زبان وادب میں ترو کرل کا مقام بہت بلند ہے۔اس کو ایک صحیفے کا درجہ حاصل ہے۔بقول پروفیسر حسرت سہروردی زندگی کا کوئی بھی چھوٹا بڑا مسئلہ ایسا نہیں ہے جس میں اس لاجواب کتاب میں اظہارِ خیال نہ کیا گیا ہو، وہ بھی اس سلیقے کے ساتھ کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔غرض کہ ترو کرل تمل زبان کی ایک بلند پایہ کلاسیکی نظم ہے۔



کتاب کے ابواب (دو مصرعوں والی نظم)

اس کتاب میں یعنی ترو کرل میں 133 ابواب ہیں اور ہر ایک باب میں دس اشعار ہیں۔اس طرح مجموعی اعتبار سے اس کتاب میں کل 1330 اشعار موجود ہیں۔یہ اشعار جملہ تین پالوں (شعبوں) میں منقسم ہیں۔

(1)	ارتوپپال	38	ابواب
(2)	پوروٹپال	70	ابواب
(3)	کامتوپپال	25	ابواب

اس کا ہر شعر اس انداز سے لکھا گیا ہے کہ گویا ڈیڑھ مصرعے کا ایک شعر بنتا ہے۔پہلے مصرعے میں چار الفاظ اور دوسرے مصرعے میں تین الفاظ ہوتے ہیں۔یہ اس کی انفرادیت وخصوصیت ہے۔

پہلے حصے میں نیکی کا بیان ہے۔اس سلسلے میں مصنف کا نظریہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں نیکی کی راہ اختیار کرنی چاہئے۔اس راستے میں چاہے کوئی بھی رکاوٹ آجائے۔یہاں تک کہ موت کا بھی سامنا کرنا پڑے۔اس کو نیکی کے راستے سے نہیں ہٹنا چاہئے۔نیکی کے باب میں انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ کسی عمل کا ہمیں خاطر خواہ بدلہ ملے یا نہ ملے لیکن اسے حاصل کرنے کے لئے جو بھی راہ اختیار کی جائے وہ نیک اور پاک ہو۔اس طرح انہوں نے کسی بھی اچھے مقصد کو پانے کے لئے غلط راستہ کے اپنانے سے منع کیا ہے۔

دوسرے حصہ (باب) میں انہوں نے دنیاوی زندگی کے ایسے گُر سکھائے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں کامیاب زندگی گزاری جاسکتی ہے اس سلسلے میں علم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ علم اور دانش مندی وہی ہے، جو انسانی ذہن کو بھٹکنے سے بچائے اور برائی سے ہٹا کر نیکی کی راہ دکھائے۔

ترولور نے ایک حکمران کے لئے سب سے بڑا ہتھیار انصاف کو قرار دیا ہے۔ان کے مطابق کسی بھی بادشاہ کی کامیابی کا راز انصاف کے ساتھ حکومت کرنے میں پوشیدہ ہے ۔ گویا یہ حصہ انسان کی سیاسی اور سماجی زندگی کے متعلق ہے۔

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:01 PM

کتاب کے تیسرے اور آخری حصے میں محبت کے موضوع پر مفید اور کارآمد باتیں بیان کی گئی ہیں۔ترو کرل کا یہ حصہ تخیل کی چاشنی سے بھرپور ہے۔ یہاں وہ ایک واعظ یا ناصح کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک شاعر کے روپ میں ابھرتے ہیں۔اس کا اندازہ ایک عورت کی گفتگو سے ہوسکتا ہے۔

''وہ اپنے عشق کا اظہار اس طرح کرتی ہے''میرا محبوب میری آنکھوں میں بسا ہوا ہے۔ جہاں سے وہ کبھی جدا نہیں ہوتا۔اس خوف سے میں اپنی آنکھوں کو کاجل نہیں لگاتی کہ وہ کہیں اوجھل نہ ہوجائے۔

ترو کرل کے چند فقرے جو فصاحت و بلاغت کی خصوصیات کے ساتھ ساتھ قیمتی نصیحتوں پر مشتمل ہیں، نمونے کے طور پر یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ علم کو کما حقہ حاصل کرو اور سیکھے ہوئے علم کے مطابق عمل کرو۔

2۔ کسی کے محافظ نہ بنیں، مگر زبان کے تو محافظ نہیں۔

3۔ ضرورت کے وقت دوست کی حاجت روائی کرنا سچی اور حقیقی دوستی ہے۔

4۔ تمام نیکیوں میں حق پسندی سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے۔

5۔ علم اور دانش مندی وہی ہے جو انسانی ذہن کو برائی سے ہٹا کر نیکی کی راہ دکھائے۔

تمام کرلوں کا لُبِّ لباب یہی ہے کہ تمام انسان پیدائش کے اعتبار سے برابر ہیں وہ ایک دوسرے کے محافظ بنیں اور ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کریں۔

اس طرح یہ کرل انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بہترین گر سکھاتے ہیں اور انسانی اخوت و بھائی چارگی کے سہارے، عالمی برادری کو موتیوں کی ایک خوب صورت لڑی میں پُرو دینے کا ایک عظیم تصور پیش کرتے ہیں۔

ترو کرل کے اسی آفاقی پیغام کی وجہ سے عالمی سطح پر اخلاقی ادب میں اس کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ ہندوستان کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کے تراجم موجود ہیں۔اس تصنیف کے ظہور میں آنے سے لے کر آج تک اس کی شرحیں لکھے جانے کا سلسلہ جاری ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آج بھی اس کی معنویت اور افادیت برقرار ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

- اُردو زبان میں سب سے پہلے ترو کرل کا نثری ترجمہ پروفیسر حسرت سہروردی نے کیا۔
- ترو کرل کا منظوم ترجمہ کرنے والوں میں پروفیسر عظمت اللہ سرمدی بھی ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

منفرد	:	انفرادیت کا حامل	شاہ کار	:	سب سے بڑا کارنامہ
رائج	:	جاری۔عام	تصنیف	:	کتاب لکھنا۔مضمون بنانا
قواعد	:	گرامر	شواہد	:	شاہد کی جمع۔مثالیں۔ثبوت
رہائش پذیر ہونا	:	قیام کرنا،سکونت اختیار کرنا	قبل مسیح	:	حضرت عیسیٰؑ سے پہلے
متاثر ہونا	:	اثر لینا	حتمی طور پر	:	پکے طور پر،یقینی
مستند	:	معتبر،اعتبار کے لائق	معنویت	:	معنی ہونا

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:02 PM

مقبولیت	:	پسندیدگی	اعزازی	:	تعریفی، ستائشی، عزت بڑھانے والا
لیاقت	:	قابلیت	فصاحت	:	خوش کلامی، خوش بیانی
بلاغت	:	حسب موقع گفتگو	تشبیہات	:	تشبیہ کی جمع
خدوخال	:	حلیہ	وسیع	:	کشادہ
وابستہ رہنا	:	جڑے رہنا	ایقان	:	یقین ہونا
صحیفہ	:	مقدس کتاب	کلاسیکی نظم	:	اعلیٰ درجہ کی مستند
انفرادیت	:	امتیازی شان ہونا	نظریہ	:	خیال
خاطرخواہ	:	حسبِ منشا، خواہش کے مطابق	گر	:	کسی کام کے کرنے کا خاص طریقۂ کار
دانش مندی	:	دانائی۔عقل مندی	پوشیدہ	:	چھپا ہوا۔خفیہ
تخیل	:	تصور۔خیال	چاشنی	:	لذت۔مزا
واعظ	:	وعظ کہنے والا	ناصح	:	نصیحت کرنے والا
فقرے	:	جملے	کماحقہ	:	جیسا کہ اس کا حق ہے
محافظ	:	نگرانی	ذلیل	:	بےعزت
ازار	:	شرائی۔پاجامہ	مستعدی	:	آمادگی۔تیاری
حاجت روائی کرنا	:	ضرورت پوری کرنا	لب لباب	:	خلاصہ
خیرخواہی	:	ماحصل	اخوت	:	بھائی چارگی
آفاقی	:	عالم گیر	ممتاز	:	نمایاں

II واحد جمع لکھئے:

تاریخ	+	تواریخ	تصنیف	+	تصانیف
صدی	+	صدیاں	لقب	+	القاب
اعزاز	+	اعزازات	وصف	+	اوصاف
شعر	+	اشعار	مصرعہ	+	مصرعے
باب	+	ابواب	مقصد	+	مقاصد
تخیل	+	تخیلات	شاعر	+	شعراء
نصیحت	+	نصائح	ناصح	+	ناصحین

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:02 PM

واعظ	+	واعظین	ترجمہ	+	تراجم
شرح	+	شرحیں۔شروح			

III خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) ترو کرل میں .....ابواب ہیں اور ہر ایک باب میں ..... اشعار ہیں۔

(2) ترو کرل کے پہلے باب کا نام .....ہے۔

(3) ترو کرل کے دوسرے باب کا نام ..... ہے۔

(4) اردو زبان میں ترو کرل کا پہلا نثری ترجمہ .....نے کیا ہے۔

(5) کتاب کے تیسرے اور آخری حصے میں .....کے موضوع پر مفید اور کارآمد باتیں ہیں۔



IV مختصر جوابات لکھئے:

(1) تمل ادب کی تاریخ کتنی پرانی ہے؟

(2) تمل قواعد میں لکھی گئی پہلی تصنیف کا نام لکھئے۔

(3) کس کی مدد سے ترو کرل کو منظر عام پر لایا گیا؟

(4) ترو کرل کتاب میں کتنے ابواب ہیں ان کے نام لکھئے۔

(5) ترو لور کو کیا کیا اعزازی القاب دئے گئے؟

V تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) ترو لور کا تعارف ایک پیرگراف میں کیجئے۔

(2) ترو کرل تمل ادب کا اخلاقی کارنامہ ہے، وضاحت کیجئے۔

(3) ترو کرل کے پہلے حصہ میں کیا کیا باتیں بیان کی گئی ہیں؟

(4) ترو کرل کے دوسرے باب میں کن باتوں کی وضاحت ہے؟

(5) محبت کے موضوع پر ترو کرل کے خیالات پیش کیجئے۔



لسانی سرگرمیاں:

(الف) سبق میں پیش کردہ اقوال کے علاوہ دیگر اقوال ونصائح جمع کر کے اپنی کاپی میں لکھئے۔

(ب) ترو کرل کے اپنے پسندیدہ دو شعر تشریح کے ساتھ لکھئے۔

(ج) ترو کرل کے اردو منظوم ترجموں اور ان کے مترجمین کے نام لکھئے اور ان منظوم ترجموں سے چند اشعار اپنی کاپی میں لکھئے۔

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:02 PM

اکائی 7

غزلیات

غزل

ثنآرالماس

سیکھنے کے مقاصد

- ٹوٹے ہوئے دل کی روشنی کو کام میں لانا
- نیک خواہشات اور تمناؤں کی امید رکھنا
- نرمی اور مہربانی کر کے دنیا میں شہرت حاصل کرنا

شاعر کا تعارف



ثنآرالماس

نام سید ثنا راحمد، قلمی نام ثنا رالماسؔ، والد کا نام سید محمود، وانم باڑی میں 1954ء میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ ہائر سکنڈری اسکول اور اسلامیہ کالج وانمباڑی میں تعلیم حاصل کی۔ دانشؔ فرازی صاحب سے تلمذ حاصل ہے۔ بڑی اچھی اور عمدہ آواز کے مالک ہیں۔ ترنم سے کلام پڑھتے ہیں اور مشاعروں پر چھا جاتے ہیں۔ ''چراغِ حرم'' کے نام سے نعتوں کا ایک گلدستہ شائع ہو چکا ہے۔

پھر چراغِ دلِ صد چاک جلانا ہوگا
ایک سورج کے اجالے سے یہاں کیا ہوگا

تاب نظارہ نہیں وہ ہے ہجوم جلوہ
یہی پردہ ہے تو کیا اور بھی پردہ ہوگا

اپنی پلکوں کے چراغوں کو فروزاں کر لو
دور تک راہ تمنا میں اندھیرا ہوگا

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:03 PM

لاش اٹھے گی امنگوں کی سر محشر یاس
سوگواروں میں دل زار ہی تنہا ہوگا

تم بچھاتے رہو ہم رنگِ زمیں دامِ فریب
جو بھی ہوگا وہ میرے واسطے اچھا ہوگا

جس کے دروازے پہ دیتے ہیں بگولے دستک
گھر تو کیا ہوگا کوئی گوشۂ صحرا ہوگا

ان کی جب تک نگۂ لطف و عنایت ہوگی
بزمِ آفاق میں الماسؔ کا چرچا ہوگا

حاصل کلام

شاعر نثار الماسؔ اس غزل میں کہتے ہیں کہ عشق ومحبت کی اس راہ میں سورج کے اجالے سے کچھ کام نہیں چلے گا بلکہ دل کے اس چراغ کو جلانا ہوگا جو پہلے ہی سے سوجگہ سے پھٹا ہوا ہے۔یعنی ٹوٹے ہوئے دل کی روشنی کو کام میں لانا ہوگا۔محبوب کے دیدار کرنے والوں کے بھیڑ کی وجہ سے ایک پردہ بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم محبوب کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔کیا اس پر بھی محبوب ہم سے پردہ کرے گا۔؟

اس راہِ عشق میں دور دور تک کہیں روشنی نہیں ہوگی اس لئے اپنی پلکوں کے چراغوں کو روشن کر لینا چاہئے تا کہ راستہ آسانی سے طے ہو۔حشر کے دن امنگوں اور آرزوں کی لاش ہی اٹھے گی۔اس صورت میں ناامید ماتم کرنے والوں کے درمیان ناتواں دل تنہائی کا شکار ہوگا۔شاعر اپنے معشوق سے کہتا ہے کہ تم مجھے گرفتار کرنے کے لئے زمین کے ہم رنگ جال بچھاتے رہو لیکن بہرِ صورت وہ میرے حق میں اچھا ہی ہوگا۔

جس عاشقِ زار کے گھر پر بگولے (ہوا کے چکر) دستک دیتے ہوں، بس وہ گھر کیا ہوگا، جنگل و بیابان کا ایک نمونہ ہوگا۔

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ محبوب کی اس پر جب تک نرمی اور مہربانی کی نگاہ ہوگی، اس وقت تک اس کی ساری دنیا میں شہرت ہو جائے گی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

چراغِ دل	:	دل کا چراغ	دلِ صد چاک	:	سوجگہ سے پھٹا ہوا دل
تابِ نظارہ	:	دیکھنے کی قوت برداشت	ہجومِ جلوہ	:	دیدار کرنے والوں کی بھیڑ
فروزاں	:	روشن	راہِ تمنا	:	آرزوؤں کا راستہ یعنی راہِ عشق
امنگ	:	آرزو۔خواہش	سرِ محشر	:	محشر کے دن سب کے روبرو
یاس	:	ناامیدی	سوگوار	:	غم گین۔ماتم دار

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:03 PM

دلِ زار	:	خستہ دل۔ ناتواں دل		تنہا	:	اکیلا
ہم رنگِ زمیں	:	زمین کے رنگ کا ہونا		دامِ فریب	:	دھوکے کا پھندا
بگولے	:	ہوا کے چکر، گرد باد		دستک دینا	:	دروازہ کھٹکھٹانا
گوشۂ صحراء	:	بیابان کی تنہائی		نگہِ لطف وعنایت	:	نرمی اور مہربانی کی نگاہ
بزمِ آفاق	:	دنیا کی محفل		چرچا	:	شہرت

II اضداد لکھئے:

اجالا	×	اندھیرا	یاس	×	آس
صحرا	×	آبادی	فروزاں	×	تاریک

III واحد جمع لکھئے:

نظارہ	+	نظارے	جلوہ	+	جلوے
پلک	+	پلکیں	راہ	+	راہیں
تمنا	+	تمنائیں	بگولہ	+	بگولے
امنگ	+	امنگیں	لطف	+	الطاف
افق	+	آفاق			

IV درجِ ذیل اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) پھر چراغِ دلِ صد چاک جلانا ہوگا
ایک سورج کے اجالے سے یہاں کیا ہوگا

(ب) اپنی پلکوں کے چراغوں کو فروزاں کرلو
دور تک راہ تمنا میں اندھیرا ہوگا

V مصرعوں کو جوڑ لگا کر شعر مکمل کیجئے:

(1) پھر چراغِ دلِ صد چاک جلانا ہوگا	یہی پردہ ہے تو کیا اور بھی پردہ ہوگا
(2) تابِ نظارہ نہیں وہ ہے ہجومِ جلوہ	جو بھی ہوگا وہ میرے واسطے اچھا ہوگا
(3) تم بچھاتے رہو ہم رنگِ زمیں دامِ فریب	بزمِ آفاق میں الماسؔ کا چرچا ہوگا
(4) ان کی جب تک نگہِ لطف وعنایت ہوگی	ایک سورج کے اجالے سے یہاں کیا ہوگا

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:03 PM

VI خالی جگہ بھرتی کیجئے :

(1) پھر چراغِ دل ..... سے یہاں کیا ہوگا

(ب) ..... کو فروزاں کرلو
دور تک راہ تمنا .....

(ج) جس کے دروازے پہ .....
.....کوئی گوشۂ صحرا ہوگا



VII مندرجۂ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے :

(1) عشق و محبت کے راستے میں کس روشنی کی ضرورت ہے؟

(2) شاعر کے اندر محبوب کا نظارہ کرنے کی تاب کیوں نہیں ہے؟

(3) راہِ تمنا میں کس چیز کو روشن کرنا چاہئے؟

(4) بگولوں کے نتیجے میں عاشق کا گھر کیا منظر پیش کرتا ہے؟

(5) شاعر کا آفاق میں چرچا کب تک ہو جائے گا؟

(6) اس غزل کے شاعر کا نام اور تخلص لکھئے؟



عملی سرگرمیاں :

(الف) اس غزل سے آپ کے دل پسند ایک دو اشعار اپنی کاپی میں لکھئے اور خود تشریح کیجئے۔

(ب) اپنی یادداشت سے کوئی ایک غزل لکھئے۔

حیرت انگیز بات

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ اپنے کسی فرانسیسی دوست سے موبائل فون پر اردو میں بات کریں اور وہ اسے فرانسیسی زبان میں سنے یا کوئی عرب عربی میں بات کرے اور آپ اردو میں اسے سنیں۔

اب یہ ممکن ہے! اس کے لئے آپ کو ایک خاص قسم کے ہیڈ فون کا استعمال کرنا ہوگا جسے انٹرنٹ کے سب سے بڑے سرچ انجن گوگل نے متعارف کرایا ہے۔ یہ چالیس زبانوں میں ترجمہ کرنے والا ہیڈ فون ہے۔ یہ پکسل بٹ Pixel bit اور مصنوعی ذہانت Artificial intelligence کے استعمال کی بدولت ایک زبان کو دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کی خصوصیت رکھتا ہے۔ ایسا ہیڈ فون استعمال کر کے ہم کسی بھی غیر زبان کو موبائل پر آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ یہ صرف ترجمے کی حد تک محدود نہیں۔ اگر ہم کسی کو فون کرنا چاہیں تو موبائل ہاتھ میں پکڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہیڈ فون کے مائک میں ہدایت دیں اور وہ فون پر رابطہ قائم کر دے گا۔

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:04 PM

اکائی 7

سرسری مطالعہ

شکوہ شکایت (خلاصہ)



منشی پریم چند

زندگی کا بڑا حصہ تو اسی گھر میں گزر گیا مگر کبھی آرام نصیب نہیں ہوا۔ میرے شوہر دنیا کی نگاہ میں بڑے نیک، خوش خلق اور فیاض و بیدار مغز ہوں گے۔ لیکن صبح سے شام تک مجھے پریشان کیا کرتے ہیں۔ باہر سے کوئی چیز منگواؤ تو اسی دکان سے لائیں گے جہاں کوئی گاہک بھول کر بھی نہ جاتا ہو۔ بارہا کہا کسی چلتی ہوئی دکان سے چیزیں لایا کرو وہاں مال زیادہ کھپتا ہے۔ اس لئے تازہ مال آتا رہتا ہے۔ گیہوں لائیں گے تو سارے بازار سے خراب گھٹا ہوا۔ چاول ایسا موٹا کہ بیل بھی نہ پوچھے۔ دال میں کنکر بھرے ہوئے۔ تیل لائیں گے تو ملاوٹ کا۔ بالوں میں ڈالو تو چمٹ جائیں، مگر دام دے آئیں گے اعلیٰ درجے کے۔

ایک دن کی بات ہو تو برداشت کر لی جائے۔ روز روز کی یہ مصیبت برداشت نہیں ہوتی۔ کہتی ہوں۔ آخر ایسے دکان پر جاتے ہی کیوں ہو۔ کیا ان کی پرورش کا ٹھیکہ تم ہی نے لے لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں مجھے دیکھ کر بلانے لگتے ہیں۔ خوب! انہیں بلا لیا اور خوشامد کے دو چار الفاظ سنا دئے، بس آپ کا مزاج آسمان پر جا پہنچا۔ پھر انہیں سدھ نہیں رہتی کہ وہ کوڑا کرکٹ باندھ رہا ہے یا کیا۔

ایک بار ایک زیور بنوانا تھا۔ میں تو انہیں جانتی ہوں۔ ان سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ ایک پہچان کے سنار کو بلا رہی تھی۔ اتفاق سے آپ بھی موجود تھے۔ بولے یہ بالکل اعتبار کے قابل نہیں۔ دھوکہ کھاؤ گی۔ میں ایک سنار کو جانتا ہوں۔ میرے ساتھ کا پڑھا ہوا ہے۔ برسوں ساتھ کھیلے ہیں۔ میرے ساتھ چالبازی نہیں کر سکتا۔ میں نے سمجھا جب ان کا دوست ہے اور وہ بھی بچپن کا، تو دوستی کا حق تو ضرور نبھائے گا۔ سونے کا ایک زیور اور پچاس روپئے ان کے حوالے کئے اور اس بھلے آدمی نے وہ چیز اور روپے نہ جانے کس بے ایمان کو دے دئے کہ برسوں کے پیہم تقاضوں کے بعد جب چیز بن کر آئی تو روپئے میں آٹھ آنے تانبا، اور اتنی بدنما کہ دیکھ کر گھن آتی تھی۔ برسوں کا ارمان خاک میں مل گیا۔ روپیٹ کر بیٹھ رہی۔

روز ایک نہ ایک صاحب مانگنے کے لئے سر پر سوار رہتے ہیں اور بلا لئے گلا نہیں چھوڑتے۔ مگر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے روپئے واپس کئے ہوں۔ آدمی ایک بار دو بار کھو کر سیکھتا ہے مگر یہ بھلے مانس ہزار بار کھو کر بھی نہیں سیکھتے۔ جب کہتی ہوں روپئے تو دے دئے اب مانگ کیوں نہیں لاتے۔ کیا مر گئے تمہارے دوست؟ تو بس بغلیں جھانک کر رہ جاتے۔

ان کے کرتوت کہاں تک گنواؤں۔ میرا تو ناک میں دم آ گیا۔ ایک نہ ایک مہمان روز بلائے بے درماں کی طرح سر پر سوار۔ نہ جانے کہاں کے بے فکرے ان کے دوست ہیں۔ کوئی کہیں سے آ مرتا ہے، کوئی کہیں سے۔ ان میں ایک بھی خدا کا بندہ ایسا نہیں، جو ضرورت کے وقت ان کے دھیلے سے بھی مدد کر سکے۔ شہر میں اتنے امیر کبیر ہیں، آپ کا کسی سے ربط ضبط نہیں، کسی کے پاس نہیں جاتے۔ امراء مغرور ہیں، خوشامد پسند ہیں، ان کے پاس کیسے جائیں؟ دوستی گانٹھیں گے ایسوں سے جن کے گھر میں کھانے کو بھی نہیں۔

ایک بار ہمارا خدمت گار چلا گیا اور کئی دن تک دوسرا خدمت گار نہ ملا۔ ایک دن نہ جانے کہاں سے ایک نوکر پکڑ لائے۔ اس کی صورت کہہ

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:05 PM

رہی تھی کی یہ کوئی جانگلو ہے مگر آپ نے اس کی ایسی ایسی تعریفیں کیں کہ کیا کہوں! بڑا فرماں دار ہے، پرلے سرے کا ایمان دار، بلا کا محنتی، غضب کا سلیقہ شعار اور انتہا درجہ کا باتمیز۔ خیر میں نے رکھ لیا۔

بعد میں پتہ چلا کہ یہ آدمی صرف شکل سے آدمی ہے، آدمیت کی کوئی علامت اس میں نہ تھی، کسی کام کی تمیز نہیں۔ بے ایمان نہ تھا مگر اول نمبر کا احمق۔ اسے دس تک کی گنتی بھی نہ آتی تھی۔ ایک روپیہ دے کر بازار بھیجوں تو شام تک حساب نہ سمجھا سکے۔ غصہ پی پی کر رہ جاتی تھی۔ مگر ان حضرت کو کبھی اسے کچھ کہتے نہیں دیکھا۔ آپ نہا کر دھوتی چھانٹ رہے ہیں اور وہ دور بیٹھا تماشہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب میرے ڈانٹنے پر دھوتی چھانٹنے جاتا تو بھی آپ اسے قریب نہ آتے دیتے۔ کم بخت کو جھاڑو دینے کی بھی تمیز نہ تھی۔ مردانہ کمرہ ہی تو سارے گھر میں ڈھنگ کا ایک کمرہ ہے، اس میں جھاڑو دیتا تو ادھر کی چیز اُدھر، اوپر کی نیچے اٹھا پھینکتا۔ ایک دن میں نے اسے خوب ڈانٹا اور کہہ دیا۔'' اگر کل سے تو نے سلیقے سے جھاڑو نہ دی تو کھڑے کھڑے نکال دوں گی۔''

سویرے سو کر اٹھی تو دیکھتی ہوں کہ کمرے میں جھاڑو دی ہوئی ہے۔ ہر چیز قرینے سے رکھی ہوئی ہے۔ گرد و غبار کا کہیں نام نہیں۔ آپ نے فوراً ہنس کر کہا،'' دیکھتی کیا ہو، آج خدمت گار نے بڑے سویرے جھاڑو دی ہے۔ میں نے سمجھا دیا، تم طریقہ تو بتلاتی نہیں ہو، الٹی ڈانٹنے لگتی ہو۔ لیجئے صاحب یہ بھی میری ہی خطا تھی۔ خیر میں نے سمجھا اس نالائق نے کم سے کم ایک کام تو سلیقے کے ساتھ کیا۔ اب روز کمرہ صاف ملتا۔ اتفاق کی بات ایک دن میں ذرا معمول سے سویرے اٹھ بیٹھی اور کمرے میں آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ نوکر تو دروازے پر کھڑا ہے اور خود جھاڑو دے رہے ہیں۔ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا۔ ان کے ہاتھ سے جھاڑو چھین لی اور نوکر کے سر پر پٹک دی۔ اسی وقت اسے کام سے نکال دیا۔ آپ فرمانے لگے، اس کی تنخواہ تو بے باق کر دو۔ میں نے ایک کوڑی بھی نہ دی۔ اس پر حضرت کئی دن مجھ سے روٹھے رہے۔

ایک دن مہتر نے اتارے کپڑوں کا سوال کیا، میں نے مہتر کو صاف جواب دے دیا، لیکن آپ نے اپنا کوٹ اتار کر اس کے حوالے کر دیا۔ میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔ ان کے پاس یہی ایک کوٹ تھا۔ یہ خیال نہ ہوا کہ پہنیں گے کیا۔ مہتر نے سلام کیا، دعائیں دیں اور اپنی راہ لی۔ آخر کئی دن سردی کھاتے رہے، صبح کو گھومنے جایا کرتے تھے، وہ سلسلہ بھی بند ہو گیا۔ مگر دل بھی قدرت نے انہیں عجیب قسم کا دیا ہے۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنتے آپ کو شرم نہیں آتی۔ میں تو کٹ جاتی ہوں۔ آپ کو مطلق احساس نہیں۔ کوئی ہنستا ہے تو ہنسے۔ آخر مجھ سے دیکھا نہ گیا تو ایک کوٹ بنوا دیا۔

اتنی عمر گذر گئی مگر اس شخص نے کبھی اپنے دل سے میرے لئے ایک سوغات بھی نہ خریدی۔ بے شک جو چیز طلب کروں اسے بازار سے لانے میں انہیں کلام نہیں، مطلق عذر نہیں مگر روپیہ بھی دے دوں یہ شرط ہے۔ انہیں خود کبھی توفیق نہیں ہوتی۔ یہ میں مانتی ہوں کہ بیچارے اپنے لئے بھی کچھ نہیں لاتے۔ میں جو کچھ منگوا دوں اسی پر قناعت کر لیتے ہیں۔ آپ کی منکسر المزاجی کا یہ حال ہے کہ جس دفتر میں آپ ملازم ہیں اس کے کسی عہدہ دار سے آپ کا میل جول نہیں۔ افسروں کو سلام کرنا تو آپ کے آئین کے خلاف ہے۔ اس کا خمیازہ آپ نہ اٹھائیں تو کون اٹھائے۔ اوروں کو رعایتی چھٹیاں ملتی ہیں، آپ کی تنخواہ کٹتی ہے۔ اوروں کی ترقیاں ہوتی ہیں۔ آپ کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ حاضری میں پانچ منٹ بھی دیر ہو جائے تو جواب طلب ہو جاتا ہے۔ آپ نے جہاں ملازمت کی وہاں سے نکالے گئے۔ کبھی کسی دفتر میں سال دو سال سے زیادہ نہ چلے۔ یا تو افسروں سے لڑ گئے یا کام کی کثرت کی شکایت کر بیٹھے۔

آپ کو کنبہ پروری کا دعویٰ ہے۔ آپ کے کئی بھائی بھتیجے ہیں۔ وہ کبھی آپ کی بات بھی نہیں پوچھتے۔ مگر برابر آپ ان کا منہ تاکتے رہتے

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:05 PM

ہیں۔ان کے ایک بھائی صاحب! آج کل تحصیل دار ہیں۔گھر کی جائیداد انہی کی نگرانی میں ہے۔وہ شان سے رہتے ہیں۔موٹر خرید لی ہے۔کئی نوکر ہیں،مگر یہاں بھولے سے بھی خط نہیں لکھتے۔ایک بار ہمیں روپے کی سخت ضرورت ہوئی۔میں نے کہا اپنے برادرِ مکرم سے کیوں نہیں مانگ لیتے؟ کہنے لگے انہیں کیوں پریشان کروں، میں نے بہت مجبور کیا،تو آپ نے خط لکھا۔لیکن روپئے نہ آنے تھے۔نہ آئے۔

خدا کے فضل سے آپ کے دو بچے اور دو بچیاں ہیں۔سب کے سب اتنے شریر کہ معاذ اللہ۔مگر کیا مجال کہ بھلے مانس کسی بچے کو تیز نگاہ سے بھی دیکھیں۔رات کے آٹھ بج گئے ہیں، بڑے صاحب زادے ابھی گھوم کر نہیں آئے۔میں گھبرا رہی ہوں۔آپ اطمینان سے بیٹھے اخبار پڑھ رہے ہیں۔جھلائی ہوئی آتی ہوں اور اخبار چھین کر کہتی ہوں،''ذرا جا کر دیکھتے کیوں نہیں، کہ لڑکا کہاں رہ گیا۔اتفاق سے آپ ادھر جاتے ہیں،ادھر لڑکا آجاتا ہے۔میں کہتی ہوں کدھر سے آگیا۔وہ بے چارے تجھے ڈھونڈنے گئے ہوئے ہیں۔دیکھنا آج تیری کیسی مرمت ہوتی ہے۔لڑکا سہم جاتا ہے اور لیمپ جلا کر پڑھنے لگتا ہے۔آپ ڈیڑھ دو گھنٹے میں لوٹتے ہیں۔حیران و پریشان اور بدحواس گھر میں قدم رکھتے ہی پوچھتے ہیں،''آیا کہ نہیں؟''

میں ان کا غصہ بھڑکانے کے ارادے سے کہتی ہوں،''آکر بیٹھا تو ہے پوچھتے کیوں نہیں،آپ گرج پڑتے ہیں،'' منو! یہاں آؤ''

لڑکا تھر تھر کانپتا ہوا آکر آنگن میں کھڑا ہو جاتا ہے۔دونوں بچیاں گھر میں چھپ جاتی ہیں کہ خدا جانے کیا آفت آنے والی ہے۔چھوٹا بچہ کھڑکی سے چوہے کی طرح جھانک رہا ہے۔آپ جامے سے باہر ہیں۔ہاتھ میں چھڑی ہے۔میں بھی ان کا غضب ناک چہرہ دیکھ کر پچھتانے لگتی ہوں کہ کیوں ان سے شکایت کی۔آپ لڑکے کے پاس جاتے ہیں مگر بجائے اس کے کہ چھڑی سے اس کی مرمت کریں۔آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بناوٹی غصے سے کہتے ہیں۔''تم کہاں گئے تھے جی! منع کیا جاتا ہے۔مانتے نہیں ہو۔خبردار جو، اب کے بعد کبھی اتنی دیر کی۔آدمی شام کو گھر چلا آتا ہے یا اِدھر اُدھر گھومتا ہے؟

میں سمجھ رہی ہوں یہ تمہید ہے۔قصیدہ اب شروع ہوگا،لیکن یہاں تمہید ہی سے خاتمہ ہو جاتا ہے۔بس آپ کا غصہ فرو ہو گیا۔

ایک روز میں نے حضرت کو بڑے صاحب زادے کی کنوا کی تعلیم دیتے دیکھا۔یوں گھماؤ۔یوں غوطہ دو، یوں کھینچو، یوں ڈھیل دو۔ایسا دل و جان سے سکھا رہے تھے۔اس دن میں نے بھی ان کی ایسی خبر لی کہ یاد کرتے ہوں گے۔میں نے صاف کہہ دیا کہ تمہیں گھر سے کوئی مطلب نہیں ہے نہ ہو،لیکن میرے بچوں کو خراب مت کیجئے۔برے برے شوق پیدا نہ کیجئے۔اگر آپ انہیں سدھار نہیں سکتے تو کم سے کم بگاڑیے تو مت۔

پچھلے سال لڑکی کی شادی تھی۔آپ کی یہ ضد تھی کہ جہیز کے نام کھوٹی کوڑی بھی نہ دیں گے۔چاہے لڑکی ساری عمر کنواری بیٹھے رہی۔میں نے جہاں جہاں پیغام دیے، جہیز کا مسئلہ پیدا ہوا اور آپ نے ہر موقع پر ٹانگ اڑادی۔جب اس طرح ایک سال پورا گزر گیا اور لڑکی کا سترھواں سال شروع ہو گیا تو میں نے ایک جگہ بات پکی کر لی۔آپ بھی راضی ہو گئے کیوں کہ ان لوگوں نے کچھ نہ مانگا۔حالانکہ دل میں انہیں پورا یقین تھا کہ ایک اچھی رقم ملے گی اور میں نے بھی طے کر لیا تھا کہ اپنی طاقت کے بقدر دوں گی۔شادی کے بخیر و عافیت انجام پانے میں کوئی شبہ نہ تھا،لیکن ان کے آگے میری ایک نہ چلتی تھی۔یہ رسم بے ہودہ ہے۔یہ رسم بے معنی ہے۔یہاں روپئے کی کیا ضرورت؟ یہاں گیتوں کی کیا ضرورت؟ ناک میں دم کر دیا تھا۔یہ کیوں وہ کیوں؟ یہ تو صاف جہیز ہے۔تم نے میرے منہ پر کالک لگادی۔خیر رات کو شادی کے وقت کنیا دان کی رسم آئی۔آپ کو اس رسم سے ہمیشہ سے اعتراض ہے۔کتنا سمجھاتی ہوں۔''صاحب پرانا رواج ہے،عزیز و اقارب سمجھا رہے ہیں مگر آپ ہیں کہ کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔کہتی ہوں دنیا کے لوگ کیا کہیں گے؟ پیر پڑی، یہاں تک کہہ دیا کہ بابا تم کچھ نہ کرنا جو کچھ کرنا ہوگا میں کر لوں

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:06 PM

گی۔تم صرف چل کر منڈپ میں لڑکی کے پاس بیٹھ جاؤ اور اسے دعا دو۔مگر اس مردِ خدا نے نہ مانا۔آخر مجھے رونا آ گیا۔باپ کے ہوتے ہوئے میری لڑکی کا کنیا دان چچا یا ماموں کرے یہ مجھے منظور نہیں۔میں نے خود اس رسم کی ادائیگی کی اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ ہی مجھ سے روٹھ بھی گئے اور کئی دن تک بولے نہیں۔آخر کار مجھ ہی کو منانا پڑا۔

مگر کچھ عجیب دل لگی ہے کہ ان ساری برائیوں کے باوجود میں ان سے ایک دن کے لئے بھی جدا نہیں رہ سکتی۔ان سارے عیوب کے باوجود میں انہیں پیار کرتی ہوں۔ان میں وہ کون سی خوبی ہے جس پر میں فریفتہ نہیں۔مجھے خود نہیں معلوم۔مگر کوئی چیز ہے ضرور جو مجھے ان کا غلام بنائے ہوئے ہے۔وہ ذرا معمول سے دیر گھر آتے ہیں تو میں بے صبری ہو جاتی ہوں۔ان کا سر بھی درد کرے تو میری جان نکل جاتی ہے۔یہ فرض کی بیڑی نہیں ہے۔یہ رواجی وفاداری بھی نہیں ہے بلکہ ہم دونوں کی فطرتوں میں ایسی کچھ رواداریاں، کچھ ایسی صلاحیتیں پیدا ہو گئی ہیں گویا کسی مشین کے کل پرزے گھس گھس کر فٹ ہو گئے ہوں اور وہ برابر اپنا کام کر رہے ہوں۔

I الفاظ معانی اور اشارے :

خوش خلق	:	عمدہ اخلاق	فیاض	:	سخی
گاہک	:	کسٹمر	اعلیٰ	:	بلند
ٹھیکہ	:	ذمہ	خوشامد	:	منہ پر تعریف کرنا
سدھ	:	خیال	چالبازی	:	دھوکہ
بدنما	:	دیکھنے میں خراب	مانس	:	انسان
خدمت گار	:	نوکر	جانگلو	:	جنگل میں رہنے والا۔جنگلی
آدمیت	:	انسانیت	قرینہ	:	ترتیب
بے باق	:	ختم کرنا	راہ	:	راستہ
منکسر المزاجی	:	عاجزی وانکساری والی طبیعت	ملازم	:	نوکر
عہدہ دار	:	ذمہ دار	آئین	:	قانون۔دستور۔طبیعت
کثرت	:	زیادتی	کنبہ پروری	:	خاندان وقبیلہ کی پرورش کرنا
برادر	:	بھائی	قہر	:	عذاب
مرمت	:	سدھار	سہم جانا	:	ڈر جانا
بدحواس	:	گھبرائے ہوئے	آفت	:	مصیبت
فرو ہونا	:	غائب ہونا	فریفتہ	:	قربان

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:06 PM

II مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) ..... کا بڑا حصہ تو اسی گھر میں گزر گیا مگر کبھی آرام نصیب نہ ہوا۔

(الف) شرمندگی (ب) زندگی (ج) بندگی

(2) خدمت گار میں .....کی کوئی علامت نہیں تھی

(الف) عزت (ب) شرافت (ج) آدمیت

(3) افسروں کو سلام کرنا آپ کے ..... کے خلاف ہے

(الف) دستور (ب) آئین (ج) قانون

(4) لڑکا تھرتھراتا ہوا .....میں کھڑا ہو جاتا ہے۔

(الف) آنگن (ب) کمرہ (ج) گھر

(5) ان کا .....بھی درد کرے تو میری جان نکل جاتی ہے۔

(الف) سر (ب) آنکھ (ج) ناک

III مختصر جوابات لکھئے :

(1) دنیا کی نگاہ میں شوہر کیسا تھا؟

(2) شوہر دکان سے گیہوں، چاول، دال اور تیل کس طرح کا لاتے تھے؟

(3) بیوی کے برسوں کا ارمان خاک میں کیوں مل گیا؟

(4) بیٹی کا کنیان دان کس نے کیا؟

(5) ''شکوہ شکایت'' کے افسانہ نگار کا نام لکھئے۔

IV۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

1۔ پریم چند کا افسانہ ''شکوہ شکایت'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

عام معلومات

- علامہ اقبال کو شاعر مشرق کہتے ہیں۔
- مولوی عبدالحق کو بابائے اردو کہتے ہیں۔
- پنڈت جواہر لال نہرو کو امن کا فرشتہ کہتے ہیں۔
- لالہ لاجپت رائے کو شیر پنجاب کہتے ہیں۔
- سروجنی نائڈو کو بلبل ہند کہتے ہیں۔
- گوتم بدھ کو روشنی کا مینار کہتے ہیں۔

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:07 PM

اکائی 7

اردو قواعد

علم بیان

علم بیان : وہ علم ہے جس سے کلام میں حسن، خوب صورتی اور زور پیدا کیا جاتا ہے۔ تا کہ اس میں فصاحت و بلاغت پیدا ہو۔

نیچے تین مثالیں دی گئی ہیں ان پر غور کیجئے۔

سمیر بڑا بہادر ہے

سمیر شیر کی مانند بہادر ہے

سمیر شیر ہے

ان تینوں مثالوں میں ایک ہی بات کہی گئی ہے مگر الگ الگ انداز سے۔ پہلے جملہ میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ سمیر بہادر ہے لیکن دوسرے جملہ میں سمیر کی بہادری کو شیر کی بہادری کے برابر بتا کر لڑکے کی بہادری کا درجہ قائم کیا گیا ہے کیونکہ شیر جانوروں میں سب سے بہادر جانور ہے۔ اسی اندازِ بیان کو ''تشبیہ'' کہتے ہیں۔

تشبیہ : Simile کسی شخص یا چیز کو صفت میں دوسری کسی شخصیت یا چیز کے مانند قرار دینے کو تشبیہ کہتے ہیں۔

اس مثال میں سمیر کو شیر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

جس چیز کو مشابہت دی جاتی ہے اسے '' مشبہ'' کہتے ہیں۔ اور جس چیز سے مشابہت دی جاتی ہے اسے ''مشبہ بہ'' کہتے ہیں۔

یہاں سمیر مشبہ ہے اور شیر '' مشبہ بہ''

'' مانند '' تشبیہ ظاہر کرنے والا حرف ہے۔ اس لئے اسے '' حرف تشبیہ '' کہتے ہیں۔

وہ صفت جس سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ '' بہادری '' ہے۔ اسے '' وجہ تشبیہ '' کہتے ہیں۔

مشبہ، مشبہ بہ، حرف تشبیہ اور حرف تشبیہ، تشبیہ کے چار ارکان ہیں۔

استعارہ Metaphor

سمیر شیر ہے

اس جملہ میں تشبیہ کے الفاظ (کی۔ مانند۔ بہادر) کے استعمال کے بغیر مطلب ادا کر دیا گیا ہے۔ یعنی بہادری کی صفت کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ لیکن ہمیں اس میں اس صفت کا پایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ اس انداز بیان کو '' استعارہ'' کہتے ہیں۔

استعارہ میں ایک بات اور بھی نوٹ کرنے کی ہے۔

اگر ہم کسی لڑکے کے بارے میں یہ کہیں کہ ''یہ لڑکا گدھا ہے'' ہمارے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ لڑکا واقعی گدھا (جانور) ہے بلکہ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ لڑکا بے وقوف یا احمق ہے۔

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:07 PM

اسی طرح سمیر شیر ہے مطلب یہ نہیں کہ سمیر جانور ہے بلکہ یہ ہے کہ سمیر بہت بہادر ہے۔ گویا ان دونوں جملوں میں گدھا اور شیر کے حقیقی معنوں کو چھوڑ کر ان کے ایک خاص وصف کو لیا گیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ استعارہ میں جس چیز سے تشبیہ دی جاتی ہے اس کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی معنی مراد لئے جاتے ہیں۔ ہم اس کی تعریف اس طرح کر سکتے ہیں۔

استعارہ: کسی لفظ کو اس کے اصلی معنی چھوڑ کر کسی دوسرے معنی میں استعمال کرنے کو استعارہ کہتے ہیں۔ استعارہ میں وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ نہیں آتے۔

مجاز Metaphor of Substitution

آپ نے یہ بھی نوٹ کیا ہوگا کہ استعارہ میں جو مجازی معنی لیا جاتا ہے وہ مشبہ اور مشبہ بہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے اوپر کے جملہ میں بہادری کا تعلق ہے۔ کبھی کبھی ایسے فقرے بھی استعمال کئے جاتے ہیں کہ ان کے مجازی معنوں میں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اب یہ جملہ دیکھئے:

دریا بہتا ہے۔ ہم کہتے تو ہیں کہ دریا بہتا ہے۔ لیکن وہاں دریا نہیں بہتا بلکہ پانی بہتا ہے۔ دریا اپنی جگہ پر رہتا ہے۔

مجاز : اگر استعارہ میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق پایا جائے تو اسے مجاز کہتے ہیں۔

کنایہ Metalepsis

اوپر آپ نے پڑھا کہ استعارہ میں کسی لفظ کے صرف مجازی معنی مراد لئے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسے فقرے بھی آجاتے ہیں جن کے حقیقی اور مجازی دونوں معنی لئے جاتے ہیں۔ جیسے یہ جملہ ہے: '' یہ شخص بڑے جوتوں والا ہے ''

اس کے ایک معنی تو وہی ہیں جو اس جملے سے نکلتے ہیں۔ دوسرا مطلب '' بڑے پاؤں والا '' ہوتا ہے۔

پہلا مطلب حقیقی ہے اور دوسرا مجازی۔ تو ہم اس کی تعریف اس طرح کر سکتے ہیں۔

کنایہ : ایسا اظہارِ بیان جس میں حقیقی اور مجازی دونوں معنی لئے جاسکتے ہیں۔ کنایہ کہلاتا ہے۔

مشق :

(1) تشبیہ کی تعریف کیجئے۔

(2) تشبیہ کے کتنے ارکان ہیں؟

(3) مشبہ مشبہ بہ حرف تشبیہ وجہ تشبیہ کی تعریف کیجئے اور مثالیں لکھئے۔

(4) تشبیہ اور استعارہ میں کیا فرق ہے لکھئے؟

(5) استعارہ اور کنایہ کی تعریف کرتے ہوئے ان دونوں کے فرق کو مثالوں سے واضح کیجئے۔

(6) مجاز کی تعریف کیجئے۔

(7) ان جملوں میں تشبیہ، استعارہ، مجاز اور کنایہ الگ الگ کر کے لکھئے۔

(1) شمع جلتی ہے۔ (2) لڑکی لومڑی ہے

(3) کاغذ دودھ کی طرح سفید ہے (4) بڑے ہاتھوں والا

10 urdu reader Unit-7
Wednesday, February 20, 2019 7:47:08 PM

اکائی 8

حصّۂ نظم

زندگی

حضرت شاکر نائطی

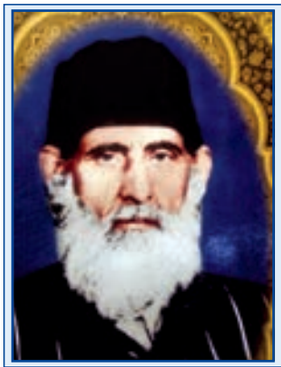

علامہ غضنفر حسین شاکر نائطی

سیکھنے کے مقاصد

- طلبہ کو مسلسل جدوجہد اور انتھک کوشش کرنے کا پابند بنانا۔
- تقدیر پر یقین رکھتے ہوئے حسنِ تدبیر اختیار کرنے پر ابھارنا۔
- وقت کو فضول کاموں میں برباد کرکے اپنے آپ کو بے وقعت نہ بنانا۔
- زندگی کی حقیقت کو اجاگر کرنا۔

شاعر کا تعارف

علامہ غضنفر حسین شاکر نائطی 1899ء میں بمقام مینمبور پیدا ہوئے، مدرسۂ لطیفیہ ویلور میں عالمیت کا کورس ختم کیا، اوریس کالج ویلور میں اردو اور فارسی زبان کے معلم کی حیثیت سے آپ کا تقرر عمل میں آیا اور دو سال تک اس کالج میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ دسمبر 1924ء میں بانیٔ دارالسلام عمر آباد کی دعوت پر آپ عمر آباد تشریف لائے اور آخری عمر تک اسی مدرسہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔

علامہ نے اپنے علم و ادب، شعر و شاعری اور اپنی شخصیت کے نور سے ایک پورے دور کو منور کیا اور اس نور کی کرنیں آج بھی محوِ سفر ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

زندگی کی کش مکش سے ہے وقارِ زندگی
کوششِ پیہم پہ ہے، دارو مدارِ زندگی

نام پیدا کرلیا اس نے بہا کر جوئے شیر
کوہ کن کے واسطے ہے آبشارِ زندگی

میرے غم کی ایک ساعت زمانہ دہر کا
مختصر ہوتا نہیں یہ روزگارِ زندگی

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:01 PM

آدمی کے خون میں گرمی نہیں تو کچھ نہیں
چل نہیں سکتا کبھی یوں کاروبارِ زندگی

شومئی تقدیر کی بے جا شکایت ہے تجھے
سعی کر، خود ہے زمانہ سازگارِ زندگی

باغباں کو جب خیال گلشنِ آرائی نہیں
کیوں نہ باغِ زندگی ہو خار زارِ زندگی

حیف اپنی زندگی برباد کرکے ہوگئے
دیدۂ اہلِ نظر میں ہم غبارِ زندگی

میری ہستی تک نہ تھی شاکرؔ نمودِ کائنات
بڑھ گیا میرے دَم سے اعتبارِ زندگی



حاصل کلام

علامہ شاکر ناطقی اپنی اس نظم میں زندگی کی حقیقت کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ زندگی کی قدر و منزلت اور اس کا انحصار اس کی ہمہ وقت کی کشمکش اور مسلسل جدوجہد میں مضمر ہے۔

انتھک کوششوں سے دنیا میں کامیابی کے مراحل طے کئے جاسکتے ہیں جیسے فرہاد نے شیریں کے لئے پہاڑ کھود کر نہر نکالی۔ نتیجہ میں پانی کا ایک جھرنا شروع ہوگیا جس کے سبب اسے کوہ کن کا لقب ملا۔

ایک لمحہ کے لئے آدمی پر غم طاری ہوتا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر زندگی بھر کی تکالیف کا پہاڑ ٹوٹ گیا ہے۔ حقیقت میں زندگی کے مشاغل کم نہیں ہوتے بلکہ بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ اس لئے اسے چاہئے کہ وہ سستی اور کاہلی ترک کرکے زندگی کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنا وقت محنت و مشقت میں لگائے۔

تقدیر کی بدقسمتی کا رونا رونے کے بجائے زندگی میں حسنِ تدبیر اختیار کرکے زمانے کو اپنا سازگار بنالے، ورنہ اس کا باغ کانٹوں کا جنگل بن جائے گا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کو بے کار کاموں میں برباد کرکے اہلِ نظر کی نگاہ میں اپنے آپ کو بے وقعت کردیا ہے۔

شاعر اپنی تمام تر خوبیوں پر قدرت رکھنے کے باوجود دنیوی شان و شوکت سے کنارہ کش ہوچکا ہے کیونکہ زندگی کی حقیقت کو اس سے بڑھ کر کون جان سکتا ہے؟

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:01 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

کش مکش	:	کھینچا تانی، شش و پنج	وقار	:	منزلت
پیہم	:	مسلسل، لگا تار	دارومدار	:	انحصار۔ بنیاد۔ موقوف
جوئے شیر	:	وہ نہر جو فرہاد نے شیریں کے لئے پہاڑ میں کھودی تھی۔			
کوہ کن	:	پہاڑ کھودنے والا (فرہاد کا لقب)	ساعت	:	لمحہ، گھڑی
آبشار	:	جھرنا۔ اونچی جگہ سے گرنے والا قدرتی پانی۔			
روزگار	:	نوکری، پیشہ، کمائی	شومی	:	نحوست، بدبختی
کاروبار	:	کام کاج، دھندا، بیوپار	سعی	:	کوشش
سازگار	:	موافق۔ مناسب۔ موزوں	باغباں	:	مالی۔ باغ کا محافظ
گلشن آرائی	:	باغ کو سجانا۔ باغ کو سنوارنا	خارزار	:	کانٹوں کا جنگل
دیدۂ اہلِ نظر	:	عقل والوں کی نگاہ	غبارِ زندگی	:	دھول۔ گرد۔ زندگی کی بے حیثیتی
ہستی	:	وجود۔ شخصیت	نمود	:	شان و شوکت۔ نمائش
کائنات	:	دنیا۔ حقیقت۔ حیثیت	اعتبار	:	بھروسہ۔ یقین

II اضداد:

زندگی	×	موت	غم	×	راحت
گرمی	×	سردی	شومی	×	خوش قسمتی
خار	×	گل	بڑھنا	×	گھٹنا

III واحد جمع:

زندگی	+	زندگیاں	ساعت	+	ساعتیں
شکایت	+	شکایات	خیال	+	خیالات
غبار	+	غباریں	ہستی	+	ہستیاں

❖ بات کو دیر تک سوچو پھر زبان سے نکالو، اس کے بعد عمل کرو۔ (افلاطون)

❖ حیوانات پر اکثر آفات بے زبانی کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں، اور انسان کے لئے مصیبت زبان کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔ (فیثا غورث)

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:01 PM

IV مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) ..... کی کش مکش سے ہے وقارِ زندگی۔

(الف) زندگی (ب) بندگی (ج) شرمندگی

(2) کوششِ پیہم پہ ہے، ..... زندگی

(الف) بنیاد (ب) اساس (ج) دارومدار

(3) ..... اپنی زندگی برباد کر کے ہو گئے

(الف) افسوس (ب) حیف (ج) پریشان

(4) دیدۂ اہلِ نظر میں ہم ..... زندگی

(الف) سرد (ب) گرد (ج) غبار

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے :

(1) شومئی تقدیر کی بے جا شکایت ہے تجھے
سعی کر، خود ہے زمانہ سازگارِ زندگی

(2) میری ہستی تک نہ تھی شاکر نمودِ کائنات
بڑھ گیا میرے دَم سے اعتبارِ زندگی

VI مختصر جوابات لکھئے :

(1) زندگی کا دارومدار کس بات پر منحصر ہے؟

(2) کاروبارِ زندگی کب چل سکتا ہے؟

(3) کس چیز کی شکایت کرنا بے معنی ہے؟

(4) انسان کی زندگی خارزار کیسے ہوتی ہے؟

(5) دنیا میں نام پیدا کرنے کے لئے کس طرح کی محنت کرنا چاہئے؟

VII۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

1۔ علامہ شاکر نائطی کی نظم ''زندگی'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجئے۔

❖ شیریں زبان دنیا کی بہترین چیز ہے۔ (حکیم بوعلی سینا)

❖ خاموشی کو اپنا شعار بناؤ تا کہ زبان کے شر سے محفوظ رہ سکو۔ (حضرت لقمان)

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:01 PM

اکائی 8

حصّۂ نثر

اپنی مدد آپ - فوائد اور نتائج

سید مسعود احمد ترپاتوری

''اپنی مدد آپ'' ایک آزمایا ہوا مقولہ ہے کہ اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ یہ جذبہ قوموں کی ترقی اور ان کے عروج وارتقاء کی بنیاد ہے۔ ان کے اٹھنے، ابھرنے اور اپنے زورِ بازو سے کام لینے کا ایک طریقہ ہے، آدمی کی محنت، اس کی عزت، اس کی ایمانداری اور ہمدردی کا یہ مجموعہ ہے۔ شخصی زندگی اور شخصی چال کو عمدہ بنا کر معزز قوم بننے کا ایک راستہ ہے۔ یہ ایسی قوت ہے جس میں بے غرضی، قربانی، حب الوطنی کے اوصاف نمایاں ہوتے ہیں۔

اپنی مدد آپ ایک فطری امر ہے :

اللہ تعالیٰ نے انسان میں بہت ساری قوتیں اور صلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں جن کی بدولت وہ اپنی مدد آپ کرسکتا ہے۔ اسے عقل وفراست عطا کی تاکہ وہ اپنے مشکلات کا حل تلاش کرسکے، زبان سے بولنے کی طاقت دی تاکہ وہ اپنے دل کی بات دوسروں تک پہنچائے، آنکھ سے دیکھنے کی صلاحیت دی جس کے ذریعہ قدرت کے مناظر کو دیکھ کر لطف حاصل کرسکے۔ اپنے ہاتھوں کی مدد سے دوسروں پر قابو پاسکے، پیروں سے دنیا جہاں کی سیر کرسکے، سننے کی صلاحیت دی تاکہ اپنی معلومات میں اضافہ کرسکے۔ سونگھنے کی قوت سے اپنے دماغ کو معطر کرسکے۔

گویا فطرت نے اسے خود کا خادم بنا کر اپنی مدد آپ کے فطری اصولوں کا پابند بنایا ہے ورنہ حقیر انسان کہلانے کا مستحق بن جائے گا۔

اپنی مدد آپ کے فائدے :

اپنی مدد آپ سے انسان ذہنی اور جسمانی طور پر تندرست رہ کر ایک اچھی اور لمبی زندگی گزار سکتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ وہ خواتین جو اپنا گھریلو کام نوکروں کے حوالہ کئے بغیر خود کرتی ہیں، بیماریوں میں مبتلا ہوئے بغیر لمبی عمر پاتی ہیں۔

اسی طرح انسان اس کو اپنا کر وقار ومنزلت، عزت وسربلندی کے اعلیٰ مقام پر پہنچ سکتا ہے کیونکہ وہ اپنی حرکت وعمل میں دوسروں کا سہارا لے کر اپنی حیثیت گنوائے بغیر ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اپنا ایک الگ وجود بناتا ہے جس سے اس کی شناخت و پہچان بنتی ہے جیسے چھوٹے چھوٹے بیل کے پودے سیدھے کھڑے ہو نہیں پاتے۔ ذرا سہارا چھوٹا، زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اس کے برعکس اونچے اور استوائی پودے اپنی فطری صلاحیتوں کے بل بوتے پر آگے بڑھتے ہیں اور گھنے درخت بن کر نمایاں مقام پاتے ہیں۔

یہ انسان کا اپنا خاص عمل ہے جو اپنی ذات پر اعتماد کر کے کرتا ہے، دین ودنیا میں اسے کامیاب بناتا ہے۔ گویا یہ اس کی اپنی تقدیر ہے جسے تدبیر کے بعد خود اس نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:02 PM

اپنی مدد آپ ایک قائدانہ صفت اور خودداری کا مظہر:

حضرت موسیٰؑ جب شہر مدین سے لوٹ رہے تھے کڑا کے کی سردی پڑ رہی تھی، خود آگ کے پاس پہنچے لیکن اپنے خادم سے یہ کام نہیں لیا اس لئے کہ اس سے آپ کی قائدانہ شان مجروح ہوسکتی تھی۔

اسی لئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو معاملات میں اپنی خدمت آپ کی تربیت دلائی کہ اگر ان کا کوڑا بھی ان کے ہاتھ سے نیچے گر پڑتا اور ان کا غلام اٹھانے کے لئے آگے بڑھتا تو وہ روک دیتے، خود نیچے اتر کر اپنا کوڑا اٹھاتے۔

یہ خودداری کی ایک علامت ہے جو کسی کا سہارا لینا پسند نہیں کرتی کیونکہ سہارے کھوکھلے ہوتے ہیں جو کسی بھی وقت ٹوٹ کر بکھر سکتے ہیں او اپنے آپ کو ناکارہ اور بے کار ثابت کرنے کے مترادف ہوتے ہیں۔ جب کہ اپنی کی ہوئی خدمت میں اپنی مرضی اور خود اعتمادی کا جہاں بہت دخل ہوتا ہے وہیں کام تسلی بخش ہوتا ہے، خرچ بھی کم ہوتا ہے اور کام بھی جلد ہوتا ہے۔

مصیبت کے وقت بھی کسی حمایتی کی ضرورت نہیں:

کسی مصیبت کے وقت آپ کو کسی حمایتی کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ خود ہی اپنے سب سے بڑے حمایتی (مددگار) ہیں، کوئی دوسرا آپ کی اتنی مدد نہیں کرسکتا جتنی مدد آپ خود اپنی کرسکتے ہیں۔ اپنی مدد آپ کرتے وقت یہ نہ سوچیں کہ آپ اکیلے ہیں اور بے یار و مددگار ہیں۔ بس یہ اکیلا پن ہی آپ کو تبدیلی کا موقع فراہم کرے گا، جو شخص یہ سوچتا ہے کہ اس صورتِ حال کا کوئی بدل نہیں اور ان ضرر رساں حالات کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، وہ شخص غلط لائنوں پر جارہا ہے، جس صحت مند شخص کے اندر کوئی مخالفت نہیں اس کی باہر سے بھی کوئی مخالفت نہیں کرسکتا۔

اگر آپ مصور ہیں تو کبھی نہیں چاہیں گے کہ آپ کا کام کسی مشہور گیلری تک پہنچنے میں بیسیوں دن لگ جائیں۔ ایسا ہی کچھ پولینڈ کے ایک طالبِ علم نے سوچا اور ایک منفرد حل نکالا۔ پولینڈ کے جنوب مغربی شہر واروکلا میں اس نوجوان مصور اینڈریزج سوبپان کو جب مستقبل میں تاریکی نظر آئی تو اس نے معاملہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا تو اس نے کچھ ایسا کیا کہ آرٹ گیلری میں جب محافظوں (نگرانوں) کی توجہ کسی اور جانب مبذول ہوئی تو اس نے خاموشی سے اپنی تصویر وہاں آویزاں کردی۔ حیرت انگیز طور پر گیلری کے حکام بھی نئی تصویر سے تین دن تک واقف نہیں ہوسکے، تاہم جب انہیں اس کا اندازہ ہوا تو وہ نوجوان مصور کی تخلیقی سوچ سے بہت متاثر ہوئے۔

معلوم ہوا کہ اپنی مدد آپ کرنے کا محاورہ ہر دور کا آفاقی اصول ہے۔

گاؤں کا ایک خیراتی ادارہ ہے، جہاں بہت سارے رفاہی کاموں کے ساتھ بچوں کی تعلیم و تربیت کا نظم و نسق بھی موجود ہے ۔لیکن اس کی عمارت کافی خستہ حال ہوچکی ہے جس کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کو یہاں تعلیم دلوانے کے بجائے دوسری جگہوں کا رخ کررہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بچوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگئی ہے جب کہ تین چار ٹیچر اس جگہ ملازمت کررہے ہیں۔ اس سنگین صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے گاؤں کے لوگوں نے متحد ہوکر یہ فیصلہ کیا کہ ہم خود اپنی مدد آپ کے تحت اس کی مرمت کریں گے تاکہ یہاں پڑھنے والوں کی تعداد کم نہ ہو اور یہ ادارہ ہمیشہ کے چلتا رہے۔ اس مقصد سے گاؤں کے لوگوں نے عمارت کو ٹھیک کرنے کے لئے پیسے اکٹھے کئے جس کے بعد لوگوں نے اسی ادارہ میں اپنے بچوں کو داخل کرانا شروع کردیا جو بند ہونے کے قریب تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم لوگ متحد ہوکر اور اسے اپنا کام سمجھ کر نہ کرتے تو جلد ہی اس ادارہ کا نام مٹ جاتا۔

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:03 PM

اسی طرح اگر محلّہ کی سطح پر ہر فرد، گروپ کی صورت میں صفائی، ستھرائی، غریبوں کی مدد اور ضرورت کے لئے اپنی مدد آپ کے تحت کام کرے تو ہمارے معاشرے کے سدھرنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اس وقت ہمیں بہت سارے مسائل کا سامنا ہے۔ ان مسائل سے نمٹنے اور اپنی بہتری کے لئے خود تگ و دو نہ کیا جائے تو یہ معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوسکتا۔ ہماری قوم کے حالات بدل سکتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہم سب مل کر خود آپس میں اپنی مدد آپ کریں۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اپنی مدد آپ کرنے کے لئے خود کیا کر سکتے ہیں ؟

ذاتی نظم ونسق:

خدانخواستہ کوئی شخص بیمار ہے اسے چاہئے کہ وہ خود اپنی صحت کی حفاظت کرے۔ اسے ذاتی نظم ونسق کہہ سکتے ہیں۔ اس سے اپنی حالت کو سمجھ کر اپنی زندگی میں مفید تبدیلیاں لایا جاسکتا ہے اور یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کب مدد درکار ہے اور یہ کس سے مل سکتی ہے، تاکہ صحت کی بہتری پر کنٹرول کیا جائے۔

علاج سے پہلے تدبیر :

سب سے پہلے یہ سمجھا جائے کہ بیماری کیا ہے اور اس کا اثر کتنا پڑ سکتا ہے اور اس کا علاج کیسے ہوسکتا ہے، اس سلسلے کی معلومات اپنے پاس لکھ کر رکھ بھی سکتے ہیں تاکہ بعد میں یاد دہانی ہوتی رہے اور انٹرنٹ پر ایسی ویب سائٹیس تلاش کریں جو اچھے معیار کی معلومات فراہم کرتی ہوں۔ ایک سے زیادہ ممکنہ علاج موجود ہوسکتے ہیں، وہ کسی بھی قسم کے فیصلے کرنے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں، پھر منصوبہ بندی کریں تاکہ اپنی غذا کو مزید صحت مند اور متوازن بنائیں، ایسا شخص تلاش کریں جو دورانِ علاج گھر میں آپ کی مدد کرے، سگریٹ نوشی ترک کردے۔

دورانِ علاج ذاتی فیصلے:

- اپنے علاج کے دوران خود شریک ہونے کے کئے طریقے ہیں
- اپوائنٹمنٹس پر جانا اور اپنی ادویات لینا
- علاج کے ممکنہ ضمنی اثرات Side Effects کے بارے میں آگاہ ہونا۔
- ڈاکٹروں کے مشوروں پر عمل کرنا

بعد از علاج:

علاج کے بعد معمول کی زندگی پر لوٹنا بسا اوقات مشکل ہوسکتا ہے تو ایسی صورت میں اپنے آپ کو کنٹرول میں لانے کے لئے درجِ ذیل طریقوں سے مدد لی جاسکتی ہے۔

- اپنی صحت کو بہتر بنانے کے لئے مثبت تبدیلیاں لانا۔
- علاج کے کسی بھی قسم کے ضمنی اثرات سے نمٹنا۔

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:03 PM

- علاج کے بعد ہونے والے ضمنی اثرات کے بارے میں جاننا۔
- ان ممکنہ علامات کے بارے میں جاننا جن سے وہ بیماری دوبارہ آنے کا امکان ہو۔

طرزِ زندگی میں تبدیلیاں:

مندرجۂ ذیل امور ایک صحت مند طرز زندگی کی بحالی اور اس کے احساسات میں بہتری لانے میں مدد کر سکتے ہیں۔

- سگریٹ نوشی ترک کرنا۔
- جسمانی طور پر فعال رہنا۔
- زیادہ پرسکون رہنا اور ذہنی دباؤ میں کمی لانا۔
- بقدر ضرورت مناسب ورزش کرنا

اوپر ذکر کردہ اسباب کی روشنی میں ایک بیمار اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

عروج	:	ترقی	شخصی	:	انفرادی
عمدہ	:	بہتر	قوت	:	طاقت
حب الوطنی	:	وطن سے محبت	ودیعت کرنا	:	پیوست کرنا
عقل وفراست	:	سمجھ بوجھ	لطف حاصل کرنا	:	مزہ لینا
معطر کرنا	:	خوشبو پھیلانا	برعکس	:	برخلاف
شناخت	:	پہچان	استوائی	:	سیدھے
اعتماد کرنا	:	بھروسہ کرنا	مجروح ہونا	:	زخمی ہونا۔ فرق پڑنا
حمایتی	:	مددگار	ضرررساں	:	نقصان دہ
خوداعتمادی	:	بھروسہ	تخلیق کرنا	:	بنانا۔ پیدا کرنا
آویزاں کرنا	:	لٹکانا	خستہ حال	:	پرانا۔ بوسیدہ
متحد ہونا	:	اکٹھا ہونا۔ جمع ہونا	تگ ودو کرنا	:	کوشش کرنا
نگہداشت	:	نگرانی	مفید	:	فائدہ مند

II واحد جمع لکھئے:

وصف	+	اوصاف	قوم	+	اقوام
صلاحیت	+	صلاحیتیں	عقل	+	عقول
منظر	+	مناظر	کھوکھلا	+	کھوکھلے

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:03 PM

ناکارہ	+	ناکارے	معاشرہ	+	معاشرے
ادارہ	+	ادارے	فرد	+	افراد

III اضداد لکھئے:

ترقی	×	تنزل	عزت	×	ذلت
غرض	×	بےغرضی	خادم	×	مخدوم
اعلیٰ	×	ادنیٰ	خاص	×	عام
کارآمد	×	بےکار	فرد	×	جماعت
صحت مند	×	بیمار	متحد	×	متفرق

IV جوڑ لگائیے۔

الف	ب
اپنی مدد آپ	رفاہی کاموں اور بچوں کی تعلیم و تربیت
شخصی زندگی اور شخصی چال کی عمدگی	کیونکہ آپ خود اپنے سب سے بڑے حمایتی ہیں
خودداری کی علامت	معزز قوم بننے کا ایک راستہ ہے
مصیبت کے وقت حمایتی کی ضرورت نہیں	ایک آزمایا ہوا مقولہ ہے
خیراتی ادارہ	کسی کا سہارا نہ لینا

V مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) اپنی مدد آپ قوموں کی .....اور ان کے عروج و ارتقاء کی بنیاد ہے۔

(الف) تنزلی (ب) ترقی (ج) تبدیلی

(2) انسان اس کو اپنا کر عزت و سربلندی کے .....مقام پر پہنچ سکتا ہے۔

(الف) اعلیٰ (ب) ادنیٰ (ج) اولیٰ

(3) اپنی .....اور خود اعتمادی کا جہاں بہت دخل ہوتا ہے وہیں کام تسلی بخش ہوتا ہے

(الف) غمی (ب) خوشی (ج) مرضی

(4) ..... آپ کو تبدیلی کا موقع فراہم کرے گا۔

(الف) اکیلا پن (ب) اجتماعیت (ج) انفرادیت

(5) گاؤں کا ایک خیراتی ..... ہے۔

(الف) اسکول (ب) مدرسہ (ج) ادارہ

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:04 PM

VI مختصر جوابات لکھئے:

(1) اپنی مدد آپ کس قسم کا مجموعہ ہے؟

(2) اپنی مدد آپ سے کس قسم کے اوصاف نمایاں ہوتے ہیں؟

(3) کونسی خواتین لمبی عمر پاتی ہیں؟

(4) خودداری کی کیا علامت ہے؟

(5) مصیبت کے وقت کسی حمایتی کی کیوں ضرورت نہیں ہے؟

VII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) اپنی مدد آپ کے چند فائدے لکھئے۔

(2) مثالوں سے سمجھایئے کہ اپنی مدد آپ ایک قائدانہ صفت ہے؟

(3) گاؤں کے خیراتی ادارہ کو کس طریقہ سے بچایا گیا؟

عملی سرگرمی:

آپ کے گاؤں میں پینے کا پانی موجود نہیں ہے۔ اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے وہاں آپ پانی کا بندوست کیسے کریں گے؟

اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں

- متوازن غذا کا استعمال : یعنی سبزی، گوشت اور پھلوں کو اپنی غذا میں شامل کریں۔
- ورزش : روزانہ کم از کم آدھ گھنٹہ ورزش کریں۔
- پاکی صفائی : اپنے کپڑوں اور بدن کو پاک صاف رکھا کریں، ماحول کو صاف رکھیں۔

ادبی لطیفے

- دل پر رکھنے والا پتھر کہاں ملے گا اور کتنے کلو کا لینا ہوگا؟
- کسی کے زخموں پر نمک چھڑکنا ہے، کون سا ٹھیک رہے گا؟ سادہ یا ایوڈین والا
- کوئی بتا سکتا ہے کہ لوگ عزت کی روٹی کمانے میں لگے ہوئے ہیں۔ کوئی عزت کی سبزی کیوں نہیں کماتا؟
- ایک بات بتاؤ یہ جو ڈنر سیٹ ہوتا ہے نا اس میں لنچ بھی کر سکتے ہیں؟
- ایک بات بتاؤ جن کی دال نہیں گلتی۔ وہ سبزی بنا سکتے ہیں کیا؟

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:04 PM

اکائی 8

غزلیات

غزل

عبیدالرحمٰن احساسؔ

سیکھنے کے مقاصد

- دل کی روشنی یعنی بصیرت پیدا کرنا۔
- صحیح مقصد کے حصول کے لئے ہمت سے آگے بڑھنا۔
- محبوب سے سچی دلی محبت کرنا۔
- خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو راحت پہنچانا یعنی ایثار کی صفت پیدا کرنا۔



شاعر کا تعارف

پیدائش : 11.04.1958م

نام عبیدالرحمٰن ۔تخلص احساس، والد کا نام محمد عطاء الرحمٰن، ہائی سکول کی تعلیم کے بعد بی۔ایس۔سی۔ایم۔اے اور پی ہچ ڈی تک تعلیم حاصل کی۔کاسکو انڈیا میں دس سال تک ملازمت کی، پھر نیو کالج میں اردو کے پروفیسر ہو گئے۔مجموعۂ کلام غزل درپن کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔وہ ایک قابل استاد، اچھے شاعر، کامیاب اسپورٹس مین کے علاوہ ایک اچھے آدمی ہیں۔

دل ہو روشن تو اندھیرا نہیں دیکھا جاتا
پاؤں چل پڑتے ہیں رستہ نہیں دیکھا جاتا

آپ پردہ کریں مجھ سے مری اُلفت سے نہیں
آپ کے چہرے پہ پردہ نہیں دیکھا جاتا

ہم نے دیکھا ہے سما کر تجھے دل میں اپنے
ہر کسی سے یہ سراپا نہیں دیکھا جاتا

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:04 PM

آج پھر ملنے کا وعدہ تھا تمہارا لیکن
یہ بھی غیروں سے خدا را نہیں دیکھا جاتا

بات دن کی نہیں چاہے تو چلے بھی جانا
رات آ کر ترا جانا نہیں دیکھا جاتا

اُس کے دکھ سارے مرے حصے میں آجائیں عبیدؔ
اس کا اُترا ہوا چہرہ نہیں دیکھا جاتا



حاصل کلام

شاعر عبید الرحمٰن احساسؔ کہتے ہیں کہ اگر دل روشن ہے یعنی اندرونی روشنی حاصل ہے تو بیرونی روشنی کی خاص ضرورت نہیں۔ باہر جہالت کی کتنی بھی تاریکیاں ہوں آدمی صحیح راستہ پر چلتا رہتا ہے۔ آدمی اگر ہمت سے قدم اٹھالیتا ہے تو راستہ کتنا بھی ناہموار ہو وہ قدم آگے بڑھاتا ہی چلا جاتا ہے۔

شاعر اپنے محبوب سے کہتا ہے کہ آپ مجھ سے پوشیدہ رہیں، کوئی حرج نہیں، لیکن میری الفت و محبت کی قدر کریں اس کا لحاظ رکھتے ہوئے سامنے آئیں۔

اے محبوب! تیری وقعت و محبت ہمارے دل میں ہے اس لئے ہم تیرے ناز و ادا برداشت کر لیتے ہیں۔ یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔

حال یہ ہے کہ تمہارا ہم سے ملنے کا وعدہ ہی وعدہ تھا۔ یہ بھی غیروں سے برداشت نہیں ہو پاتا ہے۔ اگر واقعی ملاقات ہو جائے تو معلوم نہیں کیا ہنگامہ برپا ہو جائے۔ تو دن میں تو تھوڑی دیر کے لئے آجائے اور چلا جائے۔ خیر کوئی بات نہیں، ہمارے ہاں رات میں آکر قیام نہ کرے۔ اور ہمارا مہمان نہ بنے۔ یہ بات معاف نہیں کی جاسکتی۔

مقطع میں شاعر کہتا ہے کہ میری آرزو ہے کہ محبوب کی ساری تکلیفیں، مشقتیں مجھے مل جائیں اور اس کے بدلے میں محبوب کو راحت مل جائے۔ اس لئے کہ اس کا اداس چہرہ دیکھنے کی میرے اندر سکت نہیں ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

روشن	: چمک دار	الفت	: محبت، پیار
دل میں سمانا (محاورہ)	: محبوب ہونا۔ پسندیدہ ہونا	پاؤں چل پڑنا (محاورہ)	: بے اختیار چلے جانا۔ ہمت سے قدم اٹھانا
سراپا	: حلیہ، شکل صورت، خدوخال	خدارا	: خدا کے لئے

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:05 PM

اترا ہوا چہرہ (محاورہ)	:	رنجیدہ، اداس، کمزور	دکھ	:	تکلیف۔درد
حصہ میں آنا	:	مل جانا	چہرہ پہ پردہ ہونا	:	چہرہ چھپانا

II اضداد لکھئے :

روشن	×	اندھیرا	پاؤں	×	ہاتھ
الفت	×	نفرت	دل میں سمانا	×	دل سے اتر جانا
غیر	×	اپنا			

III واحد جمع لکھئے :

اندھیرا	+	اندھیرے	رستہ	+	راستے
پردہ	+	پردے	الفت	+	الفتیں
چہرہ	+	چہرے	وعدہ	+	وعدے
بات	+	باتیں			

1V بحوالۂ متن تشریح کیجئے :

(الف) دل ہو روشن تو اندھیرا نہیں دیکھا جاتا
پاؤں چل پڑتے ہیں رستہ نہیں دیکھا جاتا

(ب) ہم نے دیکھا ہے سما کر تجھے دل میں اپنے
ہر کسی سے یہ سراپا نہیں دیکھا جاتا

V درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) جہالت کی اندھیروں کا مقابلہ کرنے کے لئے کس روشنی کی ضرورت ہے؟

(2) شاعر کس چیز سے پردہ ناپسند کرتا ہے؟

(3) شاعر کیوں اپنے محبوب کے ناز و نخرے برداشت کر لیتا ہے؟

(4) غیروں کو کس چیز کے دیکھنے کا حوصلہ نہیں ہے؟

(5) شاعر اپنے محبوب کے رنج و غم کو کس طرح دور کرنا چاہتا ہے؟

(6) اس غزل کے شاعر کا نام اور تخلص لکھئے۔

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:05 PM

اکائی 8

سرسری مطالعہ

دلوں کے داغ چھپاؤ



اقبال سلیم

تار پڑھ کر ابا جان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ میں کتاب پھینک کر دوڑی۔ ''کیا ہوا، ابا جان۔؟'' وہ تار میری طرف بڑھا کر بولے۔ ہوتا کیا میرا سر۔ تم خود ہی پڑھ لو۔''

تار پڑھ کر میں خود بھی سن ہو کر رہ گئی۔ سلمان بھائی کا تار تھا۔ ''ہم لوگ آج شام کی گاڑی سے پہنچ رہے ہیں''۔

''اب کیا ہوگا۔؟ میں نے ان کی طرف دیکھا۔ ''وہی ہوگا جو منظورِ خدا ہوگا۔ خدا تمہاری ماں کو جزائے خیر دے۔ مگر تم لوگ ایک طوفان کا سامنا کرنے کو ضرور تیار رہو''۔ انہوں نے گردن موڑ کر امی کی طرف دیکھا جو نماز سے فارغ ہو کر مصلّے پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھیں۔ وہ ان کے قریب جا کر بولے

'' سنتی ہو بیگم! بنگلور سے تار آیا ہے۔ دونوں صبح کے بھولے شام کو گھر لوٹ رہے ہیں۔''

''کون دونوں۔؟ امی کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

''وہی پسرِ نوح سلمان اور اس کی دلہن دل رس۔ اور کون!''

امی بھونچکی رہ گئیں اور آمین بھول کر چٹ پٹے کے پٹاخے کی طرح پھٹ پڑیں۔ ''چھری بھونک دوں گی پیٹ میں۔ اگر یہاں کسی نے قدم رکھا۔ میری لاش پر سے گذرنا ہوگا۔''

''گذر جائے گا۔ ''ابا جان بات کاٹ کر چیلنج کے انداز میں بولے'' یہ پل صراط تو ہے نہیں۔ اور وہ خود بھی ماشاءاللہ ہٹا کٹّا ہے۔ اور پھر پولیس میں انسپکٹر ہے۔

'' اِنسپکٹر ہوگا اپنی جورو کے ہاں کا۔ یہاں دال نہیں گلے گی۔ ایسے پولیس والے میری جوتی کی نوک پر رہتے ہیں''۔

'' بہو کو ہراساں کرنے کے الزام میں جیل میں پھنکوا دے گا' '۔

''اتنا قانون تو میں بھی جانتی ہوں۔ دیکھوں کس طرح پھنکواتا ہے ویسے بھی کیا سب کی آنکھیں پھوٹ گئی ہیں۔ کیا دیکھ نہیں رہے ہیں دو برس سے دم دبائے چھپتا نہیں پھر رہا ہے۔ کیا کبھی گھر میں قدم رکھنے کی ہمت کی ہے؟''

مگر سنو تو سہی! میرا کیا ہے۔ آج مرا کل دوسرا دن۔ پھر کس کے در پر پڑی رہوگی۔ یہ بھی تو سوچو۔''

''اللہ سلامت رکھے۔ ابھی میرے خلیرے ممیرے زندہ ہیں۔ وہ کسی کے در کے بھکاری نہیں ہیں۔ سر پر بٹھائیں گے وہاں نہیں محلے والوں کے کپڑے لتّے سی کر جی لوں گی۔

''یعنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بناؤ گی۔'' ابا جان مضحکہ اڑانے کے انداز میں بولے۔ ''یہ بھی سوچو۔ لوگ کیا کہیں گے۔ سگے بیٹے سے سوتیلے کا سلوک ہو''۔

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:05 PM

''مجھے لوگوں سے کیا لینا دینا ہے۔ چاند کی طرف تھوک کر وہ خود ہی شرمائیں گے۔ پھر وہ بیٹا ہی کیا جو خاندان کی لُٹیا ڈبو کر ذرا نہ شرمائے''۔

''دیوانی نہ بنو'' ابا جان ایک لمحے کے لیے سٹ پٹا گئے، پھر جھنجھلا کر بولے ''بیٹا تو اپنا ہی خون ہوتا ہے۔ سات آسمان ادھر سات سمندر ادھر۔ بیٹا بیٹا ہی ہوتا ہے۔ کیا نو ماہ اپنی کوکھ میں نہیں رکھا ہے۔ کیا برسوں دودھ پلا کر نہیں پالا ہے۔ مگر تم تو اس طرح خار کھائے بیٹھی ہو جیسے وہ تمہارا زمین میں دبا رکھا خزانہ لے بھاگا ہو۔ تم نہ سہی ہر کوئی اپنی پسند خوشی و آرزو کی تکمیل کے لیے سب کچھ کر گذرنے کو تیار ہو جاتا ہے اور پھر جوانی!'' وہ اک لمحہ رکے اور ٹھنڈی سانس بھر کر بولے ''جوانی اندھی ہوتی ہے بیگم۔ میری ہی سہی! اور تم۔ اپنی ضد اور جھوٹے وقار کے دباؤ پر اُسے شادی سے روک رہی تھیں اور وہ فرہاد زادہ۔ اپنی دُھن کا پکا۔ اس شادی پر بضد تھا اس جیالے کی ہمت کی داد دو۔''

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لبِ بام ابھی

اگر تم یہ سمجھتی ہو کہ اس نے تمہارے وقار کی مٹی پلید کی ہے تو یہ تمہاری سراسر زیادتی ہے۔ ویسے لڑکی کوئی بھنگن یا چماری نہیں۔ اپنے سگے بھائی کی بیٹی ہے اور صورت و شکل کی ماشاءاللہ ..... ''

ابا جان نے رک کر میری طرف دیکھا اور انگلی سے اپنی پیشانی ٹھونک کر بے بسی سے بولے ''بھلا اسے کیا کہتے ہیں سلمیٰ! میں نے اپنی ہنسی روک کر ڈرتے ڈرتے امی کی طرف کنکھیوں سے دیکھا اور چپکے سے جواب دیا ''چندے مہتاب۔ چندے آفتاب!''۔

''ہوگی میری جوتی آفتاب مہتاب۔ جھاڑو پھرے ایسی چڑیل پر۔ میرے بیٹے کو لے گئی اور بیٹے صاحب کو کیا اسی لیے تو نو مہینے اپنی کوکھ میں رکھا تھا۔؟ کیا اسی لیے برسوں تک چھاتی کا دودھ پلا پلا کر پالا تھا کہ ایک کلے چرا چوکٹھا دیکھ پھسل جائے اور اپنی نصیبوں جلی ماں کو گدھے کی طرح لات مار کر اس کے پیچھے دم دبائے نکل جائے۔''

یہ کہہ کر وہ جلدی جلدی تسبیح کے دانے ڈھلکانے لگیں۔

''بیگم!۔ ابا جان ان پر جیسے ترس کھا کر بولے'' وہ یہاں کچھ لینے نہیں اپنی دودھ پلائی ماں کو دیکھنے آرہا ہے اور تم ایک بے بس عورت۔ آخر اپنا غصہ تم کس پر اتاروگی۔ بقول شخصے اسے کیا کہتے ہیں سلمیٰ! انہوں نے پریشان ہو کر مجھ سے سوال کیا۔

''قہر درویش بر جان درویش'' میں نے ڈرتے ڈرتے دبی زبان سے کہا۔

''ہاں قہر درویش بر جان درویش'' ابا جان خوش ہو کر بولے اور امی کے ماتھے پر بل پڑ گئے وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں! میں خود بھی بجھے بجھے دل سے اپنے کمرے میں آ گئی اور بستر پر گر کر ایک کتاب سنبھال لی۔ مگر دل نہ لگا۔ کتاب جیسے ماضی کا البم بن گئی تھی اور الفاظ تصویریں۔ کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کے کارواں سے چلے آرہے تھے۔ مجھے ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے یادوں کے جھونکے ہوں۔ میرے ذہن کی بظاہر خاموش خلاؤں میں یادوں کی بارات کی شہنائی سی بجنے لگی۔ مجھے وہ دن یاد آرہے تھے جب کئی سال پہلے امی جان کی ان کے اپنے اکلوتے بھائی جمیل ماموں سے نانا جان کی جائیداد کے سلسلے میں کچھ ناچاقی ہو گئی تھی۔ امی جان کا غصہ اتنا بڑھا، اتنا بڑھا کہ انہوں نے قسم کھائی کہ وہ تو کیا ان کا کتا بھی اب کبھی ان کے بھائی کے گھر میں قدم نہیں رکھے گا۔ نہ وہ ان کی صورت ہی دیکھیں گی۔ اس طرح دونوں خاندان کے درمیان ایک دراڑ سی پڑ گئی۔ جمیل ماموں نے بہت چاہا کہ کسی طرح مصالحت ہو جائے مگر یہ ہٹ کی پکی اپنی ضد پہ اڑی رہیں اور اس مسئلے کو اپنے وقار کا سوال بنا لیا۔ ادھر سلمان بھائی اس دراڑ اور معاملے کی نزاکت سے بے نیاز اپنی ماں کے ''دشمن'' کی بیٹی کی تصویر جیب میں ڈالے اس

100
95
75
25
5
0

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:06 PM

سے چوما چاٹی کرتے پھرتے رہے۔بچپن میں اس سے شادی بیاہ کے کھیل کھیلے ہوئے سچ مچ اپنی گڑیا سے بیاہ رچانے کے خواب دیکھتے رہے۔ وہ فائنل ایم۔اے میں تھے کہ دل رس آپا نے اس کالج میں فسٹ ایر میں داخلہ لیا۔روز کا آمنا سامنا ہوتا تھا۔کلاس میں تاریخ اور پولیٹکل سائنس Political Science کے درس لیتے کلاس کے باہر آم کے ٹھنڈے ٹھنڈے سائے تلے اپنے خاندانوں کے درمیان پڑی ہوئی دراڑ پھلانگ لگا کر خوابوں کے حسین تاج محل بنائے جاتے، وعدے ہوئے، قسمیں ہوئیں ایک ساتھ جینے اور مرنے کے عہد و پیمان ہوئے۔اڑتے اڑتے ان خبروں کی سرخیاں امی جان کے کانوں میں بھی پڑیں تو وہ زخمی شیرنی کی طرح غضب ناک ہو کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

''یہ میری ناک کا سوال ہے جمیل نے اپنی بیٹی کو بیچ میں ڈال کر مجھے زک دینے اور ذلیل کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔میرا بچہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اسے ضرور جادو ٹونے سے پھانسا گیا ہے۔''

''مگر بے چاری امی جان کو کیا معلوم کہ یہ کسی دشمن کے جادو ٹونے کا کرشمہ نہیں بلکہ ''ہیر'' کے حسن کا جادو تھا جو میاں رانجھے کو کچے دھاگے میں باندھ کر لے گیا تھا۔ بلاشبہ دلرس آپا ناک نقشے کی سینکڑوں میں ایک تھیں۔سلمان بھائی نے امی جان کے آگے بہت سارے جتن کئے۔ بہت سر مارا، بہت ناک رگڑی مگر وہ بھی نسل کی پٹھان زادی تھیں۔ٹس سے مس نہ ہوئیں۔ادھر اس ڈرامہ کی ہیروئن خود بھی اپنے باپ کے آگے سینہ سپر ہوگئی۔وہ ''ہیر'' کی طرح اکڑ گئی کہ وہ شادی کرے گی تو اپنے ''رانجھے'' سلمان بھائی سے ورنہ دکان سے لا کر رکھا ہوا کیڑے مارنے کا زہر کھا کر جان دے دے گی مگر کیڑے مارنے کا زہر پڑے کا پڑا رہ گیا۔اکلوتی بیٹی کی دھمکی باپ کے قدم ڈگمگا گئی۔انہوں نے ہتھیار ڈال کر خاموشی سے دونوں کے نکاح کا انتظام کر دیا۔جس دن نکاح ہوا، امی جان کے حلق سے ایک نوالہ نہ اترا۔وہ مصلّے پر بیٹھی دعاؤں کے درمیان ڈوپٹے کے گوشے سے آنکھیں پونچھتی رہیں۔انہوں نے گھر میں سب کو الٹی میٹم دے رکھا تھا کہ اگر کسی نے شادی میں شرکت کی تو وہ کچھ کھا کر سو رہیں گی بس ابا جان واحد آدمی تھے جنہوں نے دفتر جانے کے بہانے اس شادی میں شریک ہو کر اپنے شکستہ دل بیٹے کو پرنم آنکھوں سے تسلی اور دعائیں دیں۔شادی کے دو ماہ بعد سلمان بھائی کو پولیس کے محکمے میں ملازمت مل گئی تو وہ چپ چاپ اپنی دلہن کو لے کر بنگلور چلے گئے۔

آج اس بات کو دو برس ہو رہے تھے۔ان دو برسوں میں نہ بیٹے نے گھر آنے کا نام لیا۔نہ ماں اپنے بیٹے کی جدائی کی آگ میں تپ کر ذرا نرم پڑی۔اکا دکا خبریں ملتی رہیں کہ میاں رانجھے پولیس میں انسپکٹر ہوگئے ہیں اور ''ہیر'' ایک اسکول میں پڑھانے لگی ہے اور مزے میں زندگی کٹ رہی ہے۔لیکن آج ایک غیر متوقع تار نے سب کو ایک عجب کشمکش اور صورتِ حال سے دوچار کر دیا تھا۔سب کے ذہنوں سے ایک ہی سوال ٹکرا رہا تھا کہ امی جان کی عدالت سلمان بھائی کو ان کے سنگین جرم کی کیا سزا دے گی اور سلمان بھائی ان کے غیض و غضب کا کس طرح سامنا کریں گے۔

رات کو عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر امی حسبِ معمول دیوان پر آ بیٹھیں۔کمرے میں ایک بوجھل سناٹا چھایا ہوا تھا۔دفعتاً باہر گلی میں آٹو رکشا رکنے کی آواز سنائی دی پھر چند لمحوں کے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ابا جان بیٹھے ٹیلی ویژن دیکھ رہے تھے۔میں قریب ہی بیٹھی ایک کتاب پڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔کان دروازے پر لگے ہوئے تھے۔دل گھڑی کی بنڈولم کی طرح ٹک ٹک کر رہا تھا۔دستک کی آواز سن کر میں نے دروازہ کھولا تو ٹھٹھک گئی۔سامنے سوٹ کیس ہاتھ میں لیے سلمان بھائی کھڑے تھے ان کے پیچھے سفید سفید روئی نما شیر خوار بچے کو تھامے سرخ ساڑی میں لپٹی لپٹائی دلرس آپا کھڑی تھیں۔سہمے سہمے خدوخال آنکھوں میں اجنبی سا خوف۔وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔میں حیران رہ گئی۔یقیناً ان کے لئے سلمان بھائی کا اپنے ماں باپ کو بھاڑ میں جھونک گریبان چاک پھرنا کچھ یوں ہی بات نہیں تھی۔یقیناً وہ پہلے

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:07 PM

سے زیادہ خوب صورت ہوگئی تھیں۔سلمان بھائی نے سوٹ کیس ایک طرف رکھ کر مجھے گلے لگایا پھر ابا جان سے گلے مل کر امی جان کے قریب گئے۔''آداب امی جان۔!''

مگر امی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔وہ ماحول سے بے نیاز سل کر آئے ہوئے میرے عید کے کپڑے انہماک سے تہہ کرتی رہیں۔

''آداب پھوپی جان۔!''

دل رس آپا ایک ہاتھ سے بچے کو تھامے دوسرے ہاتھ سے ساس کے پاؤں چھونے کو جھکیں مگر انہوں نے کوئی جواب دئے بغیر اپنے پاؤں اس طرح سمیٹ لیے جیسے وہ کسی گندگی سے بچنے کی کوشش کر رہی ہوں۔چند لمحے خاموشی رہی پھر اس کڑوی کسیلی خاموشی میں سلمان بھائی کی بھرائی ہوئی آواز گونجی۔

''امی جان۔افسوس!میں تو یہی سمجھ کر آیا تھا کہ آپ پرانی باتیں بھول چکی ہوں گی۔میں آپ کے لیے بیٹا نہ سہی مگر آپ میرے لئے ماں ضرور ہیں۔میں یہاں اپنی ماں سے ملنے آیا تھا لیکن آپ کی سرد مہری اور بے اعتنائی نے میرے حوصلے پست کر دئے ہیں۔لہذا میں اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور ہوگیا ہوں۔میں ابھی چند منٹ بعد آپ کی دعا لئے لوٹ جاؤں گا۔

جواب میں خاموشی کے سوا کچھ نہ تھا مگر امی کے ہاتھ رک ضرور گئے تھے۔

امی جان! '' سلمان بھائی کی آواز پھر آئی ''۔کاش آپ اپنا غصہ بھول کر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر سکتیں۔کیا ایک بھائی کی احمقانہ حرکت سے پیدا شدہ تلخی اور رنجش کا ناطہ اپنی اولاد کی خواہشات اور تمناؤں سے جوڑ کر حالات کو مزید بگاڑا جا سکتا ہے۔؟ کیا ایک جہاں دیدہ بزرگ اور شفیق ماں سے اپنے بیٹے کے لیے انتہائی اقدام کی امید کی جا سکتی ہے؟ لوگ دنیا میں آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں لیکن کسی کے زخم اس طرح سدا ہرے نہیں رہتے۔زمانہ سب سے بڑا حکیم ہے جو انہیں مندمل کر دیتا ہے۔لیکن آپ جان بوجھ کر اپنے زخموں کو ہرا رکھنے پر تل گئی ہیں۔آپ تنگ نظری کو خیر باد کہہ کر فراخ دلی کو اپنائیں۔دنیا میں لوگوں کے اچھے کام انمٹ نقوش کی طرح ہمیشہ باقی رہتے ہیں۔جنہیں ان کی آئندہ نسلیں سر آنکھوں سے لگاتی اور ان کے تقدس کو زندہ رکھتی ہیں۔کیا آپ بھی ایسی ہی ایک اور روشن مثال قائم نہیں کریں گی؟

''ٹپ۔!'' ایک لرزتی کانپتی بوند امی کی آنکھوں سے ٹپکی اور ان کے ڈوپٹے میں جذب ہوگئی۔

''مجھے امید نہیں تھی کہ آپ اپنے فیصلہ پر اس طرح اٹل ہوں گی اور میں اتنا بدنصیب ہوں گا۔کوئی بھی ماں اپنے بچہ کی ایک دن کی بھی جدائی برداشت نہیں کر سکتی لیکن دو برس گذر چکنے کے باوجود آپ اپنے خاطی بیٹے کو معاف کرنا تو درکنار،اس کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں۔چلئے میں گنہ گار ہی سہی اور میرا جرم نا قابلِ معافی ہی سہی لیکن کم از کم اپنے اس معصوم اور بے گناہ پوتے کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کے دو بول ضرور کہیں کہ اس کے نصیب ہم جیسوں کے نہ ہوں۔

یہ کہہ کر سلمان بھائی نے آپا کو اشارہ کیا۔انہوں نے آگے بڑھ کر اپنے آٹھ ماہ کے بچے کو امی کی گود میں ڈال دیا۔امی جیسے گہری نیند سے چونکی۔انہیں غالباً اچانک اس اقدام کی توقع نہیں تھی۔لاشعوری طور پر ان کے ہاتھوں نے بچے کو تھام لیا۔وہ گھبرا کر چیخ اٹھیں۔'' اے دور ہو میرے کپڑے ناپاک کر دے گا۔ارے کوئی سنبھالو اسے۔'' مگر کسی کے سنبھالنے سے پہلے ہی وہ سب بھول کر ٹکٹکی لگائے بچے کو تکنے لگیں۔بچہ جو خود بھی ان کی طرف نظر جمائے دیکھ رہا تھا۔دادی کو اس طرح اپنی طرف دیکھتے دیکھ کر مسکرایا اور دونوں ہاتھوں سے ان کا چہرہ پکڑنے کی کوشش کرنے لگا۔

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:07 PM

روئی کے گالے جیسے سفید اور پیارے بچے کی کوثر و تسنیم میں دھلی پاک مسکراہٹ ۔ وہ مسکراہٹ جس نے کسی فاتح کی طرح دشمنوں کی تلواریں نیچی کردی ہیں۔جلادوں کے دل موم کردئے ہیں۔آج اس مسکراہٹ کی تپش نے اس چٹان کو بھی پگھلنے پر مجبور کردیا تھا جو دو برس سے تابڑتوڑ ضربوں کے باوجود اپنی جگہ سے ایک رتی نہ کھسک سکی تھی۔کسی کو آگے بڑھ کر بچے کو سنبھالنے سے پہلے ہی میں نے جوش کھائی ہوئی اس موج خون کو دیکھا جو دادی کے دل سے نکل تھی۔وہ بے اختیار و بے خود ہو کر اس معصوم فرشتے کو اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اٹھا کر چند لمحے اپنی پُرنم آنکھوں سے اسے تکتی رہیں۔پھر اپنے کلیجہ سے اس طرح چمٹا لیا جیسے وہ اس کا کوئی گم گشتہ ٹکڑا ہو۔ان کا سارا غرور اور غصہ شفقت کے دھارے میں خس وخاشاک کی طرح بہہ گیا۔سب حیرت اور مسرت کے عالم میں اس چٹان کو پگھلتے دیکھتے رہے۔دفعتاً ابا جان کی آواز گونجی۔

'' اللہ تیری شان۔اللہ تیری شان! جو کام بڑوں سے نہ ہوسکا اسے ایک شیر خوار بچے نے چٹکیوں میں کر دکھایا۔بس اب پرانی باتیں بھول جاؤ اور خوش رہو۔

بقولِ شاعر۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔بھلا سا شعر ہے۔کم بخت شاعر نے غالباً اسی گھڑی کے لئے کہا تھا۔بھلا وہ کیا شعر ہے سلمٰی!'' میں نے رندھے گلے سے جذبات سے کانپتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

دلوں کے داغ چھپاؤ ہنسی کو عام کرو
یہ حکم ہے کہ بہاروں کا احترام کرو

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

منظور ہونا	:	راضی ہونا،قبول کرنا	مصلّٰے	:	جائے نماز
پسر	:	بیٹا	بھونچکی رہنا	:	حیران ہونا
ہٹا کٹا	:	مضبوط	ہراساں کرنا	:	ڈرانا۔دھمکانا
مضحکہ اڑانا	:	مذاق اڑانا	لٹیا ڈبونا	:	آبرو جانا
آتشِ نمرود	:	نمرود کی آگ	لبِ بام	:	کنارے
آفتاب و ماہتاب	:	سورج اور چاند	مصالحت ہوجانا	:	صلح کرلینا
قہرِ درویش برجانِ درویش	:	غریب کا غصہ اپنے ہی اوپر چلتا ہے			
عہد و پیمان	:	صلح کرلینا	حسن	:	خوب صورتی
جتن	:	دوڑ دھوپ،کوشش	سینہ سپر ہونا	:	حوالے کرنا
سنگین	:	سخت ترین	غیض وغضب	:	غصہ
شیر خوار	:	دودھ پینے والا بچہ	ٹھٹھکنا	:	ہچکچانا

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:08 PM

II مناسب ترین جواب کا انتخاب کیجئے:

(1) سلمان بھائی کا ..... آیا تھا (تار ای میل فیکس)

(2) اپنی ڈیڑھ اینٹ کی ..... بناؤ گی (مسجد مندر گرجا)

(3) امی جان کے ..... سے ایک نوالہ نہ اترا (حلق منہ جگر)

(4) دلوں کے داغ چھپاؤ ..... کو عام کرو (ہنسی خوشی غمی)

III مختصر جوابات لکھئے:

(1) تار پڑھ کر ابا جان کا حال کیا ہوا؟

(2) سلمان کس کی تصویر کو اپنی جیب میں ڈالے پھر رہا تھا؟

(3) عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر امی جان کہاں بیٹھی تھیں؟

(4) ٹیلی ویژن دیکھنے میں کون مصروف تھے؟

(5) امی جان سلمان پر کیوں غصہ سے تھیں؟

(6) سلمان پر امی جان کا جو غصہ تھا وہ کیسے دور ہوا؟

IV۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

1۔ اقبال سلیم کی کہانی ''دلوں کے داغ چھپاؤ'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجئے۔

اسکول کے سالانہ جلسہ کا دعوت نامہ (نمونہ)

مظہر العلوم ہائر سکنڈری اسکول آمبور کا سالانہ اجلاس

بروز اتوار 10 ڈسمبر 2019 وقت صبح دس بجے — زیرِ صدارت : محترم المقام جناب کرسپانڈنٹ صاحب

قرأت : طالب محمد عفان ۔ دسویں جماعت

نعت : طالب علم محمد شمیل ۔ نویں جماعت

صدارتی تقریر : کرسپانڈنٹ صاحب

مہمانِ خصوصی صاحب

کلماتِ تشکر : ہیڈ ماسٹر صاحب

دُعا :

طلباء کا علمی مظاہرہ

بعض کھیلوں کی نمائش

اسکالرشپ

سالانہ رپورٹ

انعامات برائے طلباء

صد فیصد حاضری

آرٹ، اسپورٹس کے انعامات

اردو، ٹمل، انگریزی، دینیات کا انعامِ اول

اعزازی انعامات

قومی ترانہ : طلبہ — ضیافت : بعدِ نمازِ ظہر

آپ تمام سے شرکت کی پرخلوص درخواست ہے۔

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:09 PM

اسلامیہ ہائرسکنڈری اسکول۔ پرنام بٹ کے زیراہتمام ضلعی مقابلۂ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زیرصدارت: عالی جناب سرقاضی صاحب،صوبۂ ٹمل ناڈو

تقریری مقابلہ

بروز ہفتہ:22/11/2019

صبح 10بجےتا 1 بجے

دوپہر 3بجے تا 5 بجے

عنوانات

رسول اللہؐ کی حیاتِ طیبہ

رسول اللہؐ امن کے علم بردار

رسول اللہؐ رافت ورحمت کے پیکر میں

تحریری مقابلہ

بروزاتوار : 23/11/2019

صبح 9 بجے تا 1 بجے

تحتانی جماعتیں	وسطانی جماعتیں	فوقانی جماعتیں
چھٹویں تا آٹھویں جماعت	نویں اوردسویں جماعت	گیارھویں اور بارھویں جماعت

انعامات

انعام اول : شیلڈ +2000روپئے نقد +سرٹیفکٹ

انعام دوم : کپ +1500روپئے نقد + سرٹیفکٹ

انعام سوم : گفٹ کٹ +1000 روپئے نقد + سرٹیفکٹ

اعزازی انعامات : دس طلباء کے لئے کتابوں کا سیٹ

المنتظرین

صدر کنوینر سکرٹری

درج بالا انعامی مقابلہ کے پروگرام کے لئے اسکولوں کو بھیجے جانے والے دعوت نامہ کا ایک نمونہ

محترم جناب ہیڈ ماسٹر صاحب .....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوگا

عرض یہ ہے کہ اسلامیہ ہائرسکنڈری اسکول پرنام بٹ کے زیرِ اہتمام ضلع ویلور کی سطح پر طلباء وطالبات کے لئے جلسۂ سیرت النبی ﷺ بروز ہفتہ واتوار بتاریخ 22,23.11.2019 ان شاءاللہ منعقد ہوگا۔جس میں تقریری اور تحریری مقابلے رکھے گئے ہیں۔تقریری مقابلے بروز ہفتہ دو مرحلوں میں ہوں گے جس میں تحتانی جماعتوں (چھٹویں تا آٹھویں) کے طلبہ کے لئے عنوان ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ'' ، وسطانی جماعتوں (نویں اوردسویں) کے لئے موضوع رسول اللہ صلیہ اللہ علیہ وسلم امن کے علم بردار'' اورفوقانی جماعتوں (گیارھویں۔بارھویں) کے طلباء ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رافت ورحمت کے مظہر ہیں'' کے عنوان پر اپنی تقاریر پیش کریں گے۔

پہلے مرحلہ میں کامیاب شدہ طلباء ہی دوسرے مرحلہ میں شرکت کے مجاز ہوں گے جو دوپہر تین بجے سے پانچ بجے تک ہوگا۔اوراسی طرح تحریری مقابلے بھی انہیں عناوین پر منعقد ہوں گے جو دوسرے دن بروز اتوار 23.11.2019 کو صبح نو بجے سے ایک بجے تک ہوں گے۔

اسی دن شام پانچ بجے اسکول کے وسیع وعریض میدان میں اختتامی اجلاس بزیرصدارت عالی جناب سرقاضی صاحب صوبۂ ٹمل ناڈو عمل میں آئے گا اورکامیاب طلباء کو محترم جناب کرسپانڈنٹ صاحب کے دستِ مبارک سے اول،دوم،سوم انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔نیز دس اعزازی انعامات بھی دئے جائیں گے۔

آپ تمام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنی اسکول کے طلباء کو اس میں شریک ہونے کا موقع دیں اورخود بھی اپنے تمام اسٹاف کے ساتھ اختتامی اجلاس میں شریک ہوں۔ شکریہ

نوٹ: شریک ہونے والے طلباء اور اوران کے ساتھ آنے والے ٹیچروں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

والسلام

ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائرسکنڈری اسکول۔پرنام بٹ

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:09 PM

اکائی 8

اردو قواعد

ترکیب نحوی اور اس کے اصول
(Synthesis and its principles)

پیارے بچو ! آپ اردو زبان کے طالبِ علم ہیں، ہر جماعت میں آپ نے اردو قواعد کو پڑھا ہے، آج ہم کسی بھی جملہ کے جو حصے (اجزاء) ہوتے ہیں۔ انہیں الگ الگ کر کے ان کے درمیان کے آپسی رشتہ پر بحث کریں گے۔ جسے ہم اردو قواعد کی اصطلاح میں ''ترکیبِ نحوی'' کہتے ہیں۔

کسی بھی جملہ کی ترکیبِ نحوی کرنی ہو تو ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ۔

اسمیہ جملہ پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں فعل ناقص موجود رہے گا۔

اگر جملہ اسمیہ ہے تو سب سے پہلے فعلِ ناقص تلاش کیجئے، پھر مبتدا، خبر اور متعلق خبر معلوم کر کے لکھئے۔

ہاں اگر کسی جملہ میں فعلِ ناقص کے بجائے فعلِ تام ہو تو اس صورت میں یہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔

ایسے جملہ میں فعل، فاعل، مفعول اور متعلقاتِ فعل ہوتے ہیں۔

فعلِ ناقص : (ہے، ہیں، تھا، تھے، تھیں، ہوا، ہوگا، ہوئے، ہوئی ہے، ہوں گے، ہو گیا، ہو گئے، بن گیا، بن گئے، نکلا، نکلے، نکلی وغیرہ)

فعلِ تام : آخر میں آنے والے فعل کو فعلِ تام کہتے ہیں۔

متعلق فعل : مثالیں غزالہ نے کتاب خریدی۔

غزالہ نے بازار سے کتاب خریدی۔

غزالہ نے کل بازار سے کتاب خریدی۔

پہلے جملے میں غزالہ فاعل ہے، کتاب مفعول ہے اور خریدی فعل ہے، دوسرے جملے میں فعل کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ کتاب خریدنے کا کام بازار سے کیا گیا ہے، جب کہ تیسرے جملے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ کتاب آج نہیں بلکہ کل خریدی گئی ہے۔ لہذا وہ تمام الفاظ جو فعل کے معنوں کی وضاحت کرتے ہیں متعلق خبر کہلاتے ہیں۔ ان جملوں میں بازار سے اور کل متعلقات فعل ہیں جب کہ ''نے'' علامتِ فاعل ہے۔

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:10 PM

مثال (1)

احمد چالاک ہے

ہے : فعلِ ناقص

احمد : مبتدا

چالاک : خبر

فعل ناقص، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا

مثال (2)

کریم مفلسی کا مارا ہوا ہے

ہوا ہے : فعلِ ناقص

کریم : مبتدا

مفلسی کا مارا : خبر

فعل ناقص، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا

مثال(3)

تم بڑے رحم دل نکلے

نکلے : فعلِ ناقص

تم : ضمیر۔مبتدا

بڑے رحم دل : خبر

فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ بنا

مثال(4)

ناصر دوڑا

دوڑا : فعلِ ناقص

ناصر : فاعل

یہ بھی جملہ اسمیہ ہوا

مثال(5)

احمد نے گھوڑے کو مارا

احمد : فاعل

نے : علامتِ فاعل

گھوڑے : مفعول

کو : علامتِ مفعول

مارا : فعلِ تام

یہ جملہ فعلیہ ہوا

مثال(6)

ارشد نے بازار سے ایک سائیکل خریدی

ارشد : فاعل

نے : علامتِ فاعل

بازار : مجرور۔(متعلق فعل)

سے : حرف جار

سائیکل : معدود ۔مفعول

خریدی : فعلِ تام

یہ جملہ فعلیہ ہوا۔

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:10 PM

مشق

(1) ترکیب نحوی کسے کہتے ہیں؟

(2) جملۂ اسمیہ کو پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟

(3) فعلِ تام کی کیا پہچان ہے؟

(4) فعل ناقص کے بعض حروف لکھئے۔

(5) کسی جملہ میں فعل کی مزید وضاحت کی گئی ہو تو اسے کیا کہتے ہیں؟

(6) متعلق فعل کی ایک مثال لکھئے۔

(7) '' نے '' کس کی علامت ہے؟

(8) ان جملوں کی ترکیب نحوی کیجئے۔ (الف) رحیم نے خوب محنت کی اور وہ اعلیٰ درجہ میں کامیاب ہوگیا۔

(ب) خالد نے پکا آم کھایا۔

ادب

ادب کے معنی سلیقہ، تہذیب، شائستگی، حسنِ معاملہ، اچھے طور طریقے، تکریم و تعظیم، ہمدردی و شفقت اور خدمت کے جذبہ کے تحت اپنائے جانے والے اقوال و افعال میں انسان کی شخصیت کا تعارف اس کے عادات و اطوار اور حسن سلوک سے ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان لب کشائی کرتا ہے اور تھوڑی دیر سفر کا ساتھی بن کر وقت گزارتا ہے تو اس کی شخصیت کو پہچاننے والے پہچان لیتے ہیں ۔

خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر
آدمی پہچان لیتے ہیں قیافہ دیکھ کر

ادب کا دائرہ جہاں وسیع ہے وہیں متنوع بھی ہے۔ اس میں وہ تمام آداب شامل ہیں جن کا تعلق انسانی زندگی سے ہے۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو خواہ وہ نجی ہو یا عوامی اس کی گرفت سے باہر نہیں۔ گود ہو یا گور، خلوت ہو یا جلوت، حاکمیت ہو یا محکومیت، دوستی ہو یا دشمنی۔ صلح ہو یا جنگ۔ لین دین ہو یا دعوت و اصلاح۔ ہر موقع پر انسان ادب کو ملحوظ رکھے۔ اسی طرح انسانی جذبات جیسے بھوک، پیاس، قضائے حاجت ہو یا قضائے شہوت، مسرت ہو یا رنج۔ صحت و مرض، خوش حالی یا بدحالی غرض ہر حالت میں ادب کا دامن نہ چھوٹنے پائے۔ اور یہی ادب انسانی زندگی کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

ایک طالب علم کی حیثیت سے ضروری ہے کہ وہ اپنے بڑوں کا ادب کرے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کرے، اساتذہ اور علماء کی قدردانی کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔ اسی طرح ایک اچھی کتاب انسانی زندگی کا بہترین سرمایہ ہے۔ وہ گھر جس میں کتابیں نہ ہوں۔ اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو۔ اس لئے سب سے پہلے کتابوں کی قدردانی ہونی چاہئے اور اچھی کتابوں کی تلاش و جستجو میں رہے۔ انہیں مطالعہ کرنے اور پڑھنے کی تڑپ رکھے۔ اور مطالعہ دلچسپی کے ساتھ کرتے ہوئے اپنے علم کو بڑھائے اور اپنے اندر نرمی اور تواضع اختیار کرے تو زندگی میں کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:10 PM

URDU READER - CLASS 10
List of Authors and Reviewer

Reviewer :

Dr. K.H. Kaleemullah
Asst. Professor, Dept of Urdu
Mazharul Uloom College, Ambur.
Vellore District.

Authors :

Syed Mahmood
B.T. Asst. Islamiah HSS,
Pernambut-635 810. Vellore District.

H. Abrarul Haq
B.T. Asst. IslamiahBoys' HSS
Vaniyambadi. Vellore District.

Syed Masood Ahmed
B.T. Asst. Osmania HSS
Tirupattur, Vellore District.

J. Mohammed Irshad Khan
B.T. Asst. Islamiah Boys' HSS
Vaniyambadi, Vellore District.

Co-Ordination

Mohamed Jaweed Akram
B.T. Assistant, Islamiah Boys HSS
Vaniyambadi – 635 751. Vellore District

A. Palanivel Raj,
Assst. Professor,
SCERT, Chennai.

This book has been printed on 80 G.S.M.
Elegant Maplitho paper.

Co-ordination
Ramesh Munisamy

Urdu Typing , Layout
Mohamed Nusrath Sayeed
Taj Printers, Vaniyambadi.

Printed by offset at:

10 urdu reader Unit-8
Wednesday, February 20, 2019 5:46:10 PM